زندگی کی راہبری قرآن میں

130

133

مجلس صداقت اسلام ☆ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

133

زندگی کی راہیں قرآن میں

از افاداتِ

قاضی عبدالنبی کوکب ایم اے

مرتبین

محمد حنیف غازی (بی۔ اے)

قاضی اے مصطفے کامل (ایم۔ اے)

ملنے کے پتے

حاجی عاشق حسین، زاہد منزل، پیر مکی سٹریٹ، لاہور (فون ۶۶۲۰۳ / ۶۷۰۷۱)

شوکت برادرز، اردو بازار، لاہور

Marfat.com

52553

- طبع اوّل .... شعبان ۱۳۸۷ھ / نومبر ۱۹۶۷ء
- تعداد .... ایک ہزار
- مطبع .... اصغر آرٹ پریس وسن پورہ لاہور
- کتابت .... منظور اردو بازار لاہور
- صفحات ۲۷۴
- قیمت .... چھ روپے
- طابع و ناشر .... مجلس صداقت اسلام لاہور
- ملنے کا پتہ .... شوکت برادرز اردو بازار لاہور، زاہد منزل پیر مکی سٹریٹ لاہور۔

کتابت و ڈیزائن سرورق

جمیل قریشی تنویر رقم

Marfat.com

مشتملات

عنوانات	صفحات
مقصدِ تالیف (دیباچہ)	ی
داستانِ بنی اسرائیل	۱
نیکی کیا ہے؟ (قرآن کی روشنی میں، اس سوال کا جواب)	۲۳
شراب - جُوا - غیر مسلموں سے شادیاں یتیموں کی تربیت و اصلاح - دنیا و آخرت، دونوں مدِنظر	۳۷
ریائ - اعمالِ انسانی کے لئے تباہی کا غار	۵۱
امداد کے واقعی مستحق لوگوں کی پہچان - اللہ کی راہ میں دینا، علانیہ یا پوشیدہ	۵۹
سُود ـــ خدا اور رسول کے خلاف جنگ	۶۷
ادھار کا لین دین	۸۱
ناجائز کمائی - خودکشی	۹۷

Marfat.com

صفحات	عنوانات

- مرد اور عورت
  خاندان اور معاشرت کی ذمہ داریاں ۱۰۹
- ادائے امانت ۔ مرکزِ اطاعت ۱۲۳
- خونِ مسلم ۱۳۳
- احکامِ الٰہی کا تمسخر ۱۳۷
- صراطِ مستقیم کیا ہے ؟ ۱۴۳
- مدین والے ۱۵۳
- والدین ۱۷۳
- آدابِ ملاقات ۱۹۷
- عورت کے لئے آدابِ حجاب ۲۰۳
- مسلمان عورتوں کی معاشرت کا نقشہ ۲۱۹
- مسلم خاتون ۔ گھر سے باہر ۲۳۱
- اولوالعزم انسانوں کا راستہ ۲۳۷
- جب مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں
  اخوتِ اسلامی ۔ مساواتِ انسانی ۲۴۷
- اشاریہ ۲۶۷

Marfat.com

مقصدِ تالیف

جس مقصد کے پیشِ نظر، یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے، اُسے شروع ہی میں بیان کر دینا میرا فرض ہے۔ تاکہ کتاب کے صفحات تک پہنچنے اور ان پر وقت صرف کرنے کی تکلیف وہی لوگ اٹھائیں، جنہیں اس مقصد کے ساتھ اتفاق بھی ہو اور اس کے حصول کی ضرورت اور طلب بھی ہو۔

اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب اپنا مواد قرآنِ حکیم سے حاصل کرتی ہے۔ مگر اس کے مندرجات علمی اور تحقیقی نہیں ہیں۔ یعنی یہ کتاب، قرآن کے تحقیق طلب مباحث اور معرکۃ الآرا فکری مسائل کے حل کے لئے نہیں لکھی گئی اور نہ ہی قرآن سے متعلق علمائ یا صوفیا کے بیان کردہ لطیف نکات پر مشتمل ہے بلکہ یہ تالیف، قرآنِ حکیم کی بعض ہدایات کو ایسے واضح انداز میں اور ایسی عام فہم زبان میں پیش کرتی ہے۔ کہ ایک معمولی پڑھا لکھا انسان بھی بخوبی سمجھ سکے کہ قرآن حکیم کن راستوں اور کون سی منزلوں کی طرف انسانیت کو بلاتا ہے۔

اس بنیادی توضیح کے بعد میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے مقصدِ تالیف اور اس کے پیچھے کارفرما ذہنی پس منظر کو قدرے تفصیل کے ساتھ بھی بیان کر دوں تاکہ تالیف اور قارئین کے درمیان کسی طرح کی غلط فہمی کا کوئی حجاب حائل نہ رہے۔

میں نے آج سے تقریباً تیرہ برس پیشتر، اپنے مولد گجرات میں قرآن حکیم کا درس دینا شروع کیا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا جب کہ فراغت اور یکسوئی کے ساتھ قرآن کا کچھ مطالعہ نصیب ہوا۔ ان دنوں کے مطالعہ قرآن کی لذت یاد رہی، گو ویسی ساعتیں پھر نصیب نہیں ہو سکیں۔ درسِ قرآن کا یہ سلسلہ بعد میں مختلف مقامات پر منتقل ہوتا رہا مگر چند مختصر وقفوں کو چھوڑ کر،

Marfat.com

یہ سلسلہ آج تک جاری چلا آیا ہے۔ ۱۲، ۱۳ برس کے اس سلسلۂ درس کے دوران میں ایک چیز جو مجھے بار بار کھٹکتی رہی، یہ تھی کہ قرآن حکیم کا درس اپنی جگہ پر بے شک بے شمار فوائد کا حامل ہے۔ مگر اس کا سلسلہ اتنے طویل عرصے پر پھیل جاتا ہے کہ بہت کم سامعین آخر تک اس کے ساتھ منسلک رہ سکتے ہیں۔ عموماً یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ ہر حلقۂ درس کے پہلے چند ہفتے یا چند مہینے سامعین کے اعتبار سے بھرپور چلتے ہیں۔ جن میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی چند ابتدائی آیات تک ہی درس پہنچ سکتا ہے۔ مگر جیسے جیسے درس اپنی دھیمی رفتار کے ساتھ طویل راہوں پہ گامزن ہوتا جاتا ہے، سامعین کا حلقہ سمٹنے لگتا ہے۔

اس صورت حال کے پیش نظر، میں نے قرآن حکیم کی مختلف سورتوں سے چند ایسی آیات چن لیں جن میں انسانی زندگی کے لئے عمل کی راہیں متعین اور واضح کی گئی ہیں۔ جن میں حقوق کی نگہداشت اور معاملات کی اصلاح کی طرف بلایا گیا ہے۔ جن میں نفسانی اور شیطانی وسوسہ اندازیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے انسان کو ایک پُرقوت تعلیم دی گئی ہے اور جن میں زندگی کے انفرادی اور اجتماعی گوشوں پر، وحی ربانی کا نور بکھیر کر انسان کے لئے عظمت انسانی کی منزلیں کھول دی گئی ہیں۔ اس طرح اپنی نوعیت کا یہ ایک مختصر نصابِ قرآنی ترتیب پا گیا۔ جسے میں نے غالباً پہلی بار ۱۹۵۶ء کے ماہِ رمضان میں گجرات کے اپنے قدیم سامعین درس کے سامنے پڑھا۔ اور درس کی نشستوں میں اس کی تشریح اور ترجمہ بیان کیا۔ کوشش مخلصانہ تھی اور صحیح طریقے کی تھی۔ اس لئے دلوں کی گہرائیوں سے قبول کی گئی۔ اس کے بعد سے آج تک میں اس نصاب کو ہر سال رمضان مبارک کے دنوں میں ایک بار دھراتا چلا آرہا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی آج سے تقریباً ۵، ۶ برس پہلے جامع مسجد تاجے شاہ میں اسی نصاب کے لئے ایک ہفتہ وار کلاس شروع کی گئی تھی۔ جس کے شرکاء ان اسباق کو سنتے اور قلم بند کرتے رہے۔ اس طرح یہ نصاب، کتابی شکل میں مرتب ہو گیا۔

یہ بات قدرتی تھی کہ ایک عرصے سے اس نصاب کی اشاعت کا تقاضا شروع ہو چکا

Marfat.com

تھا۔ لیکن اس کام کو عملی شکل دینے کی ہمت ان احباب نے کی ہے، جو مسجد داتا دربار کے حلقۂ درس میں شریک ہوتے ہیں۔ میں ان احباب کا صمیم قلب سے شکر گزار ہوں اور اس کے ساتھ ہی کلاس کے ان رفقاء کا بھی (جن میں محمد حنیف غازی، محمد اکبر خان، محمد افضل اور عبد المصطفیٰ کامل خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پورے تسلسل اور باقاعدگی کے ساتھ میرے کلاس نوٹس قلم بند کئے) جو اس نصاب کی موجودہ تحریری اور کتابی شکل کو معرض وجود میں لانے والے ہیں۔ میں ان سب دوستوں کی دینی و دنیوی بھلائی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

میری تمنا یہ ہے کہ اس کتاب سے حسب ذیل طبقے، اپنے اپنے ماحول کے مطابق فائدہ حاصل کریں۔

سب سے پہلے ان طلبہ اور طالبات کو اس کتاب کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے جو ثانوی تعلیم یا اس سے کچھ بعد کے مرحلے میں سے گذر رہے ہوں یہ مختصر قرآنی نصاب نہایت قلیل وقت میں ہمارے جوانسالوں کو قرآن حکیم کی بنیادی تعلیمات سے متعارف کر دیگا۔ جو اخلاقی اور تعلیمی ہر دو اعتبار سے ان پر پاکیزہ اثرات چھوڑے گا۔ ابتدائے عمری میں قرآن سے تعلق پیدا ہو جائے، تو زندگی یقیناً عظمتوں سے ہمکنار ہو کر رہتی ہے۔

اس کے بعد ہمارے وہ خطبا، ائمہ، اور مبلّغین اس تالیف سے کچھ مدد پا سکتے ہیں جو دیگر مصروفیات یا فقدان وسائل کی بنا پر عربی تفاسیر کا اور بعض صورتوں میں اردو تفاسیر کا بھی بالاستیعاب، مطالعہ نہیں کر سکتے مگر عموماً اپنے اپنے حلقے میں انہوں نے درس قرآن کی خدمت سرانجام دینی ہوتی ہے انہیں قرآن حکیم کے متعدد اسباق، درس کی ترتیب اور انداز کے عین مطابق اس کتاب میں تیار اور جمع کئے ہوئے مل جائیں گے۔ اس طرح یہ کتاب درس کی تیاری اور اس کے اسلوب اور نمونے کے سلسلے میں رہنما ثابت ہو سکتی ہے۔

خاص کر اس سے تبلیغ کے حلقوں میں یہ توجہ اور احساس ابھر آئے گا۔ کہ پورے قرآن حکیم کے طویل سلسلہ درس کے ساتھ، ایک مختصر اور جامع راستہ بھی اختیار کرنا ضروری ہے

Marfat.com

جو چند نشستوں کے قلیل عرصے میں کتاب اللہ کی ان بنیادی ہدایات تک، عوام کو پہنچا سکتا ہو جن تک رسائی کے بغیر زندگی کی صحیح تعبیر ناممکن ہے۔

اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ ہمارے ہاں منعقد ہونے والے ذکر کے حلقوں اور اصلاح و تربیت کی محفلوں کے پروگرام میں اگر قرآن حکیم کے درس کا التزام کر لیا جائے تو ان تقریبات کی افادیت حیرت انگیز حد تک ترقی کر سکتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ذکر کی محفلوں میں تبلیغ کا عنصر بھی شامل کر دیا جائے۔ اور اسکا بہترین طریقہ درس قرآن کے سوا دوسرا کیا ہو سکتا ہے کہ قرآن کا پڑھا جانا سب سے بہتر ذکر ہے اور اسکا سمجھنا سمجھانا سب سے بڑی تبلیغ! ظاہر ہے کہ ان محفلوں میں اگر درس قرآن متعارف کیا جائے تو اس کی قابل عمل صورت یہی ہو سکتی ہے کہ اس مقصد کے لئے ایک ایک نشست کے کچھ قرآنی اسباق مرتب کئے جائیں۔ جنہیں ایک عام لکھا پڑھا انسان بھی تیار کر سکتا ہو اور محفل میں سنا سکتا ہو۔ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ تالیف اس مقصد کو بھی بطریق احسن پورا کرے گی۔

کالجوں اور سکولوں میں، علمی ادبی اور تہذیبی نشو و نما کے لئے جو بزمیں اور تقریبیں منعقد کی جاتی ہیں ان میں بھی درس قرآن کو ایک ضروری حصے کی حیثیت سے شامل کرنے کی ضرورت ہے

آخر میں میری زبردست آرزو یہ ہے کہ قرآن مجید کے ان اسباق کی طرف سب سے زیادہ توجہ ہمارے گھروں کے ماحول میں کی جائے۔ والدین یا سرپرستوں کو چاہیئے کہ وہ کبھی کبھی بچوں، بچیوں اور کنبے کے تمام افراد کو ایک جگہ جمع کر لیا اور محفل لگا کر بیٹھ جایا کریں۔ جس میں ذکر کیا جائے، نعت پڑھی جائے، اور قرآن مجید سے ایک سبق سنایا جائے۔ بے شک موجودہ دور میں زندگی بے پناہ مصروفیات کے بار کے نیچے کراہ رہی ہے۔ لیکن میں پورے وثوق کے ساتھ عرض کرتا ہوں، کہ اگر مذکورہ نوعیت کی قرآنی محفلیں ہماری گھریلو زندگی میں جاری ہو گئیں۔ تو کلام خداوندی جو ہمارے لئے سرچشمہ حیات ہے، اکی برکات سے ہمارے دلوں اور دماغوں کو ایسی تائید و تقویت میسر آئے گی جس سے زندگی کی بہت سی بھیانک مشکلات پر قابو پانے میں مدد ملے گی اور یاس کی تاریکیاں امید کی روشنیوں میں تبدیل ہو جائیں گی

یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے ۔۔ شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے

کوکب

Marfat.com

داستان بنی اسرائیل

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

Marfat.com

Marfat.com

یہودی قوم پستیوں میں گر چکی تھی۔ قرآن نے انہیں ہدایت کی کہ تمہارے اندر چند کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں، جو تمہارے زوال کا سبب بنی ہیں۔ اگر تم ان نقائص کو اب بھی دور کر دو، اور خالق کائنات کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑو، تو خدا کی رحمت یقیناً پھر تمہارے شامل حال ہو جائے گی۔

اب خود مسلمان قوم مدتوں سے، اسی قسم کی پستیوں میں گری ہوئی ہے اور "داستانِ بنی اسرائیل" خود ان کی اپنی داستان بن چکی ہے۔

اگر مسلمان اس بھیانک پستی سے اٹھ کر اوپر آنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے لئے بھی وہی راہِ عمل ناگزیر ہے، جو قرآن حکیم نے بنی اسرائیل پر واضح کی تھی۔

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اے بنی اسرائیل!

ذرا میری اس نعمت کو یاد کرو، جو میں نے تمھیں مرحمت کی تھی، تم اس عہد کو پورا کرو، جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا، تو میں اس وعدے کو پورا کروں گا، جو میں نے تمھارے ساتھ کیا تھا۔ اور تم صرف مجھی سے ڈرا کرو۔

اور یہ کتاب جو میں نے نازل کی ہے، تمھاری کتب کی تائید میں جاتی ہے۔ تمھیں چاہیئے کہ اس پر ایمان لاؤ، نہ یہ کہ تم ہی اس کے اوّلین منکرین بیٹھو۔ حقیر مال دنیا کے عوض، میری آیات کے سودے چکانے سے باز رہو، اور میرے غضب سے بچنے کی کوشش کرو۔

حق میں باطل کی آمیزش نہ کرو، اور نہ حق کو چھپایا کرو، جبکہ وہ تمھارے علم میں ہوتا ہے۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور میرے آگے جھکنے والے بندوں کے ساتھ ملکر تم بھی جھکو۔ کیا نیکی کی تلقین بس دوسروں کو ہی کرتے ہو، اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، باوجودیکہ تم کتاب (الٰہی) کی تلاوت کرتے ہو؟ کیا تم عقل سے کچھ بھی کام نہیں لیتے؟

صبر اور نماز کی وساطت سے مدد الٰہی حاصل کرو۔ گو یہ نماز ایک مشکل کام ضرور ہے، مگر اُن اطاعت مند بندوں کے لئے ہرگز مشکل نہیں ہے، جو یقین رکھتے ہیں کہ آخرکار اپنے رب کے حضور جانا ہے۔ اور اسی کی طرف پلٹنا ہے۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق آپکو، قرآن حکیم کے پہلے پارے کے پانچویں رکوع پڑھے گا)

یَا	بَنِیْ	اِسْرَآءِیْلَ	اذْکُرُوْا
اے	اولاد	یعقوب	یاد کرو
نِعْمَتِ	یَ	الَّتِیْٓ	اَنْعَمْتُ
نعمت	میری	جو کہ	عطا کی ہے میں نے
عَلَیْ	کُمْ	وَ	اَوْفُوْا
پر	تم	اور	پورا کرو
بِ	عَھْدِیْٓ	یْٓ	اُوْفِ
کو	وعدہ	میرا	میں پورا کروں گا
بِ	عَھْدِ	کُمْ	وَ
کو	وعدہ	تمھارا	اور
اِیَّایَ	فَ	ارْھَبُوْ	نِ ○
مجھ ہی سے	پس	ڈرو تم	مجھ سے

Marfat.com

وَ	آمِنُوْا	بِ	مَآ
اور	ایمان لاؤ تم	پر	اس
اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقاً	لِّ	مَا
نازل کیا میں نے	تصدیق کرنے والا	لئے	اُس
مَعَ	كُمْ	وَ	لَا
ساتھ (پاس)	تم (تمہارے)	اور	نہ
تَكُوْنُوْٓا	اَوَّلَ	كَافِرٍ	بِ
ہو تم	پہلے	انکار کرنے والے	کے
ہٖ	وَ	لَا	تَشْتَرُوْا
اُس	اور	نہ	خریدو
بِ	آيَاتِ	یْ	ثَمَنًا
عوض (بدلے)	آیات	میری	پیسے
قَلِيْلًا	وَ	اِيَّایَ	فَ
تھوڑے (حقیر)	اور	مجھ سے ہی	پس

اِتَّقُوْ	نِ ○	وَ	لَا
ڈرو تم	مجھ سے	اور	نہ
تَلْبِسُوْا	الْحَقَّ	بِ	الْبَاطِلِ
ملاؤ	حق کو	ساتھ	باطل
وَ	تَكْتُمُوْا	الْحَقَّ	وَ
اور	نہ چھپاؤ تم	حق	اور
اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ○	وَ	اَقِيْمُوْا
تم	جانتے ہو	اور	قائم کرو تم
الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ
نماز کو	اور	ادا کرو تم	زکوٰۃ
وَ	ارْكَعُوْا	مَعَ	الرّٰكِعِيْنَ ○
اور	رکوع کرو تم (جھک جاؤ)	ساتھ	جھکنے والوں
اَ	تَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِ
کیا	حکم دیتے ہو تم	لوگوں کو	کا

Marfat.com

الْبِرِّ	وَ	تَنْسَوْنَ	اَنْفُسَ
نیکی	اور	بھول جاتے ہو	جانیں
كُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَتْلُوْنَ
اپنی (تمہاری)	اور	تم	تلاوت کرتے ہو
الْكِتٰبَ ؕ	اَ	فَ	لَا
کتاب کی	کیا	پس	نہیں
تَعْقِلُوْنَ ۝	وَ	اسْتَعِيْنُوْا	بِ
سمجھتے تم	اور	مدد طلب کرو	ساتھ (ذریعہ)
الصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوةِ ؕ	وَ
صبر	اور	نماز	اور
اِنَّ	هَا	لَ	كَبِيْرَةٌ
بے شک	یہ - وہ (نماز)	—	گراں
اِلَّا	عَلَى	الْخٰشِعِيْنَ	
مگر	پر	خشوع کرنیوالے	

الَّذِيْنَ	يَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوْا
جو کہ	یقین رکھتے ہیں	بے شک وہ	ملاقات کرنیوالے
رَبِّ	هِمْ	وَ	اَنَّهُمْ
پروردگار	اپنے	اور	بے شک وہ
	اِلَيْهِ	رٰجِعُوْنَ	
	طرف اس کی	لوٹنے والے	

Marfat.com

تشریح

یَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ :

اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا دوسرا نام ہے۔ بنی اسرائیل وہ قوم ہے جو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتی تھی۔ حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کے دوسرے بیٹے کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھا۔ ہمارے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلّم ان ہی کی اولاد میں سے ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کا تعلق حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے قائم ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں تذکرۂ اقوام کے سلسلے میں سب سے پہلے بنی اسرائیل کا ذکر آتا ہے کیونکہ یہ قوم نبوّت اور حکمرانی کی نعمت سے سرفراز ہوئی اور یہی نعمت اپنی مکمل شکل میں مسلمانوں کو عطا کی گئی حدیث پاک میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ تم بھی پہلی قوموں کے نقشِ قدم پر چلوگے۔ اس سے مراد بنی اسرائیل کی قومیں ہیں۔ لہٰذا قرآن پاک ان اقوام کے عروج و زوال کی تاریخ بیان کرتا ہے اور حقیقت میں مسلمان قوم کو درسِ عبرت دیتا ہے۔

۲۔ نِعْمَتِیَ

بنی اسرائیل کو خدا کی طرف سے جو نعمت مرحمت ہوئی اس کی تفسیر خود قرآن کریم نے سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۲۰ میں کر دی ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○

ترجمہ: "یاد کرو کہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم! تم پر اللہ نے جو احسانات کیے ہیں۔

انہیں یاد رکھو۔ اس نے تم میں سے انبیاء بھی پیدا فرمائے، اور تمہیں فرمانروائی بھی عطا کی۔ اور تمہیں وہ کچھ بخشا، جو اس نے کسی دوسری قوم کو نہ بخشا تھا"

اس آیت پاک سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کو جو نعمتِ خداوندی عطا ہوئی وہ نبوّت اور سلطنت دونوں پر مشتمل تھی گویا دین و دنیا کی مکمل کامیابی اس قوم کو اپنے وقت میں عطا کی گئی تھی چونکہ مسلمانوں کو بھی یہی نعمتِ کاملہ عطا ہوئی تھی اس لئے بنی اسرائیل کے ذکر میں ہمیں ہماری اپنی داستان دہرانے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

۳ بِعَهْدِیْ

اس عہد کی تفصیل **سورہ بقرہ** میں ان آیات سے کی گئی ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ

(یہ آیات ہمارے اس نصاب کے دوسرے سبق میں شامل ہیں لہذا ان کی تشریح اُس سبق میں دیکھ لی جائے)

۴ مُصَدِّقًا

قرآن حکیم پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔

ایک اس طرح کہ پہلی کتابوں کے بنیادی اُصول قرآن پاک نے بھی بیان کئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ دینِ حق مختلف زمانوں میں ایک ہی بنیاد پر قائم رہا ہے دوسری خاص بات یہ تھی کہ پہلی آسمانی کتابوں میں آخری نبی اور آخری شریعت کے بارے میں پیشگوئیاں درج تھیں قرآن کے آنے اور نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے وہ تمام پیشگوئیاں سچی ثابت ہوئیں۔

۵ **ثَمَنًا قَلِیْلًا** لفظی ترجمہ قلیل رقم یعنی تھوڑے پیسے۔

Marfat.com

مراد ہے حقیر مالِ دنیا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو چھپاکر، یا بدل کر جو رقم بھی حاصل کی جائے وہ بہر حال حقیر اور ذلیل ہے۔ خواہ مقدار میں زیادہ ہو یا تھوڑی ہو۔ گویا یہاں "قلیل" مقدار کے لحاظ سے نہیں بولا گیا۔ کیفیت کے لحاظ سے بولا گیا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اہلِ کتاب، اللہ کے احکام کو چھپانے یا تبدیل کرنے کی جرأت کیونکر کرتے تھے ؟

جواب یہ ہے کہ باقی قوم اپنے دین سے بے خبر تھی آسمانی کتابیں عموماً مذہبی رہنماؤں کے پاس ہی ہوتی تھیں۔ گویا یہودیوں اور عیسائیوں کے پوپ اور پادری ہی مذہبی معاملات میں سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ وہ آسمانی کتابوں میں دست درازی کرتے تو قوم اپنی جہالت کی وجہ سے ان پر گرفت کرنے کے قابل نہ تھی۔ لہذا دنیا کے لالچ میں آکر روایات اور احکام کو توڑ موڑ کر پیش کرنا ان کے لئے مشکل نہ تھا۔ اس سے مسلم قوم کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور دین کا شعور پوری قوم میں پھیلانا چاہیئے۔ ایک طبقے تک محدود رکھنے کے نتائج وہی ہو سکتے ہیں جو یہاں بیان کیئے گئے ہیں۔

۶ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ

"کیا تم صرف دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو" ؟

یا تو اہلِ کتاب کی پوری قوم کو خطاب ہے کہ شریعت کے حامل ہونے کی حیثیت میں تم دنیا کو نیکی کا حکم دینے والے ہو تو پھر خود اس پیغام پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ یا ان کے مذہبی رہنماؤں اور علماء کو کہا گیا ہے کہ تم دوسروں کو وعظ و تبلیغ کرتے ہو لیکن اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ یہاں ہمارے دینی رہنماؤں کے لئے سبق پوشیدہ ہے۔

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کہنا، نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ مگر، محدودے چند افراد کو چھوڑ کر، تم سب اس عہد سے پھر گئے۔ اور یہی تمہاری عادت ہے۔

اور جب ہم نے تمہارا پختہ عہد لیا، کہ تم اپنے خون نہ بہانا دگرانا، اور اپنے آپ کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا۔ سو تم نے اقرار کیا اور (اب بھی) تم گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو جو اپنے آپ کو قتل کر رہے ہو اور اپنے ایک گروہ کو ان کی بستیوں سے نکال رہے ہو ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔ اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی بن کر آئیں تو اُن کا فدیہ دیتے ہو حالانکہ تم پر اُن کا نکالنا بھی حرام ہے۔

کیا تم کتاب کے بعض حصے پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو ایسا کرے اس کی اور کیا سزا ہو سکتی ہے سوا اس کے کہ دنیا کی زندگی میں رُسوائی ہو اور وہ قیامت کے دن سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی کو اختیار کر لیا ہے۔ پس نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق پہلے پارے کے دسویں رکوع پر ملے گا)

وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ
اور	جب	ہم نے لیا	پختہ وعدہ
بَنِيْٓ	اِسْرَآئِيْلَ	لَا	تَعْبُدُوْنَ
اولاد	یعقوب سے	نہیں	عبادت کروگے تم
اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	بِ
مگر	اللہ کی	اور	ساتھ
الْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا	وَّ	ذِي
والدین کے	نیک سلوک	اور	والے
الْقُرْبٰى	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ
قرابت	اور	یتیموں	اور

Marfat.com

الْمَسٰكِيْنِ	وَ	قُوْلُوْا	لِلنَّاسِ
مسکینوں	اور	کہو	لئے لوگوں
حُسْنًا	وَّ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ
اچھی بات	اور	قائم کرو تم	نماز
وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ ط	ثُمَّ
اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر
تَوَلَّيْتُمْ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْكُمْ
تم پھر گئے	مگر	چند (قلیل)	تم میں سے
وَ	اَنْتُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ○	وَ
اور	تم	روگردانی کرنے والے ہو	اور
اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ	كُمْ
جب	لیا ہم نے	پختہ وعدہ	تم سے
لَا	تَسْفِكُوْنَ	دِمَآءَ	كُمْ
نہیں	گراؤ گے	جانیں	تمہاری

Marfat.com

وَ	لَا	تُخْرِجُوْنَ	اَنْفُسَ	كُمْ	مِّنْ
اور	نہیں	نکالو گے	جانیں (اپنے کو)	تمہاری	سے

دِيَارِ	كُمْ	ثُمَّ	اَقْرَرْتُمْ
بستیاں (گھروں)	تمھارے	پھر	اقرار کیا تم نے
وَ	اَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ ۝	ثُمَّ
اور	تم	گواہ ہو	پھر
اَنْتُمْ	هٰٓؤُلَآءِ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْفُسَ
تم	وہی	قتل کرتے ہو	جانیں
كُمْ	وَ	تُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا
تمھاری	اور	نکالتے ہو	ایک گروہ
مِّنْ	كُمْ	مِّنْ	دِيَارِ
سے	تم	سے	گھروں (بستیوں)
هِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	عَلَيْ	هِمْ
ان کی	ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو	پر	ان

Marfat.com

بِ	الْاِثْمِ	وَ	الْعُدْوَانِ ؕ
ساتھ	گناہ	اور	زیادتی
وَ	اِنْ	یَّاْتُوْ	كُمْ ؏
اور	اگر	آئیں وہ	تمھارے پاس
اُسٰرٰی	تُفٰدُوْ	هُمْ	وَ
قیدی	فدیہ دیتے ہو	اُن کا	اور
هُوَ	مُحَرَّمٌ	عَلَیْ	كُمْ
وہ	حرام ہے	پر	تم
اِخْرَاجُ	هُمْ ؕ	اَ	فَ
نکالنا	اُن کا	کیا	پس
تُؤْمِنُوْنَ	بِ	بَعْضِ	الْكِتٰبِ
ایمان لاتے ہو	پر	بعض	کتاب
وَ	تَكْفُرُوْنَ	بِ	بَعْضٍ ج
اور	کفر کرتے ہو (انکار)	کا (ساتھ)	بعض

Marfat.com

فَ	مَا	جَزَآءُ	مَنْ
پس	کیا	جزا (سزا)	اس شخص کی
يَّفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْ	كُمْ
کرتا ہے (کرے)	یہ	سے	تم
اِلَّا	خِزْیٌ	فِیْ	الْحَيٰوةِ
مگر	رسوائی (ذلت)	میں	زندگی
الدُّنْيَا ج	وَ	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ
دنیا	اور	دن	قیامت
يُرَدُّوْنَ	اِلٰٓى	اَشَدِّ	الْعَذَابِ ط
لوٹائے جائیں گے	طرف	سخت ترین	عذاب
وَ	مَا	اللّٰهُ	بِ
اور	نہیں	اللہ تعالےٰ	—
غَافِلٍ	عَنْ	مَّا	تَعْمَلُوْنَ ۝
بے خبر	سے	جو	عمل کرتے ہو تم

Marfat.com

أُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الْحَيٰوةَ
یہی وہ لوگ	جنہوں نے	اختیار کیا	زندگی
الدُّنْيَا	بِ	الْاٰخِرَةِ	فَ
دنیا	بدلے ہیں	آخرت	پس
لَا	يُخَفَّفُ	عَنْ	هُمُ
نہ	ہلکا کیا جائے گا	سے	اُن
الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ
عذاب	اور	نہ	وہ

يُنْصَرُوْنَ ۝
مدد دیے جائیں گے

Marfat.com

تشریح

۱۔ مِیثَاق پہلے سبق میں جس عہد کا ذکر آیا ہے۔ یہاں اِن آیات میں اس عہد کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔

۲۔ لَاتَعبُدُونَ سب سے پہلے خدائے برحق کی عبادت کرنے کا حکم دیا کیونکہ یہ شریعت کی بنیاد اوّل ہے۔

۳۔ وَبِالوَالِدَینِ اللہ کی عبادت کے حکم کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ کیونکہ والدین اس دنیا میں خدائے مہربان کی رحمت و محبّت کا پَرتو ہیں۔ جیسے خدا کی شان کرم ہے کہ اپنے منکروں کو بھی روزی دیتا ہے۔ اسی طرح اُس نے والدین کا دِل بھی ایسا بنایا ہے کہ وہ نافرمان اولاد کی پرورش سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ شفقت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اگر کبھی زبان سے بددعا نکلے بھی، تو ماں کا دل یہ کہتا ہے کہ اے اللہ میری اس بددعا کو پورا نہ کرنا۔

۴۔ ذِی القُربیٰ والدین کے بعد باقی کے انسانوں کا ذکر ہے جن کے حقوق ہمارے ذمّے ہیں۔ ان کو قرآن نے درجہ بدرجہ بیان کیا ہے۔ اپنے رشتہ داروں کا حق دوسروں پر مقدم ہے۔ حدیث نبویؐ میں ہے کہ جو شخص اپنا صدقہ و خیرات دُور دُور تقسیم کرتا ہے حالانکہ اس کی اپنی قوم میں مستحق لوگ موجود ہوتے ہیں تو اس کی خیرات اللہ تعالےٰ قبول نہیں فرماتا۔

۵۔ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسنًا اس فقرے میں شیریں گفتاری و خوش خلقی کی عالمگیر بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور

Marfat.com

عام انسانی اخلاق و رواداری کی تعلیم دی گئی ہے۔ لوگوں سے اچھی بات کہو۔ یعنی اچھی اور مفید باتیں، انسانیت میں پھیلاؤ۔ جو روشنی تمھیں ملی ہے۔ دوسروں کے چراغ بھی اس سے روشن کرو۔ دوسرا مفہوم یہ بھی ممکن ہے۔ کہ جس انسان سے بھی گفتگو کرو، اچھے انداز میں کرو، خوش گفتاری اور خوش خلقی سے پیش آؤ۔ یہاں ان تنگ نظر مذہب پرستوں کے رویّے کی اصلاح کی گئی ہے۔ جو اپنے مذہبی تعصّب اور غرور زہد میں، دوسروں سے بات کرنے کے روادار نہیں ہوتے۔ اور اگر کہیں بات کرنے پر مجبور ہی ہو جائیں۔ تو ماتھے پر خشک تیوری ضرور موجود رہے گی۔ دین برحق، ایسے تقشّف و تعصّب کی بہرکیف، تعلیم نہیں دیتا۔

۶ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

حقوق العباد کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اب حقوق اللہ کا ذکر آتا ہے۔ اس ترتیب میں حقوق العباد کی اہمیت کی طرف اشارہ فرما دیا ہے۔

۷ وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی

یہودیوں میں بنو قریظہ اور بنو نضیر دو بڑے قبیلے تھے۔ جب یہ لوگ مدینہ اور اس کے آس پاس آکر آباد ہوئے تو انھوں نے دیکھا کہ یہاں کے باشندے بھی اوس اور خزرج دو قبیلوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اوس اور خزرج میں پرانی جنگ چلی آ رہی تھی۔ یہودی لیڈروں نے اپنی قوم کو ان ہی دو بلاکوں میں تقسیم کر دیا۔ بنو قریظہ۔ اوس کے ساتھ اور بنو نضیر خزرج کے ساتھ جنگی معاہدوں میں شریک ہو گئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جنگ کے وقت یہودی ہی کی تلوار یہودی کو کاٹتی اور اس طرح مخالف کیمپ سے تعلق رکھنے والے یہودی کو وطن سے نکالا جاتا تھا۔ لیکن جنگ کے بعد قیدیوں کو چھڑانے کے لئے چندہ اکٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تورات کا یہی حکم ہے۔ قرآن نے فرمایا کہ تورات میں یہ حکم بھی ہے کہ اپنے بھائیوں کو تنگ نہ کرو۔ اور گھر سے بے گھر نہ کرو تو تم اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔

Marfat.com

ان آیات سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(ا) قرآن دشمن قوموں کو بھی ان کی سلامتی اور بہتری کا صحیح مشورہ دیتا ہے۔ اگر یہودی قرآن کی رہنمائی پر عمل کرتے تو جزیرہ نمائے عرب میں ان کی طاقت تباہ نہ ہوتی۔

(ب) یہودیوں کی اس داستان میں آنے والے مسلمانوں کو تنبیہہ کی گئی ہے۔ ہماری تاریخ میں بار بار ایسے مواقع آئے کہ دشمن کے ساتھ مل کر مسلمان نے مسلمان کو کاٹا۔ اور آجتک دشمن جب چاہتے ہیں مسلمان ملکوں کو مخالف کیمپوں میں بانٹ کر اُن کی وحدت کو ختم کر دیتے ہیں۔

کاش! قرآن پاک کی یہ تعلیم ہمارے رہنماؤں کے پیشِ نظر رہے۔

۵ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ

معلوم ہوا کہ جو قوم کتاب الٰہی کے حصّے بخرے کرے۔ اپنی مرضی کی باتوں کو قبول کرے۔ اور باقی قانون کو ٹھکرا دے۔ ایسی قوم کبھی منزل پر نہیں پہنچتی۔ بلکہ قرآن نے ان کے لئے دو سزائیں بیان کی ہیں —— دنیا میں انہیں ذلیل و خوار کیا جائے گا —— اور آخرت میں ان کے لئے سخت ترین عذاب ہوگا۔

52553

نیکی کیا ہے؟

قرآن کی روشنی میں، اس سوال کا جواب

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

نیکی بس یہی نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف متوجہ کرلو بلکہ نیک وہ ہے جو اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کی محبت میں رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائلوں اور غلاموں کے آزاد کرانے میں مال خرچ کرے۔ نماز قائم کرے، اور زکوٰۃ ادا کرے اور نیک لوگ، اپنے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں، نیز وہ لوگ تنگدستی، تکلیف اور خطرات میں صابر ہوتے ہیں یہ لوگ ہیں سچے! اور یہی لوگ ہیں نیکو کار۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق دوسرے پارے کے چھٹے رکوع پر ملے گا)

لَيْسَ	الْبِرَّ	اَنْ	تُوَلُّوْا
نہیں	نیکی	یہ کہ	متوجہ کرو تم (چہرہ)
وُجُوْهَ	كُمْ	قِبَلَ	الْمَشْرِقِ
چہرے	اپنے	طرف	مشرق
وَ	الْمَغْرِبِ	وَ	لٰكِنَّ
اور	مغرب	اور	لیکن
الْبِرَّ	مَنْ	اٰمَنَ	بِ
نیک	جو	ایمان لائے	پر
اللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ
اللہ	اور	دن	آخرت

Marfat.com

وَ	الْمَلٰۤئِكَةِ	وَ	الْكِتٰبِ
اور	فرشتوں	اور	کتاب (کتب)
وَ	النَّبِيّٖنَ ۚ	وَ	اٰتَى
اور	نبیوں	اور	خرچ کرے
الْمَالَ	عَلٰى	حُبِّ	هٖ
مال	پر	محبت	اس (اللہ)
ذَوِی	الْقُرْبٰى	وَ	الْيَتٰمٰى
والے	قرابت	اور	یتیموں
وَ	الْمَسٰكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ
اور	مسکینوں	اور	مسافر
وَ	السَّآئِلِيْنَ	وَ	فِي
اور	سوال کرنیوالے	اور	میں
الرِّقَابِ ۚ	وَ	اَقَامَ	الصَّلٰوةَ
گردنیں (یعنی غلام)	اور	قائم کرے	نماز

Marfat.com

وَ	اٰتَى	الزَّكٰوةَ ج	وَ
اور	ادا کرے	زکوٰۃ	اور
الْمُوْفُوْنَ	بِ	عَهْدِ	هِمْ
پورا کرنے والے	کو	وعدہ	اپنا
اِذَا	عٰهَدُوْا ج	وَ	الصّٰبِرِيْنَ
جب	وعدہ کریں	اور	صبر کرنے والے
فِي	الْبَاْسَآءِ	وَ	الضَّرَّآءِ
میں	تنگدستی	اور	تکلیف
وَ	حِيْنَ	الْبَاْسِ ط	اُولٰٓئِكَ
اور	وقت	خطرات / خوف	یہی
الَّذِيْنَ	صَدَقُوْا	وَ	اُولٰٓئِكَ
وہ جو کہ	سچے ہیں	اور	یہی
	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ ○	
	وہ	متقی - پرہیزگار	

Marfat.com

تشریح

۱؎ لَیْسَ الْبِرَّ

دوسرے پارے کی ابتدا سے تبدیلِ قبلہ کا واقعہ شروع ہوتا ہے۔ آغازِ اسلام میں بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے عبادت کی جاتی تھی۔ مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے رُخ پر کھڑے ہوتے تھے۔ کہ بیت المقدس اور کعبہ دونوں کی طرف رُخ ہو جائے۔ لیکن مدینہ منورہ میں پہنچ کر یہ ممکن نہ رہا۔ کیونکہ یہاں سے بیت المقدس کی سمت بیت اللہ سے مختلف تھی۔ چنانچہ سترہ مہینوں تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی گئی۔ اس دور میں اہل کتاب طعنہ دیتے کہ مسلمانوں کے پاس اپنا مستقل قبلہ بھی نہیں۔ آخر قبلے کے معاملے میں یہ ہماری پیروی پر مجبور ہیں۔ لیکن جب کعبہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم آگیا تو ان لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ مسلمانوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ان کے قبلے بدلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مدینہ میں قبلہ کے موضوع پر طویل بحثیں چھڑ گئیں۔ اہل کتاب بیت المقدس کے شرف پر اور بعض پرجوش نوجوان مسلمان ان کے مقابلے میں کعبہ کی افضلیت پر دلیلیں پیش کرتے۔ اہل کتاب ضد پر اترے ہوئے تھے لہذا یہ گفتگوئیں رسمی اور بے فائدہ ثابت ہو رہی تھیں اس لئے قرآن نے اس لاحاصل بحث و مناظرہ کے سلسلے کو بند کرنے اور مسلمانوں کو رسمی نعرہ بازیوں سے روک کر حقیقت پسندی کی طرف متوجہ کرنے کے لئے انہیں متنبہ کیا کہ کسی ایک رُخ کی طرف متوجہ ہونے میں نیکی کی حقیقت بند نہیں ہوتی۔ یعنی صرف کعبہ کی طرف یا بیت المقدس کی جانب مُنہ کر لینے سے کوئی شخص نیک نہیں بن جاتا بلکہ نیکی کی حقیقت زندگی کے ایک مفصل پروگرام پر مشتمل ہے جس کی تشریح آگے کر دی ہے

Marfat.com

۲۔ وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ

ان الفاظ سے نیکی کی اصلیت کو بیان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے اٰمَنَ یعنی ایمان کا ذکر ہے۔ جب تک دل میں ایمان اور یقین کی دولت پیدا نہ ہو اُس وقت تک اسلام کی نگاہ میں اعمال قابلِ قبول نہیں ہیں۔ لہٰذا نیک بننے کے لئے سب سے پہلے ایمان ضروری ہے اسی ایمان سے اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ بندے کا اپنے خالق کے ساتھ صحیح تعلق قائم ہو جاتا ہے اور پوری زندگی ایک سانچے میں ڈھل جاتی ہے۔ پھر یہاں پانچ چیزوں پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ سب سے پہلے اللہ پر ایمان ہو یعنی توحید کا عقیدہ مکمل ہو اُس کے بعد آخرت پر ایمان ہو یعنی ایک دن بندوں نے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنی زندگی کے لئے جواب دہ ہونا ہے۔ عقیدہ آخرت سے پوری زندگی میں ذمہ داری کا ایک زبردست تصور پیدا ہو جاتا ہے بندہ فضول لہو و لعب کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ ذمّہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے خدا کی ہستی پر یقین رکھنا اور آخرت کو حق ماننا یہ وہ تعلیم ہے جو وحیِ الٰہی کے ذریعے دنیا میں اتری ہے ــــ وحی کے سلسلے میں تین چیزیں ضروری ہیں ــــ (۱) فرشتے جو وحی لے کر آتے ہیں ــــ (۲) آسمانی کتابیں جن میں وحی کی تعلیم درج ہوتی ہے اور ــــ (۳) انبیاء جن پر وحی نازل ہوتی ہے ــــ اور پھر وہ دنیا کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ لہٰذا ان تینوں حقیقتوں پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیا گیا۔

اس طرح ایمان کے بنیادی عناصر یہ ہوئے۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان (۲) آخرت پر ایمان
(۳) ملائکہ پر ایمان (۴) آسمانی کتابوں پر ایمان
(۵) انبیاء پر ایمان

Marfat.com

۳۔ وَاٰتَی الْمَالَ

اب اعمال کا ذکر شروع ہوتا ہے جس میں حقوق العباد پہلے رکھے گئے ہیں اور حقوق اللہ بعد میں۔ مال خرچ کرنے میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا واسطہ دیا، گویا کسی دینوی غرض کے لیے مال خرچ کرنا کچھ نیکی نہیں ہاں اللہ کی خوشنودی کے لیے جو مال خرچ کیا جائے گا وہ قابل قبول ہوگا۔ سب سے پہلے رشتہ داروں کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد باقی مستحقین کا۔

۴۔ وَابْنَ السَّبِیْلِ

مسافر سفر کی حالت میں اکثر اوقات تنگدست ہو جایا کرتے تھے۔ لہٰذا اُن کی مدد کے لیے مسلمانوں کو بار بار توجہ دلائی گئی۔ اسلامی ملکوں میں بڑے بڑے مسافر خانے اور سرائیں تعمیر کی جاتی تھیں۔ راستوں میں کوئیں۔ درخت اور آرام کرنے کی جگہیں بنائی جاتی تھیں ان انتظامات کی برکت سے دنیائے اسلام میں علماء، فضلا اور طلباء بڑی سہولت سے سینکڑوں میلوں کا سفر کرتے اور اس طرح علم کی روشنی چپے چپے میں پھیلی البیرونی، ابن بطوطہ اور سعدی شیرازی دنیا کے مشہور ترین سیاح گزرے ہیں اور یہ سب فرزندانِ اسلام ہیں۔ جنہوں نے اپنے قیمتی تجربات سے انسان کی معلومات میں شاندار اضافے کیے ہیں بلکہ امریکہ کو دریافت کرنے میں بھی مسلمانوں کے ایک سیاح کا اہم ترین حصہ تھا۔ یہ سب باتیں اُس دور کی ہیں جب قرآن کی تعلیم پر کچھ نہ کچھ عمل ہوتا تھا۔ لیکن آج ہمارے پاس ہر طرح کی ذلت اور خواری کے سوا کچھ نہیں ؎

وہ معزز ہوئے دنیا میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

۵۔ وَالسَّآئِلِیْنَ۔

شریعت اسلامی میں سوال کرنا گداگری، ناپسندیدہ قرار نہیں دیا گیا حدیث

Marfat.com

شریف میں ہے۔ کہ اُوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یعنی دینے والا انسان ، لینے والے سے بہتر ہے۔ انتہائی ضرورت مندی کے سوا مانگنے کی اجازت نہیں دی گئی جو لوگ خواہ مخواہ مانگتے پھرتے ہیں! حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— قیامت کے دن اُن کے چہروں پر زخموں کے سے نشان ہوں گے — لیکن دوسری طرف اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ۔ اگر کوئی سائل تمھارے پاس آئے تو اس کو جھڑکو نہیں۔ قرآن میں ہے " وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ " ○ اور " سائل کو نہ جھڑکو " — دوسری جگہ فرمایا سائل کے ساتھ خوش کلامی سے پیش آنا بھی صدقہ ہے ۔ اس طرح اسلام کی تعلیم میں دونوں پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔ سوال کرنے والوں کو بتایا کہ بلا ضرورت سوال عزتِ انسانی کے خلاف ہے دینے والوں کو بتایا کہ تم خوش اخلاقی اور حُسنِ سلوک سے محتاجوں کی حاجت پوری کرو۔

۵ وَفِي الرِّقَابِ

رقاب کا لفظی معنی گردنیں ہیں ، مراد وہ انسان جس کی گردن میں غلامی کا طوق ہوتا ہے۔ اُس زمانے میں دنیا کے اندر غلامی کا رواج عام تھا۔ اسلام نے غلامی کو ختم کرنا تھا۔ اس لئے غلاموں کو خرید کر اُنھیں اللہ کی راہ میں آزاد کر دینا بہت بڑی نیکی قرار دیا گیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — جو کسی غلام کو آزاد کرتا ہے (یا کراتا ہے) تو اس کے جسم کا ایک ایک رونگٹا غلام کے جسم کے ایک ایک رونگٹے کے بدلے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا جائے گا — اسی تعلیم کا اثر تھا کہ صحابہ کرام نے سینکڑوں بندگانِ خدا کو ظالم آقاؤں کی غلامی سے نجات دلوائی۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ' جو مسجد نبوی کے مؤذن تھے ، شروع میں ایک کافر کے غلام تھے جو ان کو دردناک اذیت پہنچاتا تھا۔ **حضرت صدیق اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نے اُن کو خریدا اور اللہ کی راہ میں آزاد کر دیا۔ اسلامی تاریخ میں ایسی لاتعداد مثالیں موجود ہیں۔ اور اس طرح عملی طور پر اسلام نے انسان کی گردن سے غلامی کا طوق ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔ افسوس

Marfat.com

ہے کہ جو دین، دنیا سے غلامی کو ختم کرنے کی خدمت سرانجام دیتا ہے اس دین کے بارے میں یورپ کے اہل قلم، غلامی کو رواج دینے کا الزام لگاتے ہیں۔ یہ محض اُن کی تنگ نظری اور تعصب کا نتیجہ ہے۔

۷ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ

نماز حقوق اللہ میں سے ہے۔ قرآن حکیم کی ترتیب دیکھیئے۔ حقوق العباد کا ذکر پہلے کیا ہے اور حقوق اللہ کا بعد میں۔ یہ دونوں قسم کی ذمّہ داریاں مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ حدیث شریف میں ہے ——— جس شخص کی شرارتوں سے اُس کے ہمسائے محفوظ نہ ہوں۔ اس کی عبادت خدا کے ہاں کچھ حیثیت نہیں رکھتی معلوم ہوا کہ حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر حقوق اللہ کی قبولیت نہیں ہو سکتی۔

۸ وَآتَى الزَّكٰوۃَ

زکوٰۃ کا لفظی ترجمہ پاکیزہ ہونا اور بڑھنا ہے زکوٰۃ مسلمان کے مال کو پاکیزہ بناتی ہے جب دوسروں کے حقوق اس میں سے ادا کر دیئے جائیں تو مال پاکیزہ ہو جاتا ہے اسی طرح زکوٰۃ کی باقاعدگی سے ادائیگی مسلمانوں کے مال و دولت میں برکت اور ترقی کا باعث بنتی ہے گویا زکوٰۃ سرمائے کو پاک بھی کرتی ہے اور اس کو برکتوں سے معمور بھی کرتی ہے۔

۹ وَالْمُوْفُوْنَ

اب اخلاق کا ذکر شروع ہوتا ہے وعدے کو پورا کرنا ہماری شریعت میں اس قدر اہم ہے کہ ایک مرتبہ۔ حضور سرورِ دوعالم صلّے اللہ علیہ وسلّم ایک جگہ پر تین دن تک اُس شخص کے انتظار میں کھڑے رہے جو یہ کہہ کر اپنے گھر کی طرف گیا ——— کہ ”میں ابھی واپس آتا ہوں“۔ اور حضور صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اُس کے انتظار کا وعدہ فرما لیا تھا ——— وعدے دو قسم کے ہیں ایک وہ جو بندے

Marfat.com

بندوں سے کرتے ہیں ۔ دوسرے وہ جو بندوں نے رسولوں کے ذریعہ سے اپنے خالق سے کئے ہیں ان تمام وعدوں کو پورا کرنا مسلمان کے لئے ضروری ہے ۔ لیکن آج ہمیں نہ وہ وعدے یاد ہیں جو خدا اور رسول سے کئے تھے ۔ اور نہ اُن وعدوں کا پاس ہے جو ہم آپس میں کرتے ہیں ۔

۵ وَالصّٰبِرِیْنَ

پچھلی آیات میں نیکی کا مفصل پروگرام بیان کیا گیا ہے ۔ پھر وعدہ ایفا کرنے کے ضمن میں یہ بھی سمجھایا گیا ہے کہ مسلمانوں نے نہ صرف اس نظام پر خود عمل کرنا ہے ۔ بلکہ خدا اور رسول کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کے پیش نظر اس پیغام کو اقوام عالم کے سامنے بھی رکھنا ہے ۔ جس قوم کے پاس ایسا عظیم الشان مشن ہو اس کے راستے میں طرح طرح کی مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں ۔ اس لئے اس پروگرام کے بعد زندگی کے ان مقامات کا ذکر کیا ہے ۔ جہاں صبر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔

(ا) اَلْبَاْسَآءِ

"مالی لحاظ سے تنگی اور سختی کا زمانہ"

یعنی جب اللہ کی راہ میں کام کرنے کے لئے نکلو گے ۔ تو مالی مشکلات پیش آسکتی ہیں ۔ بسا اوقات دوسری قومیں تجارتی مقاطعہ (بائیکاٹ) کر دیتی ہیں اس لئے تنگ دستی کے اِن مواقع پر صبر اور ثبات کا دامن نہ چھوڑنا ۔

(ب) اَلضَّرَّآءِ

"جسمانی تکلیف"

بہت ممکن ہے کہ دین کی راہ میں تمہارے جسموں کو دکھ پہنچے ۔ زخمی ہو جاؤ ۔ بیماری آئے یا فاقے کی تکلیف ۔ اِن تمام حالات میں اپنے نصب العین کو فراموش نہیں کرنا اور اللہ کے صابر بندے بن کر رہنا ہے

(ج) اَلْبَأْسِ

"خطرات"

اس سے مراد جنگوں کا زمانہ ہے ایک حق پرست قوم کی مخالفت پر باطل کی تمام طاقتیں متحد ہو جایا کرتی ہیں جیسا کہ اسلام کی تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ لہذا جب جنگ کے بادل منڈلا رہے ہوں۔ دنیا کی دنیا مخالفت پر آمادہ ہو۔ بے چینی اور خوف و خطر کا دَور دورہ ہو تو بھی اپنی منزل کو مدِنظر رکھو اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے مشکلات سے لڑتے چلے جاؤ۔ جب مسلمانوں نے صبر و ثبات کی اس تعلیم پر عمل کیا تھا تو اُن کے سامنے سے مشکلات کے پہاڑ تنکوں کی طرح اُڑتے چلے گئے اور خدا نے ان کو تمام خطرات پر فتح عطا فرمائی۔

۱۱ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا

یہ لوگ سچے ہیں

قرآن پاک اُن لوگوں کو سچا کہتا ہے جو اس پروگرام پر کاربند ہوتے ہیں۔ دنیا میں اس کو پیش کرتے ہیں اور ہر طرح کی تکلیفوں میں سے استقلال کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ بے شک، بے شک، یہی سچے ہیں۔ زبان کے بھی سچے اور عمل کے بھی سچے۔

۱۲ اَلْمُتَّقُوْنَ

یہ لوگ متقی ہیں

یہاں سے متقی کی تعریف بھی معلوم ہو گئی اور یہی لفظ قرآن پاک کی ابتدا میں بولا گیا ہے۔

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝

(قرآن متقی لوگوں کے لئے رہنما ہے)

Marfat.com

گویا قرآن پاک رہنمائی تو کرتا ہے۔ لیکن اس وقت، جب ہم اپنے آپ کو اس کی رہنمائی کے قابل بنا لیں۔ اور اسی قابلیت کو متقی کے لفظ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور متقی کی تفصیل ان آیات میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ اب اس سوال کا جواب معلوم ہو جاتا ہے — کہ آج مسلمان بھی موجود ہیں۔ قرآن بھی محفوظ ہے لیکن اس قوم کی رہنمائی پھر بھی نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ قرآن کی رہنمائی حاصل کرنے کے لئے ایک لائن مقرر کر دی گئی ہے۔

جب تک ہماری ملت کے مسافر اُس پر کھڑے نہیں ہوتے ان کا کاروان چل نہیں سکتا۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہروِ منزل ہی نہیں

اقبالؔ

- شراب - جوا
- غیر مسلموں سے شادیاں
- یتیموں کی تربیّت و اصلاح
- دُنیا و آخرت، دونوں پیشِ نظر

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔
آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں چیزوں میں بڑا گناہ ہے۔ ہاں بعض لوگوں کو ان سے کچھ فوائد حاصل ہوتے ہیں مگر ان میں گناہ کا پہلو، بہت زیادہ غالب ہے بہ نسبت فائدے کے پہلو کے۔

پھر آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں ؟
آپ فرما دیجئے ضرورت سے زائد ! اسی طرح اللہ تمھارے لئے احکام بیان کرتا ہے، تاکہ تم دنیا اور آخرت (دونوں) کے بارے میں غور و فکر کرو۔ اور آپ سے یتیموں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ فرما دیجئے ! اُن سے بھلائی کرنا اچھا ہے۔ اور اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمھارے بھائی ہیں۔
اللہ تعالٰے خوب جانتا ہے کہ کون فساد کرنیوالا اور کون اصلاح کرنیوالا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمھیں دقت میں ڈال دیتا بے شک اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں ایک مومن کنیز ایک مشرک (آزاد) عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ مشرکہ تمھیں پسندیدہ معلوم ہو اور مشرک مردوں سے مسلم خواتین کا نکاح نہ کرو یہانتک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ ایک مومن غلام ایک مشرک (آزاد) مرد سے بہتر ہے اگرچہ وہ مشرک تمھیں پسندیدہ معلوم ہو۔ یہ لوگ جہنم کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اذن کے ساتھ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لیے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

یہ سبق دوسرے پارے کے گیارہویں رکوع کی آخری تین آیات پر مشتمل ہے۔

يَسْئَلُوْنَ	كَ	عَنِ	الْخَمْرِ
سوال کرتے ہیں	آپ سے	سے (متعلق)	شراب
وَ	الْمَيْسِرِ ط	قُلْ	فِيْ
اور	جُوا	آپ کہہ دیجئے	میں
هِمَا	اِثْمٌ	كَبِيْرٌ	وَّ
دونوں	گناہ	بڑا	اور
مَنَافِعُ	لِـ	لنَّاسِ ز	وَ
فوائد (نفع)	لئے	لوگوں	اور
اِثْمُ	هُمَا ط	اَكْبَرُ	مِنْ
گناہ	دونوں	زیادہ بڑا (بڑھکر)	سے
نَفْعِ	هِمَا	وَ	يَسْئَلُوْنَ
نفع	دونوں کا	اور	پوچھتے ہیں (سوال کرتے ہیں)

Marfat.com

ـكَ	مَاذَا	يُنْفِقُوْنَ ۵	قُلِ
آپ سے	کیا	خرچ کریں	فرما دیجئے
الْعَفْوَ ط	كَذَالِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ
ضرورت سے زائد	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ تعالیٰ
لَـ	كُمُ	الْاٰيَاتِ	لَعَلَّ
لئے	تمہارے	احکام	تاکہ
كُمْ	تَتَفَكَّرُوْنَ ۵ لا	فِيْ	الدُّنْيَا
تم	غور و فکر کرو	میں	دنیا
وَ	الْاٰخِرَةِ ط	وَ	يَسْئَلُوْنَ
اور	آخرت	اور	سوال کرتے ہیں
كَ	عَنِ	الْيَتٰمٰى ط	قُلْ
آپ سے	سے متعلق	یتیموں	کہہ دیجئے
إِصْلَاحٌ	لَّـ	هُمْ	خَيْرٌ ط
بہتری کرنا	لئے	ان	اچھا ہے

Marfat.com

وَ	اِنْ	تُخَالِطُوْ	هُمْ
اور	اگر	ملالو تم	ان کو
فَ	اِخْوَانُ	كُمْ ؕ	وَ
پس	بھائی	تمھارے	اور
اللّٰهُ	يَعْلَمُ	الْمُفْسِدَ	مِنَ
اللہ تعالےٰ	جانتا ہے	فساد کرنے والے کو	سے
الْمُصْلِحِ ؕ	وَ	لَوْ	شَاءَ
اصلاح کرنیوالا	اور	اگر	چاہتا
اللّٰهُ	لَ	اَعْنَتَ	كُمْ ؕ
اللہ تعالےٰ	ضرور	دقت میں ڈال دیتا	تم کو
اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ۝
بے شک	اللہ تعالےٰ	غالب	حکمت والا
وَ	لَا	تَنْكِحُوا	الْمُشْرِكَاتِ
اور	نہ	نکاح کرو تم	مشرک عورتیں

Marfat.com

حَتّٰی	یُؤْمِنَّ ط	وَ	لَ
یہاں تک کہ	ایمان لائیں وہ	اور	ـ
اَمَۃٌ	مُّؤْمِنَۃٌ	خَیْرٌ	مِّنْ
کنیز	ایمان والی	بہتر	سے
مُّشْرِکَۃٍ	وَّ	لَوْ	اَعْجَبَتْ
مشرک عورت (آزاد)	اور	اگرچہ	پسندیدہ معلوم ہو
کُمْ ج	وَ	لَا	تُنْکِحُوا
تم کو	اور	نہ	نکاح میں دو (مسلم عورتیں)
الْمُشْرِکِیْنَ	حَتّٰی	یُؤْمِنُوْا ط	وَ
مشرک مردوں کے	یہاں تک کہ	ایمان لائیں وہ	اور
لَ	عَبْدٌ	مُّؤْمِنٌ	خَیْرٌ
ـ	غلام	ایمان والا	بہتر ہے
مِّنْ	مُّشْرِکٍ	وَّ	لَوْ
سے	مشرک مرد (آزاد)	اور	اگرچہ

Marfat.com

أَعْجَبَ	ـكُمْ ط	أُولٰٓئِكَ	يَدْعُوْنَ
پسندیدہ معلوم ہو	تم کو	وہ لوگ	بلاتے ہیں
إِلَى	النَّارِ ج	وَ	اللّٰهُ
طرف	آگ	اور	اللہ تعالےٰ
يَدْعُوْا	إِلَى	الْجَنَّةِ	وَ
بلاتا ہے	طرف	جنّت	اور
الْمَغْفِرَةِ	بِ	إِذْنِ	ـهٖ ج
بخشش	سے (ساتھ)	اذن	اپنے
وَ	يُبَيِّنُ	اٰيٰتِهٖ	لِ
اور	بیان کرتا ہے	احکام اپنے	لئے
ـلنَّاسِ	لَعَلَّ	هُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ○
لوگوں	تاکہ	وہ	نصیحت حاصل کریں

Marfat.com

تشریح

(۱) یَسْئَلُوْنَکَ

شراب اور جوئے کے بارے میں احکام، جنگ کے مضمون کے بعد بیان کئے گئے ہیں. کیونکہ جنگوں میں عموماً شراب نوشی ہوتی ہے اور عرب لوگ لڑائی کے لئے جوئے کے ذریعے رقمیں اکٹھی کرتے تھے۔ نیز لڑائیوں میں عموماً سپاہیوں کو شراب کے نشے میں دھت کرکے، جھونکا جاتا تھا۔ اس لحاظ سے شراب اور قمار، دونوں کا جنگ کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

(۲) الْخَمْرِ

اس لفظ کا معنیٰ ڈھانپنا ہے۔ عربی میں سر کی اوڑھنی کو خمار کہتے ہیں کیونکہ وہ سر کو ڈھانپ لیتی ہے۔ شراب کو خمر کہا گیا کیونکہ یہ عقلِ انسانی پہ پردہ ڈال دیتی ہے۔

(۳) الْمَیْسِرِ

یہ لفظ یُسر سے بنا ہے جس کے معنے آسانی کے ہیں جوئے کو میسر اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں آسانی سے محنت و مشقت کئے بغیر مال ایک شخص کے پاس پہنچتا ہے۔ اسلام ایسی کمائی کا قائل ہے۔ جس میں محنت اور کوشش کو دخل ہو۔

(۴) مَنَافِعُ لِلنَّاسِ

شراب اور جوئے میں لوگوں کے لئے کچھ فوائد ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

Marfat.com

اس کا مفہوم سمجھنے کے لئے اُس وقت کی عرب سوسائٹی کا نقشہ سامنے رکھنا ضروری ہے۔ عرب لوگ شراب پی کر جوا کھیلتے اور جوئے میں اونٹ ذبح کرکے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے داؤ پر لگاتے جو لوگ جیت جاتے وہ یہ گوشت ناداروں اور حاجتمندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ اس طرح عربوں کا خیال تھا کہ جوا اور شراب نیکی کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ قرآن نے اس کا جواب دیا ہے کہ جو فائدہ تمھیں نظر آتا ہے اس کے مقابلے میں شراب اور جوئے میں بڑے تباہ کن نقصانات بھی ہیں۔ جو قوم کی ذہنی اور اخلاقی صحت کو برباد کر دیتے ہیں لہذا ان سے بچنا ضروری ہے۔ جس زمانے میں شریعت اسلامیہ کی طرف سے شراب کی حرمت کے احکام نافذ کئے جا رہے تھے۔ اس وقت عربوں میں شراب پانی کی طرح پی جاتی تھی۔ کثرت قمار بازی کی کوئی حد نہ تھی اور نہ اُسے عیب سمجھا جاتا تھا......... بالکل اسی طرح جیسے آجکل کی مغربی سوسائٹی میں یہ دونوں چیزیں پورے زوروں پر ہیں۔ اب جو انقلاب ہادیٔ اسلام نے پیدا کر دیا۔ اس کو سمجھنے کے لئے آپ اس بات کا تصور کریں کہ کیا آج دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت، امریکہ، برطانیہ اور فرانس بلکہ تمام یورپی ملکوں سے شراب اور جوئے کو دور کر سکتی ہے؟ بارہا یورپ کی پارلیمنٹوں نے انسدادی قانون پاس کئے ہیں لیکن کچھ نتیجہ نہیں نکلتا اُدھر آج سے پونے چودہ سو برس پیشتر رسولِ خدا نے ایک صدا بلند کی اور شہر کی گلیوں میں شراب نالیوں میں بہہ رہی تھی۔ وہ برتن تک توڑ ڈالے گئے جن میں کبھی شراب کا ایک قطرہ بھی رکھا گیا تھا۔ اسی طرح سارے ملک میں جوئے کا بھی خاتمہ ہو گیا..... معلوم ہوا ایسی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم کی ضرورت پڑتی ہے: آج بھی دنیا اگر ان اخلاقی اور روحانی بیماریوں سے شفا حاصل کرنا چاہتی ہے تو اُسے تعلیم مصطفوی کی طرف لوٹنا پڑے گا۔

Marfat.com

۵، مَاذَا يُنْفِقُوْنَ

چونکہ عرب لوگ شراب اور جوئے کے ذریعے سے محتاج لوگوں پر خرچ کرتے تھے اور اسلام نے ان دونوں چیزوں کی ممانعت کر دی لہٰذا سوال پیدا ہؤا۔ کہ اب کیا خرچ کریں؟ قرآن نے اگلے فقرے میں اس کا جواب دیا ہے۔

(۶) الْعَفْوَ ط

مُفسّرین نے اس لفظ کے دو معنیٰ بیان کئے ہیں۔

(۱) ضرورت سے زائد اور (ب) پاکیزہ اور عمدہ مال ۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلی شکل میں قرآن کا جواب یہ ہے۔ کہ خیرات کرنا شراب اور جوئے پر ہی منحصر نہیں بلکہ تم اپنی ضروریات سے بچا ہؤا مال جیسے بھی چاہو اللہ کی راہ میں خرچ کر سکتے ہو اگر دوسرے معنیٰ لئے جائیں ۔۔۔۔۔۔۔ تو پھر یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں شراب اور جوئے کی ناپاک کمائی خرچ کرتے ہو ۔۔۔۔۔۔ اور قرآن تم کو بتاتا ہے کہ اس کی راہ میں اپنے پاکیزہ مال خرچ کرو۔

۷، فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

قرآن نے فرمایا یہ احکام اللہ تعالیٰ اس لئے بیان کرتا ہے "تاکہ تم دنیا اور آخرت دونوں کے بارے میں غور و فکر کر سکو۔ یعنی مسلمان کے لئے دونوں جہان کی کامیابی حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے دعا مانگنے کا طریقہ یہ بتایا ہے:۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً "اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائیاں عطا فرما"۔ یہی انسان کے لئے مکمل ترین نصب العین ہے۔ دنیا میں ایک

Marfat.com

طرف بعض مذاہب نے ہمیشہ ایسی تعلیم دی ہے جو اس زندگی کے حقائق سے غافل کر دیتی ہے اور انسان کو "جوگی پن" کی طرف مائل کر دیتی ہے اور دوسری طرف .... اس کے بالکل برعکس دنیا کے جدید نظام (امپیریلزم، سوشلزم اور کیمونزم) ہمیں صرف دنیا پرستی سکھاتے ہیں مادے کی دنیا سے آگے ان کی نظر نہیں پہنچتی گویا انسانی اور حیوانی زندگی میں کوئی فرق نہیں رہتا یہ صرف اسلام ہے جس نے انسان کو اس کے مقصد حقیقی کی طرف متوجہ کیا ہے اور ایک ایسا کامل پروگرام ہمارے سامنے رکھا ہے جس کا ایک حصہ اس زندگی کی اصلاح پر مشتمل ہے اور دوسرا آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار ہے۔

۸، الیتٰمیٰ

چونکہ ابتدائے رکوع سے جنگ کا مضمون جاری ہے اور جنگوں کے بعد بہت سے بچے یتیم ہو جاتے ہیں اس لئے یتیموں کے مسائل کی طرف توجہ دلائی ہے اوپر والی آیت سے تعلق یہ ہے کہ شراب اور جوئے کو عرب لوگ یتیموں اور مسکینوں کی خبر گیری کا ذریعہ سمجھتے تھے اسلام نے ان دونوں چیزوں سے منع کیا اور یتیموں کی تربیت کے تعمیری طریقے کی طرف توجہ دلائی۔

۹، اِصْلَاحٌ

اصلاح کا لفظ وسیع معنے رکھتا ہے۔ زندگی کو شر اور فساد سے بچا کر نیکی اور صلاحیت کی طرف لے آنا اصلاح ہے گویا صرف روٹی دے دینا ہی تربیت نہیں بلکہ قرآن یہ چاہتا ہے۔ کہ قوم کے لاوارث بچوں کی زندگیوں کو مکمل طور پر سدھار دیا جائے۔ اس لئے یتیموں کو اپنی خاندانی زندگی میں اپنے ساتھ ملا کر

Marfat.com

رکھنے کی اجازت دی ہے اور فرمایا "وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُكُمْ"
"اور اگر تم ان یتیموں کو اپنے ساتھ ملا کر رکھو تو وہ تمھارے بھائی ہیں"

(۱۰) اَلْمُفْسِدَ

یہاں نیت کو درست رکھنے کی طرف اشارہ فرمایا ہے یتیم اور اس کا مال اپنے ساتھ ملانے کے بعد جو لوگ نیت کو نیک رکھیں گے اللہ ان کو بھی جانتا ہے اور جن کی نیت میں فتور پیدا ہو جائے گا وہ بھی خدا سے پوشیدہ نہیں رہیں گے۔

(۱۱) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ

جہاد کے سلسلے میں مسلمانوں کو دوسرے ملکوں میں جانا پڑا۔ اور مختلف قوموں کے ساتھ معاملات کا موقع پیدا ہوا۔ لہذا تنبیہ کردی کہ مشرک مردوں اور عورتوں سے مسلمانوں کا عقدِ نکاح نہیں ہو سکتا۔ نکاح کے معاملے میں مسلمانوں کے لئے سب سے پہلے ملحوظ رکھنے والی بات دین و ایمان ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ رشتے عموماً حسب و نسب، حسن و جمال یا مال و دولت کے پیشِ نظر کئے جاتے ہیں مگر لیکن اے بندۂ مسلم تیرے لئے دین کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اسلام کے اس حکم میں بہت بڑی دانائی پائی جاتی ہے۔ دین کا اختلاف تو ایک بہت بڑی چیز ہے۔ مزاج اور طبیعت کا ذرا سا اختلاف، بھی میاں بیوی کی زندگی کو اجیرن بنا کے رکھ دیتا ہے۔ اس لئے مومن اور کافر کے درمیان پرسکون ازدواجی زندگی کبھی ممکن نہیں۔ دوسری بہت بڑی خرابی یہ ہے کہ دشمن قوموں کے افراد جب کسی قوم کی خاندانی زندگی میں داخل ہو جائیں۔ تو اس قوم کے لئے بے شمار مشکلات اور خطرات پیدا ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ قومی وجود اور امتیاز ہی مٹنے لگتا ہے۔ ترکوں نے

Marfat.com

انگریز عورتوں سے بکثرت شادیاں کیں۔ جس کا نتیجہ یہی نکلا ہے کہ ان کے خاندانوں میں اسلامی روایات کی جگہ عیسائی تہذیب نے سنبھال لی۔ افسوس ہے کہ بعض عرب قومیں بھی اسی خطرناک غلطی کا ارتکاب کر رہی ہیں۔ یہ چیز مسلمانوں کے حق میں بڑی مہلک ثابت ہوگی۔ اسی لیے قرآن نے فرمایا —

أُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۝

یہ لوگ آگ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

Marfat.com

ریا

اعمالِ انسانی کے لیے تباہی کا غار

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اے اہلِ ایمان اپنے صدقات ، احسان جتا کر اور تکلیف دے کر، ضائع نہ کرلو
اُس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور
آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ پس اُس شخص کی مثال اس پتھر کی سی ہے
جس پر کچھ مٹی (غبار) ہو پس اس پر بارش آجائے جو اس کو صاف چھوڑ جائے
یہ لوگ اپنے کئے ہوئے اعمال میں سے کسی چیز پر قدرت نہ رکھیں گے اور اللہ
انکار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق، تیسرے پارے کے چوتھے رکوع کی چوتھی آیت پر مشتمل ہے)

یٰاَیُّھَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا
اے	جو لوگ	ایمان لائے	نہ
تُبْطِلُوْا	صَدَقٰتِ	کُمْ	بِ
ضائع کرو	صدقات	تمہارے (اپنے)	ساتھ
الْمَنِّ	وَ	الْاَذٰی	کَا
احسان جتانا	اور	تکلیف دینا	طرح
لَّذِیْ	یُنْفِقُ	مَالَ	هٗ
اُس شخص	خرچ کرتا ہے	مال	اپنا
رِئَاءَ	النَّاسِ	وَ	لَا
دکھاوا	لوگ	اور	نہیں

Marfat.com

يُؤْمِنُ	بِ	اللّٰهِ	وَ
ایمان رکھتا	پر	اللہ	اور
الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	فَ	مَثَلُ
دن	آخرت	پس	مثال
لَهٗ	كَ	مَثَلِ	صَفْوَانٍ
اس کی	طرح	مثال	پتھر
عَلَيْ	هِ	تُرَابٌ	فَ
پر	اُس	مٹی	پس
اَصَابَ	هٗ	وَابِلٌ	فَ
آجائے	اُس پر	بارش	پس
تَرَكَ	هٗ	صَلْدًا ط	لَا
چھوڑ جائے	اُس کو	صاف	نہیں
يَقْدِرُوْنَ	عَلٰى	شَيْءٍ	مِّ
قدرت رکھیں گے	پر	کسی چیز	سے

Marfat.com

مِمَّا	كَسَبُوْا ؕ	وَ	اللّٰهُ
جو	کیا ہوگا	اور	اللہ
لَا	يَهْدِي	الْقَوْمَ	الْكٰفِرِيْنَ ۝
نہیں	ہدایت دیتا	قوم	کافر

تشریح

(۱) لَا یُؤْمِنُ

جو شخص ریاکاری اور نمود کے لئے صدقہ یا کوئی اور نیکی کرتا ہے تو قرآن کے الفاظ میں اُس کا اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں ہے اگر اُسے آخرت کے دن پر اور اللہ کی طرف سے ملنے والی جزا پر یقین ہوتا تو وہ دکھاوا نہ کرتا۔ جن کے سامنے خدا کی رضا ہوتی ہے۔ ان کے اعمال، دُنیا کی اغراضِ فاسدہ کے لئے نہیں ہوتے۔

(۲) کَمَثَلِ صَفْوَانٍ

اس مثال کے ذریعے یہ بات سمجھائی ہے کہ جس طرح ایک پتھر کا غبار بارش آنے پر دُھل جاتا ہے اور پتھر پر کچھ باقی نہیں رہتا اسی طرح ریاکاری اور اغراضِ فاسدہ کے ماتحت کئے ہوئے اعمال بندے کے نامۂ اعمال سے دُھل جائیں گے اور اس کے حصّے میں کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس تشبیہ میں ایک لطیف بات یہ بھی ہے۔ کہ غبار اور پتھر کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں گویا ریاکاروں کے اعمال گرد و غبار کی طرح حقیر ہیں اور ان کے دل پتھروں کے مانند ہیں جن میں کچھ تاثیر ممکن نہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

- امداد کے واقعی مستحق لوگوں کی پہچان
- اللہ کی راہ میں کچھ دینا۔ علانیہ یا پوشیدہ

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

(یہ صدقات) اُن تنگدست اصحاب کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔(کاروباری مقاصد کے لئے) گھومنے پھرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ایک بے خبر سا شخص اُن کو، اُن کے سوال سے بچنے کی وجہ سے مالدار گمان کرتا ہے۔ لیکن تم انہیں انکی علامات سے پہچان لو گے۔ یہ ایسے اشخاص نہیں کہ لوگوں سے لپٹ لپٹ کر مانگتے پھرتے ہوں۔ اور جو تم اچھا مال خرچ کرو گے تو اللہ اس کو جانتا ہے۔

جو لوگ اپنے مال دن میں اور رات میں پوشیدہ طور پر اور ظاہر طور پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں سو اُن کا اُجر اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور انہیں نہ خوف لاحق ہوگا نہ غم۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق تیسرے پارے کے پانچویں رکوع کی آخری آیت پر مشتمل ہے۔)

لِ	لِلْفُقَرَآءِ	الَّذِيْنَ	اُحْصِرُوْا
لئے	فقرا	جو کہ	روکے گئے
فِيْ	سَبِيْلِ	اللهِ	لَا
میں	راستہ	اللہ	نہیں
يَسْتَطِيْعُوْنَ	ضَرْبًا	فِي	الْاَرْضِ ز
استطاعت رکھتے	چلنا پھرنا	میں	زمین
يَحْسَبُ	هُمُ	الْجَاهِلُ	اَغْنِيَآءَ
گمان کرتا ہے	ان کو	بے خبر	مالدار
مِنَ	التَّعَفُّفِ ج	تَعْرِفُ	هُمْ
سے	بچنا	تم پہچان لوگے	ان کو
بِ	سِيْمٰ	هُمْ ج	لَا
ساتھ (سے)	علامت	ان کی	نہیں

Marfat.com

يَسْـَٔلُوْنَ	النَّاسَ	اِلْحَافًا	وَ
سوال کرتے	لوگوں سے	لپٹ کر	اور
مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ	خَيْرٍ
جو	خرچ کرو تم	سے	مال
فَ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِ
پس	بے شک	اللہ تعالے	کو
هٖ	عَلِيْمٌ	اَلَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ
اس	جاننے والا ہے	جو لوگ	خرچ کرتے ہیں
اَمْوَالَ	هُمْ	بِ	الَّيْلِ
مال	اپنے	میں	رات
وَ	النَّهَارِ	سِرًّا	وَّ
اور	دن	پوشیدہ	اور
عَلَانِيَةً	فَ	لَ	هُمْ
ظاہر	پس	لئے	اُن

Marfat.com

أَجْرُ	هُمْ	عِنْدَ	رَبِّ
اجر	اُن کا	پاس	رب
هِمْ ج	وَ	لَا	خَوْفٌ
اُن کا	اور	نہیں	خوف
عَلَيْ	هِمْ	وَ	لَا
پر	اُن	اور	نہ
	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ۝	
	وہ	غمگین ہوں گے	

تشریح

(۱) اُحْصِرُوا

ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کا ایک گروہ ایسا تھا۔ جنہوں نے کتاب و سُنت کی تعلیم کو محفوظ کرنے اور اس کی نشر و اشاعت کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ یہ لوگ کار و بار اور تجارت وغیرہ کی سرگرمیوں میں حصّہ نہ لے سکتے تھے لہذا باقی کی ملّت اسلامیہ کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ ان کی مدد کریں یہاں دو تین باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں۔ ایک بات یہ کہ ضروری ہے کہ مسلمان قوم کار و بار میں دلچسپی سے حصّہ لے کمائے اور اچھی کمائی حاصل کرے۔ اگر قوم میں کمانے والے نہ ہوں تو اچھے مقاصد پر خرچ کون کرے گا؟ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کمانے والوں کے ساتھ ساتھ ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہیئے۔ جو دین کی حفاظت اور نشرِ و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو ان کو کمانے کی فکر نہ ہو بلکہ قوم خود بخود ان کی مناسب خبر گیری کرتی رہے۔ تیسری بات یہ کہ اس ہدایت کا مطلب یہ نہ سمجھ لیا جائے۔ کہ خدمتِ اسلام صرف ایک طبقے کا ہی فرض ہے۔ یہ تو ہر مسلمان کے فرائض میں داخل ہے۔ مسلمان تاجر بھی ہوتا ہے اور دین کا مبلغ بھی۔ البتہ ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیئے جو اسلام کے ہمہ وقتی رضا کاروں پہ مشتمل ہو۔ ہر جگہ اپنے مشن کی خدمت ہی کرتے رہیں اس آیت میں ایسے ہی لوگوں کا ذکر ہے۔

(۲) سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً

"سِرّ" کے معنی پوشیدگی ہے۔ اسی لئے راز کو "سِرّ" کہتے ہیں جس کی جمع اسرار ہے۔

Marfat.com

قرآن پاک نے دو لفظ بولے ہیں لیل اور نہار۔ پھر اسی ترتیب سے لیل کے مقابلے میں سِرّ اور۔۔۔۔۔۔ نہار کے مقابلے میں علانیہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس طرح قرآن اپنی تفسیر خود کرتا ہے یعنی رات سے مراد ہے خدا کی راہ میں پوشیدگی سے دنیا اور دن سے مراد ہے۔۔ ظاہر طور پر دینا۔ در حقیقت بعض ایسے مواقع بھی پیش آجاتے ہیں جہاں پوشیدگی ممکن نہیں ہوتی اور ایک صحیح مستحق سامنے موجود ہوتا ہے لہذا نیت کو درست رکھتے ہوئے ایسے موقعوں پر اظہار کے باوجود صدقہ دینا ٹھیک ہے

بعض علماء تفسیر نے کہا ہے۔ ضروری صدقات مثلاً زکوٰۃ وغیرہ اظہار کے ساتھ ادا کرنے چاہئیں تاکہ معاشرے میں شریعت کا ایک رکن علانیہ قائم کیا جائے لیکن اختیاری صدقات مثلاً خیرات وغیرہ کا چھپا کر دینا بہتر ہے —— جیسے فرض نماز کا مسجد میں ادا کرنا اور نوافل کا گھر میں پڑھنا بہتر قرار دیا گیا ہے۔

Marfat.com

سُود

خُدا اور رسُول کے خلاف جنگ

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

سُود کھانے والے اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے۔ جس کو شیطان نے چھُو کر خبطی بنا دیا ہو یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے بَیع کو (یعنی خرید و فروخت کو) سُود کی طرح قرار دیا حالانکہ اللہ تعالےٰ نے بَیع کو جائز کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے سو جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی نصیحت پہنچی اور وہ رک گیا تو ایّامِ گذشتہ کی کاروائی اس کے لئے معاف ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ مگر جو (ان ہدایات کے بعد) پھر سود کی طرف لوٹیں گے۔ سو وہ اہلِ جہنّم ہیں جس میں انھیں رہنا ہوگا۔

اللہ تعالےٰ سود کو بے برکت کرتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے وہ کسی ناشکرے اور مجرم کو پسند نہیں کرتا۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا، نیک کام کئے، نمازیں قائم کیں اور زکوٰۃ ادا کی انکا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے نہ ان کے لئے خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اے اہلِ ایمان اللہ سے ڈرو اور اگر تم مومن ہو، تو باقی ماندہ سود چھوڑ دو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لئے مطلع ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرلو سو تمھارے لئے تمہارے اصل مال ہیں۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پہ ظلم کیا جائے۔

اور اگر (مقروض) تنگدست ہو تو فراخ حالی تک مہلت دیجائے اور بطورِ صدقہ، قرض معاف کر دینا، تو بہت ہی اچھی بات ہے بشرطیکہ تم اُسے سمجھو۔ اور اس دن سے ڈرتے رہو جب تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر جان کو اس کے اعمال کی پوری جزا ملے گی اور کسی پہ ظلم نہ ہوگا۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق تیسرے پارے کے چھٹے رکوع کی دوسری آیت سے شروع ہوتا ہے)

الَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ	الرِّبٰوا	لَا
جو لوگ	کھاتے ہیں	سود	نہیں
يَقُوْمُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	يَقُوْمُ
کھڑے ہوتے	مگر	جیسے کہ	کھڑا ہوتا ہے
الَّذِيْ	يَتَخَبَّطُ	ـهُ	الشَّيْطٰنُ
وہ جو کہ	خبطی بنا دیا ہو	اس کو	شیطان نے
مِنَ	الْمَسِّ ط	ذٰلِكَ	بِـ
سے	چھونا	یہ	لیے
اَنَّ	هُمْ	قَالُوْٓا	اِنَّمَا
بے شک	وہ (اُن)	کہا	بے شک
الْبَيْعُ	مِثْلُ	الرِّبٰوا م	وَ
خرید و فروخت	طرح	سود	اور

Marfat.com

اَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَيْعَ	وَ
حلال کیا ہے	اللہ تعالٰے نے	خرید و فروخت کو	اور
حَرَّمَ	الرِّبٰوا	فَ	مَنْ
حرام کیا ہے	سود کو	پس	وہ جو
جَآءَ	هٗ	مَوْعِظَةٌ	مِّنْ
آ چکی	اس کے پاس	نصیحت	سے
رَّبِّ	هٖ	فَ	انْتَهٰى
پروردگار	اس کا	پس	رک گیا
فَ	لَ	هٗ	مَا
پس	لئے	اس	جو
سَلَفَ ط	وَ	اَمْرُ	هٗٓ
گزر چکا	اور	معاملہ	اس کا
اِلَى	اللّٰهِ ط	وَ	مَنْ
طرف	اللہ	اور	جو

Marfat.com

عَادَ	فَ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ
پھر لوٹے	پس	وہی	والے
النَّارِ	هُمْ	فِيْ	هَا
آگ	وہ	ہیں	اس
خٰلِدُوْنَ ○	يَمْحَقُ	اللّٰهُ	الرِّبٰوا
رہیں گے	بے برکت کرتا ہے	اللہ	سود کو
وَ	يُرْبِي	الصَّدَقٰتِ	وَ
اور	بڑھاتا ہے	صدقات کو	اور
اللّٰهُ	لَا	يُحِبُّ	كُلَّ
اللہ	نہیں	پسند فرماتا	ہر
كَفَّارٍ	اَثِيْمٍ ○	اِنَّ	الَّذِيْنَ
ناشکرگزار	مجرم	بے شک	وہ لوگ
اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
ایمان لائے	اور	کیے	نیک اعمال

Marfat.com

وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ
اور	قائم کیا	نماز کو	اور
اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	لَ	هُمْ
دیا ، ادا کیا	زکوٰۃ کو	لئے	اُن
اَجْرُ	هُمْ	عِنْدَ	رَبِّ
ثواب	اُن کا	پاس	پروردگار
هِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ
اُن کے	اور	نہیں	خوف
عَلَيْ	هِمْ	وَ	لَا
پر	اُن	اور	نہ
هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ۝	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
وہ	غمگین ہوں گے	اے	جو کہ
اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
ایمان لائے	ڈرو تم	اللہ سے	اور

Marfat.com

ذَرُوْا	مَا	بَقِيَ	مِنَ
چھوڑ دو	جو	باقی ہو	سے
الرِّبٰوٓا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُؤْمِنِيْنَ ۝
سود	اگر	ہو تم	ایمان والے
فَ	اِنْ	لَمْ	تَفْعَلُوْا
پس	اگر	نہ	قبول کرو
فَ	اْذَنُوْا	بِ	حَرْبٍ
پس	مطلع ہو جاؤ تم	سے	جنگ
مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِ
سے	اللہ تعا	اور	رسول
ـهٖ	وَ	اِنْ	تُبْتُمْ
اُس کا	اور	اگر	توبہ کرلو تم
فَ	لَ	كُمْ	رُءُوْسُ
پس	لئے	تمھارے	اصل

Marfat.com

تَظْلِمُوْنَ	لَا	كُمْ ج	اَمْوَالِ
تم ظلم کرو	نہ	تمہارے	مال
وَ	تُظْلَمُوْنَ ۝	لَا	وَ
اور	تم پر ظلم کیا جائے	نہ	اور
عُسْرَةٍ	ذُوْ	كَانَ	اِنْ
تنگدستی	والا	ہو	اگر
مَيْسَرَةٍ ط	اِلٰى	نَظِرَةٌ	فَ
خوشحالی / فراخی	تک	مہلت دینا	پس
خَيْرٌ	تَصَدَّقُوْا	اَنْ	وَ
بہتر	صدقہ کرو تم	یہ کہ	اور
كُنْ	اِنْ	كُمْ	لَ
ہو	اگر	تمہارے	لئے
اتَّقُوْا	وَ	تَعْلَمُوْنَ ۝	تُمْ
ڈرو تم	اور	جانتے	تم

Marfat.com

یَوْماً	تُرْجَعُوْنَ	فِیْہِ	اِلَی
اس دن سے	لوٹائے جاؤ گے	جس میں	طرف
اللّٰہِ	ثُمَّ	تُوَفّٰی	کُلُّ
اللہ تعالے	پھر	پوری جزا دیجائیگی	ہر
نَفْسٍ	مَّا	کَسَبَتْ	وَ
جان	جو	کیا ہوگا	اور
ھُمْ	لَا	یُظْلَمُوْنَ ۵	
وہ	نہیں	ظلم کئے جائیں گے	—

تشریح

(۱) یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ

قرآن پاک میں سود خوار کی ذہنی اور اخلاقی کیفیت کو ایک مثال کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے کہ سود خوار کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص مخبوط الحواس یعنی شعور اور احساس سے عاری ہو چکا ہو اور مستی و لاپرواہی کی زندگی گزار رہا ہو۔
قرآن کے یہ الفاظ کس قدر سچے ہیں۔ سود خوار مست و مدہوش اس لئے ہوتا ہے ——— کہ محنت اور مزدوری کرنے والوں کو تو نقصان کا اندیشہ بھی ہوتا ہے لیکن سود خوار کو یہ خطرہ نہیں ہوتا۔ یہ اطمینان اس کے دل کو ہمدردی اور مروت کے جذبات سے خالی کر دیتا ہے۔ نیز اُسے محنت اور جانکاہی کی قدر معلوم نہیں ہوتی وہ تو اپنے محلات میں بیٹھا رہتا ہے اور اس کے سرمائے سے سرمایہ خود بخود بڑھتا چلا جاتا ہے پھر سود خوار کا شکار بھی وہ لوگ ہیں جو محنتی اور مزدور ہیں۔ لہذا اپنے پیشے کے لحاظ سے قوم کے ان مفلوک الحال لوگوں پر اُسے کبھی رحم نہیں آسکتا۔ کیونکہ ضرورتمند طبقہ جس قدر زیادہ بد حال ہو گا۔ سود خوار کی دکان اسی قدر زیادہ چمکے گی لہذا وہ غربت و افلاس کی آہوں کے مقابلے میں فرطِ مسرت کے قہقہے بلند کرتا ہے۔ یہی وہ کیفیت ہے جس کا قرآن پاک نے یہاں بیان فرمایا ہے۔ نیز سود کے حرام ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب اس آیت کریمہ میں بیان کر دیا گیا۔

(۲) یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا

"سود کو بے برکت کیا جاتا ہے"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ برکت والا مال وہ ہے جس سے

Marfat.com

پوری قوم کی اقتصادی حالت سدھرتی ہے۔ لیکن سود کے نظام سے قوم کی دولت ایک محدود طبقے میں جمع ہوتی ہے۔ یعنی سرمایہ دار لوگ امیر سے امیر تر بنتے چلے جاتے ہیں اور دوسری طرف قوم کی اکثریت جو محنت کرنے والوں پر مشتمل ہوتی ہے بدحال ہوتی چلی جاتی ہے اور چونکہ سود کی رقمیں اسی کمزور طبقے کی جیب سے نکلتی ہیں لہذا پوری قوم کی دولت چند عیاش لوگوں کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ کسی قوم کے لئے اس سے زیادہ بے برکتی اور کیا ہوگی؟ اس فقرے میں قرآن پاک نے سود کے حرام ہونے کی دوسری وجہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے......... نیز اس فقرے کا اشارہ اس حقیقت کی طرف بھی ہے کہ سود کے نظام سے ایک عظیم خرابی پیدا ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ سرمائے کے مقابلے میں محنت کی قدر بالکل ختم ہوجاتی ہے ہر شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر عیش و آرام کی زندگی مقصود ہے تو کسی نہ کسی طرح کچھ سرمایہ مہیا کرو اُسے سودی کاروبار پہ لگادو پھر نہ محنت اور نہ کام اور زندگی پرسکون اور پُرآرام......... یعنی لوگ محنت کی بے قدری ہوتے دیکھ کر محنت کی طرف متوجّہ نہیں ہوں گے...... اور دولت کی حقیقی پیداوار کے لئے محنت کی قدرومنزلت بلند کرنا بہت ضروری ہے اگر محنت نہ ہو تو زمین سے پیداوار کیسے حاصل ہو اگر محنت نہ ہو تو تجارت کا سلسلہ کس طرح قائم رہے اور اگر محنت و مزدوری نہ ہو تو ملکی صنعت کو ترقی کس طرح ہو لیکن سُود خواری کا نظام محنت و مزدوری کی قدروقعت کو ملیامیٹ کرتا ہے۔ محنت کرنے والوں کے حوصلے پست ہوتے ہیں اور قوم کی معاشیات کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اس طرح سود بے برکتی پیدا کرتا ہے۔

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۵

اس آیت میں مسلمانوں کے لئے سُود کے مقابلے میں ایک دوسرا نظام بیان

Marfat.com

فرمایا ہے۔ جس کی بنیادیں ایمان، عمل صالح، نماز اور زکوٰۃ پر رکھی گئی ہیں۔ قرآن نے یہ اشارہ کیا ہے کہ مسلمانوں کا اقتصادی نظام صرف حصول دولت کے نقطۂ نظر پر قائم نہیں کیا گیا یہاں زندگی کا حقیقی مقصد نیکی اور سچائی کو قائم کرنا ہے اور اسی ضمن میں معاش اور اقتصاد کا ایسا انتظام کرنا بھی اسلام کے پروگرام میں داخل ہے جو نیکیوں کے اظہار میں اور برائیوں کے کچلنے میں پورا معاون ثابت ہو ۔۔۔۔۔۔ سود کے مقابلے میں اس آیت میں زکوٰۃ کا ذکر کرکے اور خاص کر ان تین بنیادوں کے ساتھ (ایمان ۔ عمل صالح اور نماز) ملا کر بیان کرنے میں اسی حقیقت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ بات بھی خیال میں رہے کہ سود اور زکوٰۃ دو متضاد نظام ہیں سود کی روح یہ ہے کہ فالتو سرمائے سے مزید نفع اس طرح کمایا جائے کہ اگر کوئی ضرورتمند قرض لے جائے تو واپسی پر وہ قرض بھی اپنے ساتھ اضافہ (سود) لے کر لوٹے یعنی سرمایہ دار محتاجوں کی مدد کرنے کی بجائے انکا اور خون چوستے ہیں۔ لیکن زکوٰۃ کی سپرٹ اس کے بالکل برعکس ہے یہاں ضرورتمندوں کی مدد اس طرح کی جاتی ہے کہ دینے والا لینے والے کا شکرگزار بنتا ہے۔ جیسا کہ شریعت کی حقیقی تعلیم یہی ہے کیونکہ لینے والے نے ہمیں اپنا فریضہ ادا کرنے کا موقع مہیا کیا ہے۔

(۴) فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللهِ

اگر تم سود سے باز نہیں آتے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لیے مطلع ہو جاؤ یعنی اگر مسلمانوں کا کوئی گروہ سود کو رواج دیتا ہے تو وہ اسلام کے نظام زندگی کو مسمار کرنے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا ایسا شخص خدا اور اس کے رسول کا فرمانبردار نہیں ہو سکتا بلکہ عملاً یہ اس گروہ سے متعلق ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم کو چیلنج کرتے ہیں۔ اور اس مقصد سے برسرپیکار رہتے ہیں جس کو اسلام مدنظر رکھتا ہے۔

Marfat.com

(۵) وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ

اگر آپ کے مقروض کی حالت کمزور ہو تو شریعت اُسے مزید مہلت دینے کی نصیحت کرتی ہے اور اگر اس کے حالات انتہائی مایوس کن ہو جائیں تو پھر وہ قرض اُسے بطور صدقہ معاف کر دیا جائے۔ یہاں ایک دفعہ پھر سرمایہ دارانہ نظام اور زکوٰۃ و صدقات کے نظام میں ایک عظیم تفاوت جھلکتا ہے۔ کہاں سرمایہ دار کی یہ ذہنیت کہ کمزور تمندوں سے قرضہ پر سود بھی لو بلکہ سُود در سُود کا چکر چلا کر اُس کی جائیداد تک ضبط کر لو (قرق کرلو) اور کہاں قرآن کی یہ تعلیم کہ تنگ دستی کی حالت میں مہلت دو اور مایوسی کی حالت میں قرضہ ہی معاف کردو۔ کیونکہ یہاں مقصدِ زندگی دولت کے ڈھیر لگانا نہیں بلکہ خدا کے دیئے ہوئے مال سے خدا کے بندوں کی مدد کرنا، اُن کو اُٹھانا اور انہیں زندہ رہنے کے قابل بنانا ہے۔

ع " بہ بین تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا"

(۶) وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ

معیشت اور اقتصادیات کے مسائل بیان کرنے کے بعد قرآن آخرت کی یاد دلاتا ہے تم اس دن سے ڈرتے رہو جب تم خدا کی طرف لوٹائے جاؤگے۔ یہ قرآن کا عجیب مؤثر انداز ہے کہ وہ قانون کی تعلیم دیتے دیتے فوراً ہی اخلاقی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلا دیتا ہے۔ آخرت کا تصوّر مسلمان کی زندگی کو ایک انتہائی ذمّہ دارانہ اور محتاط زندگی بنا دیتا ہے وہ انسان اپنے عمل میں کس قدر بے ضرر اور مخلص ہوگا جس نے قدم قدم پہ آخرت کے دن کو اور خلاق کے دربار کو یاد کرتے رہنا ہے۔ یہ قرآن ہی کا خاصا ہے کہ وہ قانون اور اخلاق دونوں کی تعلیم میں ایک ایسا حسین امتزاج پیدا کر دیتا ہے جس کی نظیر دوسری کسی کتاب میں ہرگز نہیں ملتی۔

Marfat.com

اُدھار کا لین دین

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اے اہلِ ایمان جب تم قرض کا لین دین مقررہ مدت تک کرو تو اس کو لکھ لو اور لکھنے والے کو چاہیئے کہ انصاف سے لکھے۔ نیز لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے کہ آخر اسے یہ علم اللہ تعالٰی ہی نے بخشا ہے پس اُسے چاہیئے، کہ (اہلِ ضرورت کی مدد کرتے ہوئے) لکھدیا کرے اور لکھوانے کی ذمّہ داری اس پر ہے جس کے ذمّہ حق ہے۔ نیز اُسے چاہیئے کہ اپنے خداوندکریم سے ڈرتا رہے اور رقم میں کچھ کمی نہ کرے۔ اگر مقروض شخص نادان، کمزور یا خود لکھوانے کے قابل نہ ہو تو اسکا سرپرست انصاف کے ساتھ لکھوادے مردوں میں سے دو گواہ مقرر کرلو اگر دو مرد موجود نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں تمھارے پسندیدہ گواہوں میں سے۔

(دو عورتیں اس لئے کہ) جب دونوں میں سے ایک بھول جائے تو اُسے دوسری یاد دلادے اور گواہوں کو جب (گواہی کیلئے) بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔ قرض کو اس کی مدت تک لکھنے سے اُکتایا نہ کرو۔ خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہی طریقہ اللہ کے ہاں زیادہ انصاف والا، گواہی کو قائم رکھنے والا اور اس بات کے قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو۔ ہاں اگر نقد تجارت ہو جس کا تم لین دین کرو سو اس کا نہ لکھنا، تمھارے لئے باعثِ حرج نہیں اور جب تم خرید و فروخت کرتے ہو۔ تو گواہی ڈال لیا کرو۔ کاتب یا گواہ کو ضرر نہ پہنچایا جائے۔ اگر تم ایسا کروگے تو یہ تمھاری نافرمانی ہوگی اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہو۔ وہی تمھیں علم عطا فرماتا ہے اور وہ خود ہر چیز کا جاننے والا ہے

اگر تم سفر کی حالت میں ہو جہاں لکھنے والا نہ پاسکو تو رہن قبضے میں دے دیا جائے اور اگر تم میں سے کوئی دوسرے کو امین سمجھے سو وہ شخص جسے امانتدار سمجھا گیا ہے اپنی امانت ادا کرے۔ اور چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے جو اس کا پروردگار ہے۔ تم گواہی کو چھپایا نہ کرو۔ جو گواہی کو چھپاتا ہے پس بے شک وہ دل کا مجرم ہے (سو بے شک اس کا دل مجرم ہے) اور اللہ تمھارے اعمال کو جاننے والا ہے۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق تیسرے پارے کے ساتویں رکوع سے شروع ہوتا ہے)

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا
اے	جو کہ	ایمان لائے	جب کہ
تَدَايَنْتُمْ	بِ	دَيْنٍ	اِلٰٓى
معاملہ کرو تم	کا	اُدھار	تک
اَجَلٍ	مُّسَمًّى	فَ	اكْتُبُوْ
مُدّت	مقررہ	پس	لکھ لو
هُ ط	وَ	لْ	يَكْتُبْ
اس کو	اور	چاہیئے	لکھے
بَّيْنَ	كُمْ	كَاتِبٌ	بِ
درمیان	تمھارے	لکھنے والا (منشی)	سے (ساتھ)
الْعَدْلِ مو	وَ	لَا	يَأْبَ
انصاف	اور	نہ	انکار کرے

Marfat.com

كَاتِبٌ	أَنْ	يَكْتُبَ	كَمَا
منشی	یہ کہ	لکھے	جیسے کہ
عَلَّمَ	هُ	اللّٰهُ	فَ
علم بخشا ہے	اس کو	اللہ تعالیٰ نے	پس
لْ	يَكْتُبْ ۖ	وَ	لْ
چاہیے	لکھدے	اور	چاہیے
يُمْلِلِ	الَّذِي	عَلَيْ	هِ
لکھوائے	وہ شخص	پر	اس
الْحَقُّ	وَ	لْ	يَتَّقِ
حق	اور	چاہیے	ڈرے
اللّٰهَ	رَبَّ	هُ	وَ
اللہ تعالیٰ سے	پروردگار	اس کا	اور
لَا	يَبْخَسْ	مِنْ	هُ
نہ	کم کرے	سے	اس

Marfat.com

شَيْئًا	فَ	اِنْ	كَانَ
کچھ، کوئی (چیز)	پس	اگر	ہو
الَّذِىْ	عَلَيْ	ـهِ	الْحَقُّ
جو شخص	پر	اس	حق
سَفِيْهًا	اَوْ	ضَعِيْفًا	اَوْ
نادان	یا	کمزور	یا
لَا	يَسْتَطِيْعُ	اَنْ	يُّمِلَّ
نہ	طاقت رکھتا ہو	یہ کہ	لکھوائے
هُوَ	فَ	لْ	يُمْلِلْ
وہ	پس	چاہیے	لکھوائے
وَ	لِيُّ	ـهٗ	بِالْعَدْلِ ط
اور	سرپرست	اس کا	انصاف کے ساتھ

Marfat.com

وَ	اسْتَشْهِدُوْا	شَهِيْدَيْنِ	مِنْ
اور	گواہ بناؤ تم	دو گواہ	سے
رِّجَالِ	كُمْ	فَ	اِنْ
مردوں	تمہارے	پس	اگر
لَّمْ	يَكُوْنَا	رَجُلَيْنِ	فَ
نہ	ہوں	دو مرد	پس
رَجُلٌ	وَّ	امْرَاَتٰنِ	مِمَّنْ
ایک مرد	اور	دو عورتیں	جن میں سے
تَرْضَوْنَ	مِنَ	الشُّهَدَآءِ	اَنْ
پسند کرتے ہو تم	سے	گواہ	یہ کہ
تَضِلَّ	اِحْدٰا	هُمَا	فَ
بھول جائے	ایک	دونوں	پس
تُذَكِّرَ	اِحْدٰا	هُمَا	الْاُخْرٰى
یاد دلادے	ایک	دونوں	دوسری

Marfat.com

وَ	لَا	يَأْبَ	الشُّهَدَآءُ
اور	نہ	انکار کریں	گواہ
اِذَا مَا	دُعُوْا	وَ	لَا تَسْئَمُوْٓا
جب کہ	بلائے جائیں	اور	نہ اکتاؤ
اَنْ	تَكْتُبُوْ	هُ	صَغِيْرًا
یہ کہ	لکھو تم	اس کو	تھوڑا
اَوْ	كَبِيْرًا	اِلٰٓى	اَجَلِهٖ
یا	زیادہ	تک	اس کی مدت
ذٰلِكُمْ	اَقْسَطُ	عِنْدَ	اللّٰهِ
یہ دلکھ لینا	زیادہ انصاف کی بات	نزدیک	اللہ تعالے
وَ	اَقْوَمُ	لِلشَّهَادَةِ	وَ
اور	قائم رکھنے والی	گواہی	اور
اَدْنٰٓى	اَلَّا	تَرْتَابُوْٓا	اِلَّآ
زیادہ قریب	یہ کہ نہ	شک میں پڑو تم	مگر

Marfat.com

اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً	حَاضِرَةً
یہ کہ	ہو	تجارت	نقد
تُدِيْرُوْنَ	هَا	بَيْنَ	كُمْ
لین دین کر رہے ہو	اس کا	درمیان	تمہارے (اپنے)
فَ	لَيْسَ	عَلَيْ	كُمْ
پس	نہیں	پر	تم
جُنَاحٌ	اَلَّا (ان لا)	تَكْتُبُوْا	هَا
حرج	یہ کہ نہ	لکھو تم	اس کو
وَ	اَشْهِدُوْا	اِذَا	تَبَايَعْتُمْ
اور	گواہ بناؤ تم	جبکہ	خرید و فروخت کرو
وَ	لَا	يُضَآرَّ	كَاتِبٌ
اور	نہ	تکلیف دی جائے	کاتب کو
وَ	لَا	شَهِيْدٌ	وَ
اور	نہ	گواہ کو	اور

اِنْ	تَفْعَلُوْا	فَـ	اِنَّـ
اگر	کروگے تم (ایسا)	پس	بے شک
ـهٗ	فُسُوْقٌۢ	بِکُمْ ط	وَ
یہ	نافرمانی	تمھاری	اور
اِتَّقُوْا	اللّٰهَ ط	وَ	يُعَلِّمُ
ڈرو تم	اللہ تعالےٰ سے	اور	سکھاتا ہے
ـكُمُ	اللّٰهُ ط	وَ	اللّٰهُ
تم کو	اللہ تعالےٰ	اور	اللہ تعالےٰ
بِـ	كُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ۝
کو	ہر	چیز	جاننے والا
وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	عَلٰى
اور	اگر	ہو تم	پر
سَفَرٍ	وَّ	لَمْ	تَجِدُوْا
سفر	اور	نہ	پاؤ تم

Marfat.com

كَاتِبٌ	فَ	رِهَانٌ	مَّقْبُوْضَةٌ ط
لکھنے والا	پس	رہن	قبضے میں دیا جائے
فَ	اِنْ	اَمِنَ	بَعْضُ
پس	اگر	امین سمجھے	بعض
كُمْ	بَعْضًا	فَ	لْ
تم	بعض کو	پس	چاہیئے
يُؤَدِّ	الَّذِی	اؤْتُمِنَ	اَمَانَتَ
ادا کرے	جو کہ	امانتدار سمجھا گیا	امانت
هٗ	وَ	لْ	يَتَّقِ
اس کی (اپنی)	اور	چاہیے	ڈرے
اللّٰهَ	رَبَّ	هٗ ط	وَ
اللہ تعالے	پروردگار	اس کا	اور
لَا	تَكْتُمُوا	الشَّهَادَةَ ط	وَ
نہ	چھپاؤ تم	گواہی	اور

Marfat.com

مَنْ	يَّكْتُمْ	هَا	فَ
جو	چھپائے	اس کو	پس
اِنَّ	هٗ	اٰثِمٌ	قَلْبُ
بے شک	وہ	مجرم	دل
هٗ	وَ	اللّٰهُ	بِ
اس کا	اور	اللہ تعالےٰ	کو
مَا	تَعْمَلُوْنَ	عَلِيْمٌ ۝	
جو	عمل کرتے ہو تم	جاننے والا	—

Marfat.com

تشریح

(۱) اِلٰی اَجَلٍ

قرآن پاک کی ہدایت یہ ہے کہ اُدھار کی واپسی کی مدّت مقرّر کر دی جائے اور دوسری ہدایت یہ ہے کہ اُدھار معاملات کے لئے دستاویز تیار کر لی جائے جس میں تمام متعلق باتوں کو قلمبند کر لیا جائے تاکہ بعد میں کوئی نزاع نہ پیدا ہو!

(۲) فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ

اسلام مرد اور عورت کے لئے زندگی کی ذمّہ داریاں متعین فرماتا ہے اور ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالنا چاہتا۔ معاملات، کاروبار اور دوسرے بیرونی مسائل کی ذمّہ داری مرد پر ڈالی ہے۔ گھر کے انتظامات بچّوں کی دیکھ بھال اور اندرونِ خانہ کی دیگر ذمّہ داریاں عورت کے سپرد کی ہیں انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کی مدد تو کریں لیکن یہ نہ ہو کہ ایک فریق اپنی ڈیوٹی کا بوجھ دوسرے فریق کے کندھوں پر ڈالدے۔ جیسے یورپ نے عورت کی آزادی کے نام پر مردوں کا بوجھ عورتوں کے کندھوں پر ڈال دیا ہے یعنی عورت کو بھی روزی کمانے اور کاروباری دھندے کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے اسلام اس ناانصافی کا قائل نہیں، وہ صرف عورت کی ذمّہ داریاں ہی اس کے سپرد کرتا ہے لہٰذا اسلامی سوسائٹی میں عورتوں کو بیرونِ خانہ کے معاملات سرانجام دینے کی تکلیف نہیں دی جاتی۔ لیکن

Marfat.com

مجبوری کی بعض صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں ، ان میں سے ایک صورت یہ بھی ہے جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی جگہ گواہی کے لئے صرف ایک مرد ہی مہیا ہوتا ہو اور دوسرا گواہ مرد نہ ملتا ہو لیکن بعض خواتین اس موقعہ پر گواہ بنائی جا سکتی ہوں ، تو پھر قرآن کی ہدایت یہ ہے کہ ایک مرد کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے دو عورتوں کی قید اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ ان دونوں کے لئے سہولت پیدا ہو سکے بیرونِ خانہ کے معاملات میں انھیں اتنا تجربہ نہیں ہوگا جتنا مردوں کو ہوتا ہے لہذا دو خواتین ایک دوسری کی مدد سے آسانی کے ساتھ گواہی ادا کر سکیں گی ۔ دوسری حکمت اس میں یہ بھی ہے کہ اگر ایک مرد کے ساتھ صرف ایک عورت کی گواہی کافی سمجھی جاتی تو عموماً گواہوں کو علیحدگی میں باہم مشورہ بھی کرنا پڑتا ہے اب اس شکل میں ایک مرد اور عورت کی یہ تنہائی ناپسندیدہ ہو جاتی ہے ۔ اسلئے ایک مرد کیساتھ دو عورتوں کی گواہی لازم رکھی گئی ۔ اسلام کے ایسے احکام سے عورت کی تحقیر ہرگز نہیں نکلتی ۔ بلکہ یہ احکام خواتین کی سہولت اور تخفیف کیلئے ہیں ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعتِ اسلامی عورتوں کے لئے خاص رعایات ملحوظ رکھتی ہے ۔ اور یہ ان کے اعزاز کی علامت ہے نہ کہ تحقیر کی ۔

(۳) فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ

رہن اس چیز کو کہا جاتا ہے جو مقروض ، قرض خواہ کے پاس بطور ضمانت رکھتا ہے ۔ اس طرح قرضخواہ کے واسطے ایک اطمینان مہیا ہو جاتا ہے اور وہ حاجتمند کو رقم دینے پر بسہولت تیار ہو جاتا ہے ۔ فقہِ اسلامی میں شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا ، قرضخواہ کے لئے جائز نہیں ۔ یہ نفع سود کی ذیل میں آتا ہے ۔ مرہونہ چیز قرض خواہ کے نفع کمانے کے لئے نہیں دی گئی بلکہ بطور ضمانت دی گئی ہے تاکہ اگر اس کی (قرضخواہ) ، رقم تباہ ہوتی نظر آئے تو وہ اس چیز میں سے اپنی رقم وصول کر سکے ۔ اور اگر اس نے نفع کمانا ہی شروع کر دیا تو پھر اس میں

Marfat.com

اور سود خوار میں کیا فرق رہا؟

(۴) فَإِنْ أَمِنَ

اگر ایک انسان کی اخلاقی برتری اس حد تک ہے کہ وہ اپنے بھائی کو قابلِ اعتبار سمجھتے ہوئے قرضہ دے دیتا ہے اور کوئی چیز بطور رہن وصول نہیں کرتا تو اب قرضدار کو قرآن یہ ہدایت کرتا ہے کہ تم واقعی اپنے آپ کو امانتدار ثابت کرو اور خوفِ خدا کو مدِ نظر رکھو۔ قرآن کی یہ وہ خصوصیت ہے جو کسی اور خداوندی کتاب میں ہمیں نہیں ملتی، کہ وہ قانونی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی ذمہ داریوں کی بھی توجہ دلاتا ہے۔

(۵) وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ

تم گواہی کو نہ چھپاؤ! جو شخص ایک معاملے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہو یا اس کا صحیح علم رکھتا ہو تو اسی معاملے کے متعلق کوئی جھگڑا پیدا ہو جانے کے وقت اس شخص کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ ٹھیک بات کی گواہی دے۔ جب قوم کے افراد سے یہ جرأت ختم ہو جاتی ہے، تو مجرموں کی رسی ڈھیلی ہو جاتی ہے اور معاشرے کے خاموش اور امن پسند انسانوں پر غنڈوں اور اوباشوں کی گرفت زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔ اس لئے گواہی چھپانا ایک بہت بڑا قومی جرم ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

ناجائز کمائی

خودکشی

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اے اہلِ ایمان اپنے مال آپس میں ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ ہاں یہ کہ تمھاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالےٰ تم پر رحم فرمانے والا ہے۔

اور جو شخص ظلم اور زیادتی کا یہ کام اختیار کرے گا۔ سو ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمھیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمھاری خطائیں معاف کریں گے اور تم اس کی تمنّا نہ کرو جس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے مردوں کے لئے ان کی اپنی کمائی میں سے حصّہ ہے اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی میں سے (حصہ ہے) اور تم سب اس کا فضل مانگو بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق پانچویں پارے کے دوسرے رکوع کی چوتھی آیت سے شروع ہوتا ہے)

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا
اے	وہ جو کہ	ایمان لائے	نہ
تَاْكُلُوْٓا	اَمْوَالَ	كُمْ	بَیْنَ
کھاؤ	مال	اپنے	درمیان
كُمْ	بِ	الْبَاطِلِ	اِلَّآ
تمھارے (اپنے)	سے (ساتھ)	ناجائز (باطل)	مگر
اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً	عَنْ
یہ کہ	ہو	تجارت	سے
تَرَاضٍ	مِّنْ	كُمْ ۚ	وَ
رضامندی (باہمی)	سے	تم	اور
لَا	تَقْتُلُوْٓا	اَنْفُسَ	كُمْ ۭ
نہ	قتل کرو	جانیں	اپنی

Marfat.com

إِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِـ
بے شک	اللہ تعالیٰ	ہے	پر
ـكُمْ	رَحِيْمًا ○	وَ	مَنْ
تم	رحم فرمانیوالا	اور	جو
يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	عُدْوَانًا	وَّ
کرے گا	یہ	زیادتی (حد سے بڑھنا)	اور
ظُلْمًا	فَ	سَوْفَ	نُصْلِيْـ
ظلم	پس	عنقریب	داخل کریں گے ہم
ـهِ	نَارًا ط	وَ	كَانَ
اس کو	آگ	اور	ہے
ذٰلِكَ	عَلَى	اللّٰهِ	يَسِيْرًا ۝
یہ	پر	اللہ تعالیٰ	آسان
اِنْ	تَجْتَنِبُوْا	كَبَآئِرَ	مَا
اگر	بچتے رہو تم	بڑے گناہ	جو کہ

Marfat.com

تُنْهَوْنَ	عَنْ	هُ	نُكَفِّرْ
تمہیں منع کیا جاتا ہے	سے	اُس	دور کریں گے ہم
عَنْ	كُمْ	سَيِّاٰتِ	كُمْ
سے	تم	خطائیں	تمھاری
وَ	نُدْخِلْ	كُمْ	مُّدْخَلًا
اور	داخل کریں گے ہم	تم کو	مقام
كَرِيْمًا ۝	وَ	لَا	تَتَمَنَّوْا
عزت والا	اور	نہ	تمنا کرو تم
مَا	فَضَّلَ	اللّٰهُ	بِ
جو	فضیلت دی ہے	اللہ تعالٰے نے	(ساتھ) سے
هٖ	بَعْضَ	كُمْ	عَلٰى
اس	بعض	تم	پر

Marfat.com

بَعْضٍ ؕ	لِ	رِّجَالِ	نَصِيْبٌ
بعض	لئے	مردوں	حصّہ
مِمَّا	مَّا	اكْتَسَبُوْا ؕ	وَ
سے	جو	کمایا ہو	اور
لِ	نِّسَآءِ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا
لئے	خواتین	حصّہ	سے
مَّا	اكْتَسَبْنَ ؕ	وَ	سْئَلُوا
جو	انہوں نے کمایا (عورتوں)	اور	مانگو تم
اللّٰهَ	مِنْ	فَضْلِ	هٖ ؕ
اللہ تعالیٰ سے	سے	فضل	اس کا
اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِ
بے شک	اللہ تعالیٰ	ہے	کو
كُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمًا ۝	
ہر	چیز	جاننے والا	—

Marfat.com

تشریح

(۱) بِالْبَاطِلِ :-

کمائی کے ناجائز طریقوں کو قرآن پاک باطل کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے۔ چنانچہ مال و دولت کے ذکر میں یہ لفظ، قرآن میں اسی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یہاں پہلے یہ فرمایا کہ باطل یعنی ناجائز طریقوں سے مال حاصل نہ کرو اور اس کے بعد کمائی کے ایک جائز طریقے کا بھی ذکر کر دیا یعنی فرمایا کہ تجارت کے ذریعے تم دولت کما سکتے ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا منشا یہ ہے کہ مسلمان حصولِ دولت کے ذرائع پر توجہ رکھیں اور جائز و ناجائز کی تمیز پیدا کریں۔ دولت بے شک کمائی جائے، لیکن جائز اور طیب طریقے سے کمائی جائے۔

(۲) وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ :

احترامِ مال کے بعد احترامِ جان کا ذکر کیا لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کو قتل نہ کرو اُن کا قتل ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنے آپ کو قتل کیا جائے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ تم خودکشی نہ کرو۔ اس سلسلے میں دنیا کا انسان عجیب غلط فہمیوں کا شکار ہے۔ دوسری قوموں کے مفکّرین خصوصًا اہلِ مغرب مشکلات کے وقت خودکشی کو نہ صرف جائز قرار دیتے ہیں بلکہ اس کی تلقین بھی کرتے ہیں۔ اُن کا تصوّر یہ ہے کہ نیچر (قدرت) بہت ظالم ہے۔ لہٰذا پریشانیوں میں زندگی کا خاتمہ کرنے کے

Marfat.com

سوا انھیں کوئی چارہ کار نہیں سوجھتا۔ لیکن یہ نظریہ انسانی جان کی ذلّت اور بے قدری کا سب سے بڑا موجب ہے۔ انسان اور اس کی زندگی خود اپنے ہاتھوں میں غیر محفوظ بن کر رہ جاتی ہے۔ انسان کی اس سے بڑی حماقت اور کیا ہوگی۔ قرآن اس کے مقابلے میں یہ کہتا ہے کہ زندگی کو پیدا کرنے والا خالق و مالک نہایت رحیم و کریم ہے۔ مشکلات عارضی ہوتی ہیں۔ اور انسان کی تربیت کے لئے ہوتی ہیں۔ جن چیزوں کو ہم بُرا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ حقیقت میں ہمارے لئے خیر و برکت و فرحت کا پیغام ہوتی ہیں۔ ہمارے علم ناقص ہیں۔ اللہ کا علم کامل ہے۔ لہذا وہ ہمارے حالات کا انتظام اپنے علم اور اپنی رحمت کے مطابق کرتا ہے

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا:

تمہاری زندگی اور کائنات ہر ایک پر اس کی رحمتیں چھائی ہوئی ہیں۔ لہذا مایوس ہونے کی کوئی گنجائش نہیں۔

(۳) عُدْوَانًا وَّظُلْمًا:

عُدْوَان کا معنیٰ اپنی حد سے آگے بڑھنا اور ظلم کا معنے کمی کرنا ہے۔ خودکشی کرنے والا اپنی حد کو توڑتا ہے اُسے قدرت کی طرف سے یہ حق نہیں دیا گیا کہ اپنی زندگی کا خاتمہ کرے اسی طرح وہ زندگی کی نعمت سے محروم ہو کر خود آپ ہی اپنی حق تلفی کرتا ہے۔ لہذا یہ عدُوان بھی ہے اور ظلم بھی۔

(۴) نُصْلِيهِ نَارًا:

یہاں اُس سزا کا ذکر ہے جو خودکشی کرنے پر قدرت کی طرف سے مرتب ہوتی ہے۔ کسی بات سے منع کرنے کے دو ہی طریقے ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ مخاطب کو

Marfat.com

شفقت اور رحمت سے سمجھایا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ کسی چیز کا خوف دلا کر اُسے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ قرآن نے یہ دونوں ہی طریقے اختیار کئے ہیں۔ چنانچہ اُس نے کہا کہ تم اپنی زندگی کا خاتمہ نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالےٰ تم پر رحمت کرنے والا ہے۔ یہ سمجھانے کا پہلا انداز ہے اور پھر کہا کہ ایسی حرکت پر جہنّم کی سزا ہوگی۔ یہ سمجھانے کا دوسرا طریقہ ہے۔ انسان دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو رحمت اور محبت کے واسطے سے بات کو فوراً سمجھ جاتے ہیں اور محبت کی اپیل سے آپ انہیں فوراً قائل کرسکتے ہیں۔ ان کے لئے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْماً آیا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو دھمکی خوف اور سزا ہی سے اثر پذیر ہوتے ہیں ان کے لئے قرآن نے فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ نَاراً کہا ہے۔

(۵) نُکَفِّرْ عَنْکُمْ:

اس آیت میں یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر تم گناہوں سے بچنے کی صحیح کوشش کروگے اور اپنے آپ کو بڑے بڑے گناہوں سے محفوظ رکھوگے۔ تو اس کوشش کے بعد اللہ تعالےٰ تمھاری اُن لغزشوں اور خطاؤں کو معاف فرمائے گا جو انسان سے غفلت یا بے خبری میں سرزد ہوجاتی ہیں۔ اس لئے بندے کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنی پوری کوشش اور توجہ صرف کرکے اپنی زندگی کو گناہ سے پاک رکھے اور جو اس قسم کی کوشش کرتے ہیں وہ تقریباً بڑے بڑے گناہوں سے بچ کر نکل جاتے ہیں۔ قرآن پاک یہاں پر یہ فرماتا ہے کہ جب تم پورے اخلاص سے اور فکرمندی کے ساتھ گناہوں سے بچنے کی راہ پر چل پڑوگے تو خداوند تعالےٰ کی توفیق بھی شامل حال ہوجائے گی .... اور تمھاری انسانی احتیاط کے باوجود جو معمولی خطائیں سرزد ہوں گی اللہ تعالےٰ ان کو معاف فرمائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ آیت کریمہ معافی کی کھلی چھٹی دینے کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ انسان کو کہتی

Marfat.com

ہے کہ تم اپنی طرف سے برائیوں سے بچنے کی انتہائی کوشش کرو۔ البتہ اس کوشش کے باوجود جو کمزوریاں رہ جائیں گی اُن کی معافی کی امید رکھی جاسکتی ہے۔ اس آیت کریمہ کا سابقہ مضمون کے ساتھ ربط یہ ہے کہ اوپر خودکشی سے منع کیا ہے اور یہاں اُن اسباب کی طرف اشارہ ہے جو انسانی زندگی کو مایوسی کی تاریکیوں سے بھرپور کر دیتے ہیں گناہوں کی کثرت بھی زندگی کی صبح درخشاں کو شب تار میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اس بوجھ کے نیچے انسان کی روح اس طرح پستی رہتی ہے کہ سکون قلب کی دولت چھن جاتی ہے اور پھر اس تاریک زندگی سے انسان کا دل اُکتانے لگتا ہے۔ قرآن پاک کہتا ہے کہ گناہوں کی اس ظلمت کو دھو ڈالو اور پاکیزگی اختیار کرو پھر دیکھو کہ خدا کی طرف سے اطمینان اور سکون کے خزانے کس طرح نازل ہوتے ہیں اور تم کس طرح زندگی کے اعلےٰ مقام پر پہنچائے جاتے ہو۔ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيمًا ه

(۶) وَلَا تَتَمَنَّوْا:

یہاں پریشانیاں پیدا کرنے والے اسباب کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے ایک دوسرے کے خلاف حسد، نفرت اور تلخی پیدا ہوتی ہے۔ کہ تم دوسروں کے مال و دولت کو دیکھ کر آتش حسد میں نہ جلو۔ بلکہ خداوند تعالےٰ نے ہر ایک فرد کے لئے خواہ وہ مرد ہو یا عورت دولت کمانے اور جائز طریقے سے اپنی ملکیت میں اضافہ کرنے کی گنجائش رکھی ہے۔ لہذا دوسروں کو دیکھ کر آہیں بھرنے کی بجائے تم بھی اُٹھو۔ محنت کرو اور اللہ تعالےٰ کا فضل تلاش کرو اس طرح انسان کی ایک اور بہت بڑی غلط فہمی دور کر دی گئی ہے۔ جب تک ہم دوسروں کی خوشحالی پر جلتے رہیں گے۔ ہمیں اپنی زندگی کا چین نصیب نہیں ہوسکتا لہذا اگر ہمیں مزید ضرورت ہو تو

Marfat.com

انسانوں کی طرف دیکھنے کے بجائے اللہ تعالٰی کے درِ رحمت کی طرف بڑھنا چاہیئے۔
چنانچہ فرمایا :-

وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ

ع ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں۔

Marfat.com

مَرد اور عورت

خاندان اَور مُعاشرت کی ذمّہ داریاں

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

مرد عورتوں پر نگران ہیں اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے نیز اس لئے کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک بیبیاں اطاعت کرنے والی اور شوہر کی غیر موجودگی میں اُن چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ جن کی حفاظت اللہ نے قائم کی ہے۔

اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی کا تمھیں اندیشہ ہو اُنھیں نصیحت کرو۔ اُن سے خوابگاہوں میں علیحدگی اختیار کرو اور آخر میں اُنھیں ہلکی سزا دے لو۔ پس اگر وہ تمھاری اطاعت کرنے لگیں۔ تو اُن کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ تعالےٰ بلندی اور کبریائی کا مالک ہے اور اگر تمھیں میاں بیوی کے درمیان دُوری واقع ہو جانے کا اندیشہ ہو جائے پس ایک ثالث مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک ثالث عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو۔ اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں گے تو اللہ تعالےٰ ان کے درمیان موافقت ڈال دے گا۔ بے شک اللہ تعالےٰ علیم و خبیر ہے۔

اور تم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور اس پڑوسی کے ساتھ جو نزدیک ہو اور اُس پڑوسی کے ساتھ جو دور ہو اور ہم پہلو ساتھی کے ساتھ، مسافر کے ساتھ اور اپنے مملوکوں (ماتحتوں) کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ بیشک اللہ تعالےٰ تکبّر کرنیوالے اور فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق پانچویں پارے کے تیسرے رکوع سے لیا گیا ہے)

اَلرِّجَالُ	قَوّٰامُوْنَ	عَلَى	النِّسَآءِ
مرد	نگران	پر	عورتیں
بِمَا	فَضَّلَ	اللّٰهُ	بَعْضَهُمْ
وجہ جو	فضیلت بخشی	اللہ نے	بعض - ان
عَلٰى	بَعْضٍ	وَّ	بِمَآ
پر	بعض	اور	وجہ جو
اَنْفَقُوْا	مِنْ	اَمْوَالِ	هِمْ ط
خرچ کرتے ہیں وہ	سے	مال	ان کا (اپنا)
فَ	الصّٰلِحٰتُ	قٰنِتٰتٌ	حٰفِظٰتٌ
پس	نیک عورتیں	اطاعت شعار	حفاظت کرنیوالی
لِّلْغَيْبِ	بِمَا	حَفِظَ	اللّٰهُ ط
لیے - غیر موجودگی	جو	حفاظت قائم کی ہے	اللہ تعالے نے

Marfat.com

وَ	الّٰتِیْ	تَخَافُوْنَ	نُشُوْزَ
اور	وہ عورتیں	تمہیں خوف ہو	نافرمانی
هُنَّ	فَعِظُوْ	هُنَّ	وَ
اُن کی	پس نصیحت کرو	اُن کو	اور
اهْجُرُوْ	هُنَّ	فِی	الْمَضَاجِعِ
علیحدہ ہو جاؤ	اُن سے	بیچ	خوابگاہوں
وَ	اضْرِبُوْ	هُنَّ ج	فَ
اور	مارو	اُن کو	پس
اِنْ	اَطَعْنَ	كُمْ	فَلَا
اگر	اطاعت کریں وہ	تمہاری	پس نہ
تَبْغُوْا	عَلَيْ	هِنَّ	سَبِيْلًا ط
تلاش کرو	پر	اُن	راستہ
اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيًّا	كَبِيْرًا ○
بیشک اللہ تعالےٰ	ہے	بلند	بڑا

Marfat.com

وَ	اِنْ	خِفْتُمْ	شِقَاقَ
اور	اگر	تمھیں خوف ہو	دوری
بَيْنِ	هِمَا	فَ	ابْعَثُوْا
درمیان	دونوں	پس	مقرر کرو
حَكَمًا	مِّنْ	اَهْلِ	هٖ
ثالث	سے	گھر والے	اس کے
وَ	حَكَمًا	مِّنْ	اَهْلِ
اور	ثالث	سے	گھر والے
هَا ج	اِنْ	يُّرِيْدَآ	اِصْلَاحًا
اُس (عورت)	اگر	چاہیں گے وہ	اصلاح
يُّوَفِّقِ	اللّٰهُ	بَيْنَ	هُمَا ط
موافقت ڈال دے گا	اللہ تعالے	درمیان	اُن دونوں
اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا
بے شک	اللہ تعالے	ہے	جاننے والا

Marfat.com

خَبِيْرًا ○	وَ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ
خبر رکھنے والا (باخبر)	اور	عبادت کرو	اللہ تعالےٰ کی
وَ	لَا	تُشْرِكُوْا	بِ
اور	نہ	شرک کرو	ساتھ
هٖ	شَيْـًٔا	وَّ	بِا
اُس	کچھ (چیز)	اور	ساتھ
الْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا	وَّ	بِذِي
والدین	نیک سلوک	اور	ساتھ والے
الْقُرْبٰى	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ
نزدیکی (قرابت)	اور	یتیموں	اور
الْمَسٰكِيْنِ	وَ	الْجَارِ	ذِي
مسکینوں	اور	ہمسایہ	والا
الْقُرْبٰى	وَ	الْجَارِ	الْجُنُبِ
نزدیکی	اور	ہمسایہ	دُور کا

Marfat.com

بِالْجَنْبِ		الصَّاحِبِ	وَ
پہلو	پر	ساتھی	اور
وَ	السَّبِيْلِ	ابْنِ	وَ
اور	راستہ	بیٹا	اور
كُمْ	اَيْمَانُ	مَلَكَتْ	مَا
تمہارے	دائیں ہاتھ	مالک ہوں	جو
يُحِبُّ	لَا	اللّٰهَ	اِنَّ
پسند کرتا	نہیں	اللہ تعالےٰ	بے شک
فَخُوْرًا	مُخْتَالًا	كَانَ	مَنْ
فخر کرنے والا	تکبّر کرنے والا	ہو	جو

تشریح

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ :

لفظ قَوَّامُوْنَ کا مادہ وہی ہے جو "قیام" کا ہے۔ جس کے معنے ہیں کھڑا ہونا، قائم ہونا قَوَّامُوْنَ سے مراد یہ ہے کہ مرد انتظامات اور ذمہ داریوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور معاملات کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ قرآن پاک نے عورتوں کے مقابلے میں مردوں کی کوئی جابرانہ اور قاہرانہ فوقیت تسلیم نہیں کی بلکہ معاملات کی ذمہ داری اور نگرانی کے لحاظ سے انھیں قَوَّامُوْنَ کہا ہے یہ فوقیت خاندانی زندگی کا نظم ونسق قائم رکھنے کے لئے ہے۔ جیسا کہ ملک کے حسن انتظام کے واسطے کسی ہیئت حاکمہ کا ہونا ضروری ہے اسی طرح گھر کی زندگی کو منظم اور باقاعدہ رکھنے کے لئے ایک نظام اطاعت کی ضرورت ہے۔ اس نظام میں مرد اور عورت دونوں اپنے اپنے حقوق اور اختیارات رکھتے ہیں لیکن بڑی ذمہ داری مرد کے اوپر رکھی گئی ہے۔ پس اسلام نے مرد کو ایک ذمہ دارانہ برتری عطا کی ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

(۲) بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ :

یہاں پر یہ بیان کیا ہے کہ مردوں کو عورتوں پر برتری اس لئے دی گئی کہ اللہ نے بعض کو بعض پر فطری طور پر کچھ فضیلتیں بخشی ہیں۔ مرد کی طبیعت میں عزم وہمت بلند حوصلگی اور صبر وثبات کا عنصر بہت غالب ہے۔ لیکن عورت لطیف جذبات کا پیکر ہونے کی بنا پر شدت احساس تاثر اور رقت قلبی کا مظہر ہوتی ہے۔ مشکلات اور پریشانیوں میں عورت جلد گھبرا جاتی ہے۔ گھر کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی بسا اوقات اس کے توازن مزاج میں تغیر آجاتا ہے۔ لیکن مرد ایسی چیزوں پر اکثر خاموشی

Marfat.com

اور تحمل سے کام لیتے ہیں اور سرد و گرم زمانہ کو سمجھ جاتے ہیں۔ لہذا خاندانی زندگی تا دیر قائم رہنا اور حسنِ انتظام سے چلنا اُس صورت میں زیادہ ممکن ہے جبکہ آخری ذمّہ داری مرد کے کندھوں پر ہو۔

(۳) وَبِمَآ اَنفَقُوا :

یہاں مردوں کی فوقیت کی دوسری حکمت بیان فرمائی ہے۔ شریعت اسلامیہ نے گھر کے تمام اخراجات کی ذمّہ داری مرد پر رکھی ہے۔ حق مہر وہ ادا کرتا ہے۔ نان و نفقہ وہ دیتا ہے۔ لباس اور مکان پر وہ خرچ کرتا ہے۔ غرض تمام ضروریات کی کفالت مرد کے ذمّہ ہے اور اپنے گھر پہ اوّل سے لے کر آخر تک تمام مرحلوں پر مرد ہی خرچ کرتا ہے۔ اس لئے شریعت نے نظم و نسق خانہ کی آخری ذمّہ داری مرد پہ ڈالی کیونکہ اپنے گھر کا جتنا احساس کمانے والے اور خرچ کرنے والے کو ہو سکتا ہے اتنا کسی دوسرے فرد کو نہیں ہو سکتا۔

(۴) فَالصّٰلِحٰتُ :

مردوں کی ذمّہ داری کے بعد عورتوں کی حیثیت کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا کہ نیک بیبیوں میں دو صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں (قٰنِتٰتٌ) اور دوسری صفت یہ کہ وہ حقوق اور ذمہ داریوں کی حفاظت اس وقت بھی کرتی ہیں جبکہ مرد گھر سے دور ہوتے ہیں۔ گویا حفظِ حقوق کا احساس اُن کی فطرت کا حصّہ بن چکا ہوتا ہے۔ مرد گھر پہ ہو یا گھر سے باہر ہو وہ اپنی محفوظ اور ذمّہ دارانہ روش کو برقرار رکھتی ہیں۔ (حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ

(۵) وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ :-

عام حالات میں گھر کی زندگی میں مرد اور عورت کی جو ذمّہ دارانہ حیثیت ہے اس کا بیان اوپر گذرا۔ ظاہر ہے کہ گھروں کے حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے۔ تلخی و ناراضگی کے واقعات بھی پیش آ جاتے

Marfat.com

ہیں۔ اس لئے یہاں قرآن نے یہ ہدایات بھی دی ہیں کہ ایسے ناخوشگوار مرحلوں پر تم نے معاملے کو کس طرح سنبھالنا ہے۔ پہلی چیز یہ بیان کی کہ جب تمہیں عورت کی طرف سے نافرمانی کا اندیشہ ہونے لگے تو تمہارے لئے لازم ہے کہ تم اُسے نصیحت کرو سمجھاؤ اور غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرو۔ اگر اس طرح معاملہ نہ سلجھے تو دوسرا قدم یہ ہے کہ تم اُن سے بطور ناراضگی علیحدہ ہو جاؤ۔ یعنی قرب و محبت کا اظہار عارضی طور پر روک لو۔ نیک اور معزز عورتوں کے لئے مرد کی طرف سے یہ تنبیہہ بہت کافی ہوتی ہے۔ لیکن اگر یہ تدبیر بھی ناکارگر ثابت ہو تو پھر سزا کے سوا چارہ نہیں۔ مغربی تہذیب کے پرستار، اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن نے عورتوں کو مارنے اور جسمانی سزا دینے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ہم یہ کہیں گے۔ کہ ہاں بے شک قرآن، یہ چاہتا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان اصلاح احوال کی ہر ممکن کوشش کر لی جائے۔ سب سے آخری تدبیر یعنی کچھ معمولی جسمانی سزا پر بھی عمل کر کے دیکھ لیا جائے۔ اگر حالات سُدھر گئے تو ایک مقصد عظیم حاصل ہو گا۔ آپ کی مغربی تہذیب کے کھوکھلے خوشنما نعروں کے ہم قائل نہیں ہیں۔ کہ یوں زُبان سے عورت کی بہت خوشامد کرتے رہنا، لیکن اس کے حقیقی احترام کا عالم یہ ہے کہ شوہر صاحب بلّی کو نہیں چھوڑیں گے۔ مگر بیوی کو فوراً طلاق داغ دیں گے۔

(۶) وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَیۡنِہِمَا :-

مرد اور عورت کی باہمی رنجش بعض اوقات معمولی نوعیت کی ہوتی ہے جس کی اصلاح کے لئے باہر کے لوگوں کی مداخلت درکار نہیں ہوتی۔ چنانچہ اوپر والی آیات میں میاں بیوی کی ناراضگی کا یہی مرحلہ مذکور ہے جس کی اصلاح کے لئے مرد کی ذاتی کوشش کافی سمجھی گئی ہے کہ نصیحت، اظہارِ ناراضگی اور کچھ سزا سے کام لیا جائے۔ لیکن گھر کے تنازعات کا دوسرا مرحلہ وہ ہوتا ہے۔ جہاں اصلاح کے لئے میاں بیوی کی باہمی کوشش کارگر نہ ہو سکتی ہو۔ اس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر اُمت کے لوگ یہ محسوس کریں کہ میاں بیوی میں دوری واقع ہو جائے گی تو وہ دو ثالث مقرر کریں ایک مرد کے تعلق داروں میں سے دوسرا عورت کے عزیزوں میں سے یہ دونوں ثالث مصالحت کی نیت سے کام کریں تو اللہ اُن کی کوشش

Marfat.com

میں برکت ڈالے گا۔ یہاں سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(ا) جب تک میاں بیوی کا جھگڑا آپس میں نپٹ سکتا ہو تو اُسے خود ہی طے کر لینا چاہیئے۔ دوسروں کو بتانے اور سنانے کی ضرورت نہیں۔

(ب) لیکن جب جھگڑا گھر میں نہ نمٹا جا سکے تو پھر ہمدرد مسلمان بھائیوں کے تعاون سے معاملہ سُلجھایا جائے۔ اور یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے میاں بیوی کے معاملے میں دلچسپی لے کر کشیدگی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

(ج) دو ثالثوں میں سے ایک مرد کے قرابت داروں اور دوسرا عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کیا جائے تاکہ فریقین کی شکایات کھل کر سامنے آجائیں اور دونوں طرف کے حقوق و مطالبات پر غور کیا جا سکے۔ نیز کسی کے لئے ناانصافی کا امکان نہ رہے۔

(۷) وَاعْبُدُوا اللّٰہَ :-

گھریلو معاملات کے ذکر کے ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ اللہ کی عبادت کرتے رہو یعنی دنیا کے جھمیلوں میں کچھ اس طرح مبتلا نہ ہو جاؤ کہ خدا کی یاد دِل سے جاتی رہے۔ یہ قرآنِ حکیم کا بہت پیارا اسلوبِ بیان ہے کہ وہ دنیا کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ یادِ خدا کی طرف توجّہ دلاتا چلا جاتا ہے۔

(۸) وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا :-

اوپر کی آیات میں میاں بیوی کے باہمی حقوق و معاملات کا ذکر تھا۔ اب باقی اہلِ حقوق کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم دیا جا رہا ہے۔ یہاں جن اہلِ حقوق کا ذکر ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) والدین (۲) قرابت دار (۳) یتیم بچّے (۴) نادار لوگ
(۵) ہمسائے (۶) ساتھی (۷) مسافر (۸) مملوک یا ماتحت۔ قرآن نے ہمسائے کی

Marfat.com

دو قسمیں بیان کی ہیں نزدیک والا یعنی جو عُرف عام میں بھی ہمسایہ کہلاتا ہے اور دور والا یعنی محلے اور گلی کا وہ شخص بھی ہمسایہ ہے جس کا مکان اگرچہ آپ کے مکان سے ملحق نہیں لیکن وہ آبادی کے لحاظ سے آپ ہی کے علاقے میں رہ رہا ہے۔ اس طرح قرآن پاک نے تمام اہل محلہ کو ہمسایوں میں شامل کیا ہے۔ ساتھی کے لئے الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ یعنی رفیقِ سفر رفیقِ کار، ہم جماعت یہ سب حُسنِ سلوک کے مستحق ہیں۔ مملوکوں اور ماتحتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور اُن سے حُسن سلوک کرنا قرآن اور حدیث میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے جو شخص اپنے مملوک سے بوجھ ہلکا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کا بوجھ ہلکا فرمائے گا۔

(۹) لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا :

جو لوگ اہل حقوق کے حق ادا نہیں کرتے اور مخلوق کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش نہیں آتے وہ واقعی بہت بڑے مغرور اور متکبر انسان ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں فرماتا۔

Marfat.com

Marfat.com

ادائے امانت

مرکزِ اطاعت

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

بے شک اللہ تعالےٰ تمھیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے اہل کے سپُرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلے کرو تو عدل کے ساتھ فیصلے کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں بہتر نصیحت فرماتا ہے۔ بیشک وہ سب کچھ سُننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ اے اہلِ ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور اُن اہلِ امر کی جو تم میں سے ہوں۔ پس اگر کِسی چیز میں تمھارا اختلاف ہو جائے سو اُسے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی (اصول) بہتر ہے اور اِسی کا نیک انجام ہے۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

یہ سبق پانچویں پارے کے پانچویں رکوع کی آخری دو آیات مشتمل ہے

اِنَّ	اللّٰهَ	یَاْمُرُ	کُمْ
بے شک	اللہ تعالےٰ	حکم دیتا ہے	تم کو
اَنْ	تُؤَدُّوا	الْاَمٰنٰتِ	اِلٰٓی
یہ کہ	سپرد کرو	امانتیں (ذمہ داری کی چیزیں)	طرف (تک)
اَهْلِهَا	وَ	اِذَا	حَکَمْتُمْ
اہل۔ انکے	اور	جب	فیصلے کرو تم
بَیْنَ	النَّاسِ	اَنْ	تَحْکُمُوْا
درمیان	لوگوں	یہ کہ	فیصلے کرو
بِالْعَدْلِ	اِنَّ	اللّٰهَ	نِعِمَّا
ساتھ۔ انصاف/ عدل	بے شک	اللہ تعالےٰ	بہترین
یَعِظُکُمْ	بِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ
نصیحت کرتا ہے تم کو	ساتھ۔ اس	بے شک	اللہ تعالےٰ

Marfat.com

كَانَ	سَمِيْعًا	بَصِيْرًا ۝	يٰٓاَيُّهَا
ہے	سُننے والا	دیکھنے والا	اے
اَلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ
وہ جو کہ	ایمان لائے	اطاعت کرو تم	اللہ تعالےٰ کی
وَ	اَطِيْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَ
اور	اطاعت کرو	رسول کی	اور
اُولِى	الْاَمْرِ	مِنْكُمْ	فَاِنْ
والے	امر (حکومت)	سے تم	پس اگر
تَنَازَعْتُمْ	فِىْ	شَيْءٍ	فَرُدُّوْهُ
جھگڑ پڑو تم	میں	چیز	پس لوٹاؤ اسکو
اِلَى	اللّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلِ
طرف	اللہ تعالےٰ	اور	رسول
اِنْ	كُنْتُمْ	تُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ
اگر	ہو تم	ایمان رکھتے	ساتھ ۔ اللہ تعالےٰ

Marfat.com

وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	ذٰلِكَ
اور	دن	آخرت	یہ
خَيْرٌ	وَ	اَحْسَنُ	تَاْوِيْلًا ۝
بہتر ہے	اور	اچھا	انجام

Marfat.com

تشریح

(۱) الامٰنٰتِ :

امانت سے عام طور پر وہ رقمیں یا سامان وغیرہ مراد لیا جاتا ہے، جو کسی شخص کی حفاظت میں رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ آیت اس مفہوم پر بھی شامل ہے۔ لیکن امانت کا وسیع تر مفہوم بھی یہاں مُراد ہے اور وہ یہ ہے کہ ذمّہ داری کے تمام اہم مقامات اور خدمات امانت ہی کی قبیل سے ہیں۔ گویا حکم یہ ہے کہ جو چیزیں بطورِ امانت تمہارے پاس رکھی ہوں۔ اُنہیں بہ حفاظت اُن کے مالکوں تک پہنچاؤ۔ نیز زندگی میں جو خدمت اور کام تمہارے سپُرد ہے اُسے پوری امانت داری سے سرانجام دو۔ جو شخص اپنا فرض منصبی ٹھیک ادا نہیں کرتا وہ امانت دار کہلانے کا مستحق نہیں اور اسی طرح قومی اور اجتماعی خدمات چونکہ امانت کی حیثیت رکھتی ہیں اس لئے اُنھیں ایسے لوگوں کے سپُرد کرنا چاہیئے۔ جو حقِ امانت ادا کرنے کے اہل ہوں جس قوم نے ذِمّہ داری کے منصب نا اہلوں کو دیئے وہ قوم امن اور ترقی کبھی حاصل نہیں کر سکتی۔

(۲) حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ :

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان قوم کو انسانوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے کے لئے اٹھایا گیا تھا۔ اسی لئے قرآن نے مسلمانوں سے کہا کہ لوگوں کے درمیان عدل سے فیصلے کرنا۔ مسلمانوں نے قانون کی ترتیب و تدوین اور عدلیہ کے نظم و نسق کے سلسلے میں جو عظیم کارنامے سرانجام دیئے وہ دنیا کی قوموں کے لئے قابلِ تقلید ثابت ہوئے۔ عدلیہ اور انتظامیہ کی علیحدگی کا تصوّر دوسری قوموں نے تہذیب کے موجودہ مراحل پر پہنچکر اختیار کیا ہے۔ لیکن مُسلمانوں کے ہاں یہ چیز آج سے پونے چودہ سو برس پہلے عملی طور پر قائم کی گئی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ جیسے پُر جلال خلفاء اپنی ماتحت عدالتوں کے بلانے پر قاضی کے سامنے پیش ہوتے اور فریادی کے ساتھ کٹہرے میں کھڑے ہوتے۔ دوسری طرف بین الاقوامی قانون

Marfat.com

کی تشکیل بھی سب سے پہلے اسی قوم نے کی۔ اسلامی حکومت کے سائے میں عرب اور عجم کی لاتعداد ایسی قومیں زندگی بسر کرتی تھیں جو نسل، وطنیت اور مذہب کے لحاظ سے آپس میں انتہائی مختلف تھیں لیکن مسلمانوں کے نظامِ عدل کے پیشِ نظر کسی قوم کو شکایات کا موقع نہ تھا۔ یہ وہ مسلمان تھے جنہوں نے اس آیت کی عملی تفصیل دنیا میں قائم کی۔ کہاں اقوامِ عالم کے درمیان نظامِ عدل کامیابی سے برقرار رکھنا اور کہاں آجکل کی یہ کیفیت کہ مسلمانوں کو خود باہمی خلفشاروں سے فرصت نہیں۔

(۳) اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ :

قرآن پاک نے اَطِیْعُوا کا لفظ یہاں دوبارہ استعمال کیا ہے۔ یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کرو لیکن جہاں تک اہلِ امر کی اطاعت کا تعلق ہے سو وہاں اطیعوا کا لفظ دہرایا نہیں گیا۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ اہلِ امر کی اطاعت اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کے ضمن میں ہے۔ گویا قانون اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی طرف سے ہے۔ لیکن چونکہ اس کے چلانے کے لئے اہلِ امر کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اُن کی اطاعت دراصل اُس قانون کی اطاعت ہوگی۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اطاعتِ رسولؐ اپنی ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے کیونکہ بہت سے احکام ایسے ہیں جن کی تفصیل قرآن بیان نہیں کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اُن کو مفصّل بیان کیا اور عملاً قائم کیا۔ ایسے احکام اگرچہ قرآن میں مذکور نہیں لیکن وہ مسلمانوں کے واسطے قانون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ خود قرآن نے **اطیعوا اللہ** کے بعد **اطیعوا الرسول** بھی کہا ہے جو چیز قرآن سے ثابت ہو وہ بھی قانون ہے اور جو چیز سنّتِ نبویؐ سے ثابت ہو وہ بھی قانون ہے اور ان دونوں کی اطاعت مسلمان کے لئے لازمی ہے۔

(۴) فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ :

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر مسلمانوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو اس میں اللہ اور اللہ کے رسولؐ

Marfat.com

کے فیصلے کی طرف رجوع کرنا ضروری ہوگا۔ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے سوا اور کوئی اس حیثیت میں نہیں کہ اس کی بات کو قانون تصور کیا جائے۔ یہاں پر اس امر کی وضاحت ہوگئی کہ مسلمانوں کے حکمران محض اپنی رائے کو قانون نہیں بنا سکتے بلکہ قانون کے لئے کتاب و سنّت کے سرچشموں کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

Marfat.com

Marfat.com

خونِ مسلم

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کر دے۔ اس کی سزا جہنم ہے۔ جس میں اُسے ہمیشہ رہنا ہوگا نیز اس پر اللہ تعالےٰ کا غضب اور اللہ تعالےٰ کی لعنت ہے۔ اور آخرت میں اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

یہ سبق پانچویں پارے کے دسویں رکوع کی دوسری آیت سے شروع ہوتا ہے

وَ مَنْ	يَّقْتُلْ	مُؤْمِنًا	مُّتَعَمِّدًا
اور جو	قتل کرے	کسی مومن کو	جان بوجھ کر
فَجَزَآءُ	هٗ	جَهَنَّمُ	خٰلِدًا
پس بدلہ	اس کا	جہنم	ہمیشہ رہنے والا
فِيْهَا	وَ	غَضِبَ	اللّٰهُ
میں - اُس	اور	ناراض ہوا	اللہ تعالےٰ
عَلَيْهِ	وَ	لَعَنَهٗ	وَ
پر - اُس	اور	لعنت کی - اس کو	اور
اَعَدَّ	لَهٗ	عَذَابًا	عَظِيْمًا
تیار کیا	لیئے - اُس	عذاب	بڑا

Marfat.com

احکامِ الٰہی کا تمسخر

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

بے شک اللہ نے کتاب میں یہ فرمان نازل کیا ہے کہ جب تم احکام الٰہی کا انکار ہوتا ہوا اور تمسخر ہوتا ہوا سنو تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو تاوقتیکہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہوں۔ ورنہ تم بھی اُن جیسے ہی شمار ہوگے۔ بے شک اللہ سب منافقوں اور کافروں کو جہنّم میں اکٹھا کرے گا۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق پانچویں پارے کے رکوع ع ۱۷ کے آخر پر ملے گا)

وَ	قَدْ	نَزَّلَ	عَلَيْكُمْ
اور	بے شک	نازل فرمایا	پر تم
فِي	الْكِتٰبِ	اَنْ	اِذَا
میں	کتاب	یہ کہ	جب
سَمِعْتُمْ	اٰيٰتِ	اللّٰهِ	يُكْفَرُ
سنو تم	احکام	اللہ تعالیٰ	کفر / انکار کیا جاتا ہے
بِ هَا	وَيُسْتَهْزَءُ	بِ هَا	فَلَا
ساتھ اُن کا اُن	تمسخر اڑایا جاتا ہے	ساتھ اُن / کا اُن	پس نہ
تَقْعُدُوْا	مَعَهُمْ	حَتّٰى	يَخُوْضُوْا
بیٹھو	ساتھ اُن	یہانتک کہ	مشغول ہوں

Marfat.com

فِي	حَدِيثٍ	غَيْرِهِ	إِنَّكُمْ
میں	بات	علاوہ / سوا اس	بے شک - تم
إِذًا	مِّثْلُهُمْ	إِنَّ	اللّٰهَ
تو (اس وقت)	مثل - اُن کی	بے شک	اللہ تعالےٰ
جَامِعُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	الْكٰفِرِيْنَ
جمع کرنے والا	منافقوں	اور	کافروں

فِيْ	جَهَنَّمَ	جَمِيْعًا ○
میں	جہنم / دوزخ	سب کے سب

Marfat.com

تشریح

---

(۱) فَلَا تَقْعُدُوْا :

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے لیے ایسی محفل میں بیٹھنا حرام ہے جہاں احکام الٰہی کا انکار کیا جا رہا ہو یا ان کا تمسخر اڑایا جا رہا ہو۔

(۲) حَتّٰی یَخُوْضُوْا :

اگر موضوع گفتگو بدل جائے اور کفر و استہزاء کے بجائے کوئی اور بات شروع ہو جائے تو پھر وہاں بیٹھنا منع نہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کے ساتھ بیٹھنے کی ممانعت اس وقت ہے جبکہ وہ شریعت کا تمسخر اڑاتے ہوں یا کسی طریقے سے مسلمان کی دینی حمایت کو مجروح کیا جاتا ہو۔ اگر عام دنیا کی باتیں ہو رہی ہوں یا کوئی کاروباری معاملہ ہو یا مذہبی گفتگو ہی ہو تو بیٹھنے میں ممانعت نہیں۔ اگر کسی مسلمان کو یہ اعتماد ہو کہ وہ ایسی کسی محفل میں بیٹھ کر رنگِ محفل کو بدل ڈالے گا اور گفتگو کا رُخ اسلام کے حق میں موڑ لے گا اور دوسروں پر اثر انداز ہو گا تو اس صورت میں بیٹھنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن (پسندیدہ) بھی ہے۔ لیکن اگر آپ اس حیثیت میں نہیں ہیں کہ ایسی گفتگو کا رخ تبدیل کر سکیں بلکہ آپ کو خاموش رہنا پڑے گا اور دین کے خلاف باتیں سننی پڑیں گی تو پھر وہاں سے اٹھ جانا لازم ہے۔ کیونکہ اگر خاموشی سے سب کچھ سُنا تو پھر قرآن کے الفاظ میں یہ سننے والا بھی ان ہی کے حکم میں ہو گا جو تمسخر اڑا رہے ہیں۔

Marfat.com

صراطِ مستقیم کیا ہے؟

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

آپ اعلان فرمایئے! آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تمہارے لیۓ منع کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو۔ اور (حکم یہ ہے کہ) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے خوف سے ہلاک نہ کرو۔ ہم ہی تمھیں اور انھیں روزی عطا کرتے ہیں۔ ظاہر اور پوشیدہ بے حیائیوں کے نزدیک نہ جاؤ اور انسانی جان کو ہلاک نہ کرو۔ جس کا اللہ نے احترام قائم کیا ہے۔ سوا اس صورت کے جو قانون حق کے مطابق ہو۔ اللہ نے تمہیں یہ تلقین کی ہے تاکہ تم سمجھو۔

یتیم کے مال کے قریب تک نہ پھٹکو۔ ماسوا، اس صورت کے، کہ تم ان کی تربیت کے لیۓ کوئی طریقہ اختیار کرلو جو نہایت بہتر ہو حتیٰ کہ یتیم اپنے سن تمیز کو پہنچے۔ تم ناپ اور تول میں پوری دیانت سے کام لو ہم انسانی استطاعت کے مطابق ہی تکلیف شرعی (ذمہ داری) عائد کرتے ہیں۔ اور جب تم بات کہو تو انصاف کی کہو۔ اگرچہ مخاطب تعلق دار ہو اور اللہ کے وعدے کو پورا کر دو یہ تمہارے لیۓ اس کی طرف سے وصیت ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرسکو۔ بیشک یہی صراط مستقیم ہے پس تم اس کی پیروی کرو اور مختلف راستوں کی پیروی نہ کرنا۔ کہ وہ تمھیں خدا کی راہ سے دور ڈال دیں گے۔ یہ تمہارے لیۓ اللہ کی طرف سے ہدایت ہے تاکہ تم تقوے اختیار کرو۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق سورۂ انعام، آٹھویں پارے کے چھٹے رکوع پر ملے گا)

قُلْ	تَعَالَوْا	اَتْلُ	مَا
آپ کہہ دیجئے	آگے آؤ	تلاوت کروں / پڑھوں میں	جو
حَرَّمَ	رَبُّكُمْ	عَلَيْكُمْ	اَلَّا
حرام کیا ہے	پروردگار تمہارے	پر - تم	یہ کہ نہ
تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْئًا	وَّ
شرک کرو تم	ساتھ - اس	کچھ	اور
بِالْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا	وَلَا تَقْتُلُوْٓا	اَوْلَادَكُمْ
ساتھ - والدین	نیک سلوک	اور - نہ - قتل کرو تم	اولاد - تمہاری
مِنْ	اِمْلَاقٍ	نَحْنُ	نَرْزُقُكُمْ
سے	تنگدستی	ہم	رزق دیتے ہیں ۔ تم کو
وَ	اِيَّاهُمْ	وَلَا	تَقْرَبُوا
اور	اُن کو	اور نہ	قریب جاؤ

Marfat.com

الْفَوَاحِشَ	مَا ظَهَرَ	مِنْهَا	وَ
بے حیائی والے کاموں کے	جو - ظاہر ہوں	سے - اُن	اور
مَا	بَطَنَ ج	وَ	لَا
جو	پوشیدہ	اور	اور / نہ
تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِیْ	حَرَّمَ
قتل کرو	جان	جو کہ	حرام کی / احترام قائم کیا ہے
اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ ط	ذٰلِكُمْ
اللہ تعالٰے نے	مگر	ساتھ / حق	یہ
وَصّٰكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ۝
وصیت کی - تم کو	ساتھ - اس	تاکہ - تم	سمجھو
وَ	لَا	تَقْرَبُوْا	مَالَ
اور	نہ	قریب جاؤ	مال
الْيَتِيْمِ	اِلَّا	بِا	لَّتِیْ
یتیم	مگر	ساتھ	وہ جو کہ

Marfat.com

يَبْلُغَ	حَتّٰى	اَحْسَنُ	هِيَ
پہنچے وہ	حتیٰ کہ	بہترین	وہ
اَوْفُوا	وَ	هٗ ۚ	اَشُدَّ
پورا کرو	اور	اس کی	مضبوطی
بِا	الْمِيْزَانَ	وَ	الْكَيْلَ
ساتھ	وزن	اور	ناپ
نَفْسًا	نُكَلِّفُ	لَا	الْقِسْطِ ۚ
کسی جان کو	تکلیف دیتے ہم	نہیں	انصاف
اِذَا	وَ	وُسْعَهَا ۚ	اِلَّا
جب	اور	گنجائش اس کی	مگر
لَوْ	وَ	فَاعْدِلُوْا	قُلْتُمْ
اگرچہ	اور	پس عدل کرو۔ تم	بات کہو۔ تم
وَ	قُرْبٰى ۚ	ذَا	كَانَ
اور	قرابت	والا	ہو

Marfat.com

بِعَهْدِ	اللّٰهِ	اَوْفُوْا	ذٰلِكُمْ
کو عہد	اللہ کا	پورا کرو	یہ
وَصّٰكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﻻ
وصیت کی تم کو	ساتھ اس	تاکہ ۔ تم	نصیحت حاصل کرو
وَ	اَنَّ	هٰذَا	صِرَاطِيْ
اور	بیشک	یہ	راستہ میرا
مُسْتَقِيْمًا	فَاتَّبِعُوْهُ	وَلَا	تَتَّبِعُوا
سیدھا	پس پیروی (اتباع) کرو اسکی	اور نہ	پیروی کرو
السُّبُلَ	فَتَفَرَّقَ	بِكُمْ	عَنْ
راستے	پس دور کر دیں گے	کو ۔ تم	سے
سَبِيْلِهٖ	ذٰلِكُمْ	وَصّٰكُمْ	بِهٖ
راستہ اُسکا	یہ	نصیحت کی تم کو	اس کی
	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ	
	تاکہ ۔ تم	تقوےٰ اختیار کرو	

Marfat.com

تشریح

(۱) **اَلَّا تُشْرِکُوْا:**

ان آیات کریمہ میں صراطِ مستقیم کی تشریح کی جا رہی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے اعتقادی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ توحید کو برقرار رکھنے کے لئے شرک سے بچنا ضروری ہے۔ گویا صراطِ مستقیم کی ابتدا اعتقاد کی مضبوطی اور اصلاح سے ہوتی ہے۔

(۲) **وَبِالْوَالِدَیْنِ:**

اعتقاد کے ساتھ دوسری چیز عمل ہے۔ عمل کے سلسلے میں پہلے حقوق العباد کا ذکر کیا۔ چنانچہ یہاں والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا جاتا ہے۔

(۳) **وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ:**

والدین کے بعد اولاد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تنگدستی کے اندیشے سے اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو کیونکہ رزق کی ذمہ داری خداوند تعالیٰ پر ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جاندار کی روزی کا ذمہ اپنے پر رکھا ہے۔ (دیکھئے بارہویں پارے کی پہلی آیت) معلوم ہوا کہ تنگدستی کے خوف سے قتل اولاد کا راستہ اختیار کرنا اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ قدرت کے خزانے بے شمار ہیں۔ سچی جستجو مسلسل محنت اور جوشِ عمل درکار ہے۔ یہ انسان کی خطرناک تنگ نظری ہے کہ وہ رزقِ خداوندی کے خزانوں کو ختم ہوتا ہوا تصور کرے۔ تلاش اور محنت سے نئی کائناتیں

Marfat.com

اور اُن دیکھے جہان عطا ہو سکتے ہیں۔

ع ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

آج انسانی دنیا کی بدنصیبی یہ ہے کہ حضرت انسان کاوش اور کوشش سے جی چرانے لگا ہے اور زندگی کی آسائشوں نے اُسے سہولت پسند بنا دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تلاش رزق میں جانفشانی کرنے کی بجائے انسانی آبادی کو کم کرنے کی سکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔

(۴) وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا :

بات انصاف کی کرو۔ یہ ہدایت اُن لوگوں کے لئے بھی ہے جو عدلیہ کے شعبے سے متعلق ہوں اور عام مسلمانوں کے لئے بھی ہے کہ زندگی کے ہر مرحلے پر انصاف کو مدِنظر رکھو۔ دو چیزیں، حق و انصاف کے راستے سے ہٹانے کا عموماً باعث بنتی ہیں

۱۔ جب معاملہ کسی دشمن سے درپیش ہو تو دشمنی کی ضد، انسان کو انصاف پسندی سے مانع ہوتی ہے اس وقت ہم یہ نہیں دیکھتے کہ انصاف کیا کہتا ہے بلکہ ہم یہ سوچتے ہیں کہ دشمن قابو میں ہے۔ اگلی پچھلی کسر نکال لیں۔ اس موقع کے لئے قرآن کہتا ہے۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُوا : (مائدہ : ۱۱ پ ع ۶)

"اور کسی گروہ کی دشمنی تمہیں انصاف کا دامن چھوڑنے پر آمادہ نہ کردے"

۲۔ جب معاملہ کسی تعلق والے کے ساتھ ہو تو وہاں اس کے تعلق اور قرابت کی رعایت رکاوٹ بنتی ہے۔ اور انصاف کی بات کہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس موقع کے لئے قرآن کا یہ حکم ہے

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ

اور جب تم بات کہو تو انصاف کرو اگرچہ معاملہ قرابت والے سے ہو۔

(۵) وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا

اور یہ ہے میرا سیدھا راستہ : ان آیات میں صراطِ مستقیم

Marfat.com

کی تشریح کردی گئی ہے۔ صراطِ مستقیم کی دعا ہم اپنی ہر نماز میں کرتے ہیں۔ آیئے ایک نظر دیکھیں کہ قرآن اس راستے کے کیا کیا نشان بتاتا ہے ۱۔ شرک نہ کرو ۲۔ والدین سے حسنِ سلوک ۳۔ اولاد کی بہی خواہی ۴۔ رزق کے معاملے میں خدا پر بھروسہ ۵۔ مخفی اور علانیہ بے حیائیوں سے رک جانا ۶۔ قتل نہ کرنا ۷۔ یتیم کا مال نہ کھانا بلکہ اس کی احسن طریقے سے نگرانی کرنا ۸۔ ناپ تول کو پورا کرنا ۹۔ انصاف کی بات کرنا ۱۰۔ اللہ سے کیئے ہوئے وعدوں کو نبھانا۔ زندگی کے مسافر کو چاہیئے کہ وہ خوب غور سے دیکھ لے کہ آیا اُسے اپنے راستے میں یہ نشان ہر منزل پر دکھائی دیتے ہیں یا کہ نہیں اگر دکھائی دیتے ہوں تو وہ صراطِ مستقیم پر ہے۔ اُسے خدا سے استقامت کی دعا مانگنی چاہیئے۔ اگر یہ نشان نظر نہیں آتے تو وہ خدا کا راستہ نہیں بلکہ نفس اور شیطان کا راستہ ہے۔ جس پر چلنے سے منزل کبھی ہاتھ نہ آسکے گی۔ لہٰذا جو منزل پہ پہنچنا چاہتے ہیں انہیں ابتدائے سفر سے ہی سیدھی راہ اختیار کرنی چاہیئے اور ادھر اُدھر لے جانے والی ٹیڑھی راہوں سے کنارہ کش ہو جانا چاہیئے۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ

خدا تعالیٰ نے کہا "یہ میری طرف لانے والا سیدھا راستہ ہے (صراطِ مستقیم ہے) پس اس کی پیروی کرو اور متفرق راستوں کی پیروی نہ کرو۔ کہ وہ تمہیں اس کی راہ سے دور ڈال دیں گے۔

○

مدینے والے

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

ہم نے قومِ مدین کی طرف اُن کے بھائی (اسی قوم کے ایک فرد) حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ حضرت شعیبؑ نے کہا: اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم آسودہ حال ہو اور مجھے اندیشہ ہے کہ اگر تم نے اصلاح نہ کر لی تو تم پر ہر طرف سے گھیر لینے والا عذاب آ جائیگا۔

اے میری قوم تم ناپ اور تول نہایت انصاف سے پورا کیا کرو۔ لوگوں کو سودا کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد پھیلانے والے بنکر نہ رہو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو، تو اللہ کی جانب سے بچنے والا مال تمہارے لئے بہتر ہے اور میں تمہارا محافظ نہیں بنایا گیا۔

وہ بولے اے حضرت شعیب کیا تمہاری نماز ہمیں اس بات کا حکم دے گی کہ ہم اپنے آبائی معبود چھوڑ دیں یا یہ کہ اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں۔ بیشک تم تو حلم والے اور سیدھی راہ پر چلنے والے ہو۔ حضرت شعیبؑ نے کہا اے میری قوم تمہارا کیا خیال ہے (کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے) اگر میں اپنے پروردگار کی عطا کردہ ہدایت پر ہوں۔ اور اُس نے مجھے اچھی روزی بھی عطا کی۔

اور جس چیز سے میں تمہیں روکتا ہوں۔ اُس ضمن میں مَیں تم سے مخالفت بھی کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ جہانتک مجھ سے ہو سکے، اصلاح ہی چاہتا ہوں۔ میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اُسی پر میں بھروسہ رکھتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور اے میری قوم تمہیں میری مخالفت اس حد تک مجرم نہ بنا دے کہ تم پر عذاب آ جائے جیسا کہ حضرت نوحؑ۔ حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ کی قوموں پر آیا۔ اور یہ قوم لوط کی بات تو تم سے کچھ دُور نہیں۔

اور تم اپنے گناہوں کی اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو۔ پھر اُس کے حضور میں توبہ پیش کرو۔ پس تم دیکھو گے کہ میرا پروردگار رحم فرمانے والا اور پیار کرنے والا ہے۔ وہ بولے اے شعیب ہمیں تمہاری اکثر باتوں کی سمجھ

Marfat.com

نہیں آتی اور ہم تمہیں اپنے درمیان ایک کمزور فرد پاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر تمہارے قبیلے کا خیال نہ ہوتا تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور تم ہمارے نزدیک کچھ بھی معزز نہیں ہو۔

حضرت شعیب نے کہا اے میری قوم کیا تمہارے نزدیک میرا قبیلہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ عزیز ہے۔ اور اللہ کو تو تم نے بالکل نظر انداز ہی کر دیا ہے۔ حالانکہ میرا پروردگار تمہارے اعمال کو خوب جاننے والا ہے۔

اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کرو۔ میں بھی کام کرتا ہوں۔ سو تم عنقریب جان لوگے کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ اور انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ سو جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے حضرت شعیبؑ اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت کے ساتھ بچالیا۔ اور ان ظالموں کو ایک خوفناک آواز نے آلیا۔ پس وہ اپنے گھروں میں مر کر رہ گئے۔ ان کی ہلاکت کا منظر ایسا تھا کہ گویا وہ ان بستیوں میں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ بلاشک قوم مدین پر ہلاکت آگئی۔ جیسے کہ قوم ثمود پر آچکی تھی۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق سورۂ ہود، بارہویں پارے کے آٹھویں رکوع سے شروع ہوتا ہے)

وَ	اِلٰى	مَدْيَنَ	اَخَا
اور	طرف	مدین (قوم)	بھائی
هُمْ	شُعَيْبًا ط	قَالَ	يٰقَوْمِ
ان کے	حضرت شعیب	کہا	اے - میری قوم
اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ
عبادت کرو	اللہ تعالےٰ کی	نہیں	لئے - تمہارے
مِنْ	اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ ط	وَلَا
سے	معبود	سوا اس	اور - نہ
تَنْقُصُوا	الْمِكْيَالَ	وَالْمِيزَانَ	اِنِّيْٓ
کم کرو	ناپ	اور - تول	بے شک - میں
اَرٰكُمْ	بِخَيْرٍ	وَّ	اِنِّيْٓ
دیکھتا ہوں - تمکو	آسودہ حالی میں	اور	بیشک - میں

Marfat.com

اَخَافُ	عَلَيْـ	ـكُمْ	عَذَابَ
خوف رکھتا ہوں	پر	تم	عذاب
يَوْمٍ	مُّحِيْطٍ ○	وَ	يٰقَوْمِ
دن	گھیرنے والا	اور	اے میری قوم
اَوْفُوا	الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ
پورا کرو تم	ناپ	اور	تول
بِالْقِسْطِ	وَ	لَا	تَبْخَسُوا
ساتھ - انصاف	اور	نہ	کم کرو
النَّاسَ	اَشْيَآءَ	هُمْ	وَ
لوگوں	چیزیں	اُن کی	اور
لَا	تَعْثَوْا	فِي	الْاَرْضِ
نہ	پھرو تم	میں	زمین
مُفْسِدِيْنَ	بَقِيَّتُ	اللّٰهِ	خَيْرٌ لَّكُمْ
فساد کرنے والے	باقی ماندہ	اللہ تعالےٰ	بہتر - لئے تمہارے

Marfat.com

اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	وَمَآ
اگر	ہو - تم	ایمان رکھنے والے	اور - نہیں
اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ ○	قَالُوْا
میں	پر - تم	محافظ	اُنہوں نے کہا
يٰشُعَيْبُ	اَصَلٰوتُكَ	تَاْمُرُكَ	اَنْ نَّتْرُكَ
اے حضرت شعیب	کیا - نماز - تمہاری	حکم دیتی ہے تم کو	یہ کہ - چھوڑدیں ہم
مَا يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَآ	اَوْ اَنْ	نَّفْعَلَ
جو عبادت کرتے تھے	باپ دادا ہمارے	یا - یہ کہ	کریں ہم
فِيْٓ	اَمْوَالِنَا	مَا نَشٰٓؤُا ط	اِنَّكَ
میں	مال ودولت - اپنے	جو چاہیں ہم	بے شک آپ
لَاَنْتَ	الْحَلِيْمُ	الرَّشِيْدُ ○	قَالَ
تم	بردبار	رشد والے	کہا
يٰقَوْمِ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ
اے - میری قوم	کیا - دیکھتے ہو - تم	اگر	ہوں میں

Marfat.com

عَلٰی	بَیِّنَۃٍ	مِّنْ	رَّبِّیْ
پر	واضح دلیل	سے	پروردگار میرا
وَ	رَزَقَنِیْ	مِنْہُ	رِزْقًا
اور	رزق دیا ہے مجھکو	سے اُس	رزق
حَسَنًا ط	وَمَآ	اُرِیْدُ	اَنْ
اچھا	اور نہیں	چاہتا ہیں	یہ کہ
اُخَالِفَکُمْ	اِلٰی	مَا	اَنْھٰکُمْ
مخالفت کروں۔ تمہاری	طرف	جو	منع کرتا ہوں میں۔ تمکو
عَنْہُ ط	اِنْ	اُرِیْدُ	اِلَّا
سے۔ اُس	نہیں	چاہتا ہیں	مگر
الْاِصْلَاحَ	مَا اسْتَطَعْتُ ط	وَمَا	تَوْفِیْقِیْٓ
بہتری کرنا	جہانتک اُستطاعت رکھتا ہوں میں	اور نہیں	توفیق۔ میری
اِلَّا	بِاللّٰہِ ط	عَلَیْہِ	تَوَکَّلْتُ
مگر	ساتھ۔ اللہ	پر۔ اس	بھروسہ رکھتا ہوں میں

Marfat.com

وَ	اِلَيْهِ	اُنِيْبُ ۝	وَ يٰا
اور	پر - اس	رجوع کرتا ہوں میں	اور - اے
قَوْمِ	لَا	يَجْرِمَنَّكُمْ	شِقَاقِيْٓ
میری قوم	نہ	آمادہ کرے تمکو	مخالفت - میری
اَنْ	يُّصِيْبَكُمْ	مِّثْلُ	مَا
یہ کہ	آئے - تم پر	طرح	جو
اَصَابَ	قَوْمَ	نُوْحٍ	اَوْ
آیا	قوم	حضرت نوح	یا
قَوْمَ	هُوْدٍ	اَوْ	قَوْمَ
قوم	حضرت ہود	یا	قوم
صٰلِحٍ ؕ	وَمَا	قَوْمُ	لُوْطٍ
حضرت صالح	اور نہیں	قوم	حضرت لوط
مِّنْكُمْ	بِبَعِيْدٍ ۝	وَ	اسْتَغْفِرُوْا
سے - تم	دور	اور	معافی مانگو

Marfat.com

رَبَّ كُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْٓا	اِلَيْهِ
پروردگار اپنا	پھر	توبہ پیش کرو	طرف ۔ اُس
اِنَّ	رَبِّيْ	رَحِيْمٌ	وَّدُوْدٌ ٥
بیشک	رب ۔ میرا	رحم فرمانے والا	محبت کرنے والا
قَالُوْا	يَا شُعَيْبُ	مَا	نَفْقَهُ
اُنہوں نے کہا	اے شعیب	نہیں	سمجھتے ۔ ہم
كَثِيْرًا	مِّمَّا	تَقُوْلُ	وَ
بہت سے (باتیں)	سے ۔ جو	کہتے ہو تم	اور
اِنَّا	لَنَرٰكَ	فِيْنَا	ضَعِيْفًا
بے شک ہم	دیکھتے ہیں ہم تمہیں	ہیں ۔ ہم	کمزور
وَ	لَوْ	لَا	رَهْطُكَ
اور	اگر	نہ (ہوتا)	قبیلہ ۔ تمہارا
لَرَجَمْنٰكَ	وَ مَا	اَنْتَ	عَلَيْنَا
ضرور ۔ سنگسار کر دیتے ہم ۔ تمہیں	اور ۔ نہیں	تم	ہم پر

Marfat.com

أَرَهْطِيٓ	يٰقَوْمِ	قَالَ	بِعَزِيزٍ ○
کیا ۔ قبیلہ ۔ میرا	اے ۔ میری قوم	کہا	عزت والا (پیارا)
اللّٰهِ	مِنَ	عَلَيْكُمْ	أَعَزُّ
اللہ	سے	پر ۔ تم	زیادہ عزیز ہے
إِنَّ	ظِهْرِيًّا ط	وَرَآءَكُمْ	وَاتَّخَذْتُمُوهُ
بے شک	نظر انداز کی ہوئی چیز	پیچھے ۔ اپنے	اور کر دیا ہے ۔ اس کو
مُحِيطٌ ○	تَعْمَلُونَ	بِمَا	رَبِّي
گھیرنے والا	عمل کرتے ہو تم	کو ۔ جو	پروردگار میرا
عَلٰى	اعْمَلُوا	يٰقَوْمِ	وَ
پر	کام کرو	اے ۔ میری قوم	اور
سَوْفَ	عَامِلٌ ط	إِنِّي	مَكَانَتِكُمْ
عنقریب	کام کرنیوالا ہوں	بیشک میں	جگہ ۔ تمہاری
عَذَابٌ	يَأْتِيهِ	مَنْ	تَعْلَمُونَ
عذاب	آتا ہے ۔ اس پر	کون	تم جان لوگے

Marfat.com

يُخْزِيهِ	وَمَنْ	هُوَ	كَاذِبٌ ط
رسوا کردے اُس کو	اور کون	وہ	جھوٹا
وَ	ارْتَقِبُوا	إِنِّي	مَعَكُمْ
اور	انتظار کرو	بے شک میں	ساتھ - تمہارے
رَقِيبٌ ○	وَ	لَمَّا	جَاءَ
انتظار کرنے والا	اور	جب	آگیا
أَمْرُنَا	نَجَّيْنَا	شُعَيْبًا	وَ
حکم - ہمارا	ہم نے نجات دے دی	حضرت شعیب کو	اور
الَّذِينَ	آمَنُوا	مَعَهُ	بِرَحْمَةٍ
وہ جو کہ	ایمان لائے	ساتھ - اُن کے	سے - رحمت
مِنَّا	وَأَخَذَتِ	الَّذِينَ	ظَلَمُوا
سے - ہم	اور - آ پکڑا	ان لوگوں کو	ظلم کیا
الصَّيْحَةُ	فَأَصْبَحُوا	فِي	دِيَارِهِمْ
ایک خوفناک آواز	پس - ہو گئے وہ	میں	گھروں اُن کے

Marfat.com

جٰثِمِيْنَ ۝	كَاَنْ	لَّمْ	يَغْنَوْا
بے جان	گویا کہ	نہیں	آباد ہوئے
فِيْهَا ؕ	اَلَا	بُعْدًا	لِّ
میں ۔ ان	خبردار	ہلاکت	لیے
مَدْيَنَ	كَمَا	بَعِدَتْ	ثَمُوْدَ ۝
قوم مدین	جیسے	ہلاک ہوئی	قوم ثمود

۝

Marfat.com

تشریح

(۱) اَخَاھُمْ :-

قوم مدین کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو نبی بناکر بھیجا گیا۔ حضرت شعیب قوم مدین ہی کے ایک فرد تھے اسی لئے اُنہیں مدین والوں کا بھائی کہا گیا۔ یعنی اُن کی قوم کا ایک فرد۔ کسی قوم کی رہنمائی کے لئے اُسی قوم میں سے ہی کسی کو نبوت کا منصب عطا ہوتا تھا۔ کیونکہ اپنی قوم کے فرد کو لوگ مکمل طریقے سے جانتے ہوتے ہیں۔ اور اُس کی سیرت قوم کے سامنے عیاں ہوتی ہے۔ چنانچہ انبیاء کی طرف سے اپنی قوموں کو یہ چیلنج ہوتا تھا کہ وہ اُن کی زندگی کو دیکھتے رہے ہیں۔ اور اُن کی عمریں اُن ہی میں گزریں ہیں۔ تو اُس زندگی کو دیکھتے ہوئے کیا وہ جرأت کر سکتے ہیں کہ انبیاء کو ایک جھوٹا یا بناوٹ کرنے والا انسان سمجھیں۔

(۲) اُعْبُدُوا اللّٰہَ :

یہاں سے حضرت شعیب کا اپنی قوم سے خطاب شروع ہوتا ہے۔ سب سے پہلے آپ نے کہا کہ تم صرف خدائے برحق کی عبادت کرو۔ جھوٹے معبودوں کی عبادت اور اطاعت چھوڑ دو۔ یہ دینِ حق کی پہلی بنیاد ہے۔ چنانچہ انبیاء کی تعلیم یہیں سے شروع ہوتی ہے۔

(۳) لَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ :

اب حضرت شعیب نے اُن خرابیوں پر تنبیہہ شروع کی جو اُن کے زمانے میں اُن کی قوم میں راہ پا چکی تھیں۔ اُن کی قوم کے اکثر لوگ تجارت پیشہ تھے لیکن وہ انتہائی بد دیانتی سے کام لیتے۔ ناپ تول میں کمی کرتے۔ لین دین میں دھوکا کرتے اور لوگوں کی حق تلفی کرتے تھے۔ جب حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی

Marfat.com

قوم کی یہ حالت دیکھی تو آپ نے اُنھیں ان حرکتوں پر ٹوکا اور نہایت دردمندی کے ساتھ سمجھایا کہ یہ روش تباہی کی طرف لے جانے والی ہے۔

(۴) وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ :

اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم کر کے نہ دو۔ سودے میں کمی کرنے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ ناپ تول میں دھوکا کیا جائے۔ اور دوسری صورت یہ ہے۔ کہ سودے میں ملاوٹ کی جائے۔ مثلاً اگر دودھ میں ایک چوتھائی پانی ملا دیا گیا ہو۔ تو گاہک کو سیر کی بجائے ۱۲ چھٹانک پہنچے گا۔ اس فقرے کے وسیع مفہوم کے پیش نظر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ قوم مدین ملاوٹ کے جرم کا ارتکاب بھی کرتی ہو۔

(۵) وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ :

اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ معلوم ہوا کہ معاشی اور اقتصادی معاملات میں بددیانتی کرنے سے فتنہ و فساد کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم کا یہ فرمان بالکل صحیح ہے۔ ایسی حرکتوں سے معاشی ناہمواری جنم لے کر معاشرے میں عدم توازن کی خطرناک صورت پیدا کر دیتی ہے۔ جس کے نتیجے میں جرائم فروغ پانے لگتے ہیں۔ اس طرح قوم کے چند بددیانت افراد اپنی لوٹ کھسوٹ سے پوری قوم کو تباہی کا نشانہ بنا دیتے ہیں یہی وجہ تھی کہ حضرت شعیب نے اُن لوگوں سے کہا کہ تم ہی وہ لوگ ہو۔ جو خدا کی زمین میں فتنہ کی ابتری پھیلا رہے ہو۔ تم ان حرکتوں سے باز آجاؤ۔ تاکہ لوگ چین سے جی سکیں۔

(۶) بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ :

اس فقرے سے دو باتیں سمجھی جا سکتی ہیں ایک یہ کہ حضرت شعیب نے قوم سے کہا کہ جب تم لین دین میں بددیانتی چھوڑ دو گے سو اُس کے بعد صرف حلال اور طیب کمائی باقی رہے گی۔ اور اس میں کچھ نقصان کی بات نہیں۔ یہ پاک کمائی اللہ کی طرف سے ہو گی اور یہ یقیناً خیر و برکت سے پُر ہو گی۔ دوسری بات یہ

Marfat.com

کہی گئی ہے۔ کہ دیانتداری پر عمل کرنے سے وقتی طور پر کچھ نقصان تو ہوگا لیکن اِس عمل پر تم خدا کی طرف سے بہت بڑے اجر و ثواب کے مستحق ہو جاؤ گے۔ جو تمہارے لئے یقیناً خیر ہی خیر ہے اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ بشرطیکہ تم خدا کے وعدوں پر یقین وایمان رکھنے والے ہو۔ کاروبار اور لین دین میں دیانت و امانت کے اصولوں پر کاربند رہنا کاروبار کے لئے بظاہر ضرر رساں معلوم ہوتا ہے۔ انسان یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس طرح دُگنے کے تگنے چوگنے نہ بن سکیں گے اور منفعت اندوزی کی رفتار نہایت سُست پڑ جائے گی۔ جبکہ فریب کاری سے بہت جلد دولت کے انبار اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ واقعہ ہے۔ کہ ایسی بددیانت قوم کی تجارتی ساکھ بالآخر فنا ہو جاتی ہے۔ اور دنیا میں بے اعتباری کی بنا پر ان کے کاروبار کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔ لیکن دیانتداری سے تجارت کرنے والے گو وقتی طور پر بہت بڑا نفع نہیں کما سکتے۔ لیکن ایک وقت آتا ہے کہ تجارت کی منڈیوں میں اُن کی بااصولی اور ایمانداری کا سکّہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور اُن پر تجارت کی ترقی کے دروازے چاروں طرف سے کھل جاتے ہیں اور پھر لطف یہ ہے کہ یہ کمائی حلال اور طیب بھی ہوتی ہے گویا اسلام کی راہ پہ چل کر دنیا کی بھلائیاں بھی نصیب ہوتی ہیں اور آخرت کی برکتیں بھی ملتی ہیں۔

(۷) قَالُوْا يٰشُعَيْبُ :

اب قوم حضرت شعیب علیہ السلام کے پیغام کو جھٹلاتی ہے۔ انہوں نے طنزاً کہا کہ کیا تم نے نمازوں سے یہ سیکھا ہے۔ کہ ہمیں اپنے خداؤں کی عبادت سے روکنے لگو۔ اور آزادانہ کاروبار پر ٹوکنے لگو۔ گویا حضرت شعیب علیہ السلام کے پیغام کے دونوں اجزا کا انہوں نے انکار کر دیا۔ پہلا جزیہ ہے کہ خدائے واحد کی عبادت کرو اور دوسرا جز یہ تھا کہ کاروبار ایمانداری سے کرو۔ پہلے جزو کے مقابلے میں انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ دیں اور دوسرے کے مقابلے میں یہ کہا کہ کیا ہم اپنے کاروبار اپنی مرضی کے مطابق نہ چلائیں۔ آپ روکنے ٹوکنے والے کون ہیں۔ آگے دوسری طنز انہوں نے یہ کی کہ آپ تو بڑے حلیم و رشید، بُردبار اور راست رو تھے۔ گویا قوم یہ کہنا چاہتی تھی

Marfat.com

بڑے نیک اور بیدھے سادے انسان تھے ۔ اب یہ دفعتاً آپ کو کیا ہو گیا ہے ؟ کہ آپ نے ہماری زندگی کے معاملات میں دخل دینا شروع کر دیا ہے ۔ گویا اُن کے نزدیک نیکی اور راستی یہی تھی کہ ایک شخص چپ چاپ کہیں کونے میں ٹھکانے لگا بیٹھا رہے اور الگ تھلگ اپنے حال میں مگن رہے ۔ لیکن جب کوئی اُن کی خرابیوں اور کوتاہیوں پر اُنہیں متنبہ کرنے کے لئے اُٹھا تو اُن کے نزدیک اسی دن سے اس کی نیکی اور سلامت روی ختم ہو گئی ۔ مگر حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنے مضبوط طرزِ عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ نیکوں اور حق پرستوں کا اصل منصب ہی یہ ہے ۔ کہ وہ اپنی قوم کو بھی نیکی کی دعوت دیں ۔ اُنہیں تباہیوں سے بچائیں اور حقیقی کامیابی کا راستہ اُن پہ واضح کر دیں ۔ چنانچہ شدید ترین مخالفتوں کے باوجود اور بھیانک خطرات مول لے کر بھی حضرت شعیبؑ اپنے اس فرض کو ادا کرتے رہے ۔

(۸) قَالَ يٰقَوْمِ :

حضرت شعیب علیہ السلام قوم کو سمجھاتے ہیں کہ تمہاری خواہش یہ معلوم ہوتی ہے کہ میں تمہیں یہ پیغام سنانا چھوڑ دوں لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا ۔ تم خود غور کرو کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک روشنی عطا فرمائی ہے جس سے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم تباہی کی طرف جا رہے ہو ۔ تو کیا اس صورت میں یہ میرا فرض نہیں کہ میں تمہیں متنبہ کروں ۔ نیز میں کسی دنیوی لالچ کے لئے یہ کام نہیں کر رہا ۔ مجھے تو خداوندِ کریم نے بہت عمدہ روزی عطا کر رکھی ہے ۔ رَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۔ اِس فقرے میں یہ اشارہ بھی کر دیا کہ روزی بددیانتی کے طریقوں پر موقوف نہیں ہے ۔ ایمانداری کے اصولوں پر کاربند رہنے کے باوجود رزق عطا ہوتا ہے اور خوب عطا ہوتا ہے اور اِس کی مثال میری زندگی میں دیکھ لو ۔

(۹) عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ :

چونکہ پیغامِ حق سنانے پر قوم حضرت شعیب کی مخالفت میں اِس حد تک پہنچ چکی تھی ، کہ وہ چاہتے تھے کہ حضرت شعیب کو مجبور کر کے اس کام سے روک دیا جائے ۔ اِس کے مقابلے میں آپ نے فرمایا کہ میں یہ

Marfat.com

کام کرتا چلا جاؤں گا کسی خطرے یا نقصان کے خیال کو دل میں جگہ نہیں دوں گا۔ میرا بھروسہ خدا پر ہے اور میں اپنی مشکلات میں اس کے دربار میں گڑگڑاؤں گا۔

(۱۰) لَا یَجْرِمَنَّکُمْ :

یہاں حضرت شعیب نے ضد اور ہٹ دھرمی سے بھری ہوئی قوم کو کہا کہ دیکھو میرے خلاف یہ ضدبازی خود تمہیں نقصان پہنچائے گی۔ ضد اور تعصب کی نگاہ حقائق اور واقعات کو بھی غلط رنگ میں دیکھتی ہے اور دن کے اُجالے کی طرح چمکنے والی صداقتوں کا انکار بھی کر دیتی ہے۔ یہی کیفیت قوم شعیب میں پیدا ہو چکی تھی۔ وہ ٹھنڈے دل سے کبھی غور نہ کرتے تھے کہ آخر اللہ کا یہ نیک بندہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس لئے انہیں تنبیہ کی گئی کہ یہ مخالفت اور ضد پرستی کہیں تمہارا بھی وہ انجام نہ کر دے جو اس سے پہلے قوم نوح، قوم ہود، قوم صالح اور قوم لوط کا ہو چکا ہے۔ خاص کر قوم لوط کی اُجڑی ہوئی بستیاں تو تم سے کچھ دور نہیں ہیں۔ تم خود اپنی آنکھوں سے اُن کا عبرتناک انجام دیکھ سکتے ہو۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام گذری ہوئی قوموں کے حالات اور انسان کی گذشتہ تاریخ کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ لیکن وہ تاریخی حالات کو افسانوں کی طرح پیش نہیں کرتے بلکہ ان عبرتوں اور بصیرتوں کی طرف اشارہ فرماتے ہیں جو تاریخ کے بے پایاں سمندر میں روشنی کے میناروں کی طرح جگمگا رہی ہوتی ہیں۔

(۱۱) مَا نَفْقَهُ کَثِیْرًا :

حضرت شعیب کے اس پُردرد اور چپ کرا دینے والے خطاب کے جواب میں قوم صرف یہ کہہ سکی کہ ہم تو آپ کی باتیں سمجھ نہیں سکتے گو حقیقت تو یہی تھی کہ ان کی عقل پر پتھر پڑے ہوئے تھے اور اُن کی سوجھ بوجھ رخصت ہو چکی تھی۔ لیکن اپنی طرف سے انہوں نے یہ فقرہ اپنی ناسمجھی کے اعتراف کے لئے نہیں بولا تھا بلکہ انہوں نے حضرت شعیب پر یہ طنز کی کہ تمہاری باتوں میں کچھ معقولیت دکھائی نہیں دیتی اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہتے رہتے ہو۔ وہ ایک طالب علم کی طرح نہیں بولے تھے جو واقعی ایک مشکل بات کو

Marfat.com

زیادہ وضاحت سے سمجھنا چاہتا ہو بلکہ وہ ایک مغرور اور سر پھرے انسان کی طرح بولے جو کسی بات کو حقارت سے ٹھکرا رہا ہو۔ چنانچہ اُس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا۔ کہ ہم تو تمہیں ایک کمزور اور بے قدر انسان تصور کرتے ہیں۔

(۱۲) یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا :

جب حضرت شعیب علیہ السلام نے محسوس کیا کہ قوم ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتی تو آپ نے فرمایا اچھا اگر تم نہیں سمجھتے تو تمہارے اعمال کے نتائج خود بخود تمہارے سامنے آ جائیں گے اور تم پر عیاں ہو جائے گا کہ کون سچا تھا اور کون جھوٹا۔ اس کے بعد آخر میں قرآن حکیم نے اُس عذاب کا ذکر کیا ہے جو اس قوم پہ آیا جس نے اللہ کے نبی حضرت شعیب علیہ السلام کی درد بھری آواز پہ کان نہ رکھے تھے۔ اور جنہوں نے نبوت کی تعلیم کو اپنی عقل کے مقابلے میں ہیچ سمجھا۔

Marfat.com

Marfat.com

والدین

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

تمہارے پروردگار کا حکم ہے کہ بس تم اُسی کی عبادت کرو اور والدین سے نیک سلوک کرو۔ اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے ہوں تو نہ اُنہیں اُف کہو اور نہ جھڑکو بلکہ اُن سے نہایت کریمانہ بات کرو۔

نیز والدین کے سامنے مہربانی کے ساتھ اطاعت کے بازو جھکا دو اور دُعا کرو اے پروردگار تو ان پہ رحم فرما۔ کہ انہوں نے مجھے اُسوقت پالا جبکہ میں ناتواں تھا۔ تمہارا پروردگار تمہارے دِل کی بات کو جانتا ہے۔ سو اگر تم نکوکار ہو گے۔ تو وہ اُن بندوں کی ضرور مغفرت فرماتا ہے۔ جو اس کی طرف لوٹنے والے ہوتے ہیں۔ اور تم قرابت داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حق ادا کرو اور فضول خرچی بالکل نہ کرو۔ فضول خرچی کرنیوالے شیطانوں کے ساتھی ہیں اور شیطان خدا کا ناشکر گزار ہے۔

اور اگر تم ان مستحقین سے رحمت الٰہی کی تلاش اور اُمید رکھتے ہوئے وقتی طور پر مُنہ پھیر رہے ہو۔ تو اُن سے نرم بات کہو۔ اپنا ہاتھ نہ بالکل سمیٹ لو اور نہ بالکل پھیلا دو۔ ورنہ تمہیں ملامت کی جائے گی اور حسرت اُٹھاؤ گے۔ یہ تمہارا پروردگار ہی ہے۔ کہ جس کے لئے چاہتا ہے۔ رزق کشادہ کرتا ہے۔ اور وہی سمیٹتا بھی ہے۔ بے شک وہی اپنے بندوں سے باخبر اور اُن کو دیکھنے والا ہے

اپنی اولاد کو تنگدستی کے خوف سے قتل نہ کر ڈالو۔ ہم ہی اُنہیں اور تمہیں رزق دیتے ہیں سو اُن کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے اور بدکاری کے قریب تک نہ جاؤ۔ کہ یہ بے حیائی اور بُرائی کا راستہ ہے۔ اور اُس جان کو جس کا اللہ نے احترام قائم کیا ہو قتل نہ کرو۔ مگر قانون کے مطابق اور جو ظلم سے مارا جائے۔ سو ہم نے اُس کے سرپرست کو اختیار دیا ہے۔ پس وہ قتل میں زیادتی نہ کرے۔ بے شک اُس کی مدد کی گئی ہے۔ اور یتیم کے مال کو نہ چھوؤ۔ مگر وہ طریقہ اختیار کرو۔ جو بہترین ہو۔ اُس وقت تک کہ یتیم

Marfat.com

ِسن تمیز کو پہنچ جائے۔ اور وعدے پورے کیا کرو۔ بے شک وعدے کے بارے میں پرسش ہوگی۔ جب ماپو تو پورا ماپو اور تولو تو سیدھے ترازو سے تولو۔ اسی میں بہتری اور انجام کی اچھائی ہے اور جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اُس کے پیچھے نہ پڑو۔ کیونکہ کان، آنکھ اور دل سب کے بارے میں پرسش ہوگی۔ اور زمین میں اِترا کر نہ چلا کرو۔ کہ تم نہ زمین کو چیر دو گے اور نہ بلندی دقامت، میں پہاڑوں تک پہنچو گے ان میں سے ہر بری چیز تمہارے پروردگار کو ناپسندیدہ ہے۔ یہ وہ حکمت ہے۔ جو تمہارے مئے تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی گئی ہے۔ اور دیکھو خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنا لینا۔ ورنہ ملامت اور ذلت کے ساتھ جہنم میں گرائے جاؤ گے۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق سورۃ بنی اسرائیل - پندرھویں پارے کے تیسرے رکوع پر ملے گا -)

وَ	قَضٰى	رَبُّ	كَ
اور	فیصلہ کیا	پروردگار	تمھارے
اَنْ	لَا	تَعْبُدُوْٓا	اِلَّآ
یہ کہ	نہ	عبادت کرو	مگر
اِيَّاهُ	وَ	بِ	الْوَالِدَيْنِ
اسی کی	اور	ساتھ	والدین
اِحْسَانًا	اِمَّا	يَبْلُغَنَّ	عِنْدَ
نیک سلوک	اگر	پہنچے	پاس
كَ	الْكِبَرَ	اَحَدُ	هُمَآ
تمہارے	بڑھاپے کو	ایک	ان دونوں
اَوْ	كِلٰهُمَا	فَلَا	تَقُلْ
یا	دونوں	پس نہ	کہو

لَ	هُمَآ	اُفٍّ	وَّلَا
کو	اُن دونوں	اُف	اور نہ
تَنْهَرْ	هُمَا	وَقُلْ	لَّهُمَا
جھڑکو	اُن کو	اور کہو	کو اُن دونوں
قَوْلًا	كَرِيْمًا	وَ	اخْفِضْ
بات	نرم	اور	جھکا دو
لَ	هُمَا	جَنَاحَ	الذُّلِّ
لیے	اُن دونوں	بازو	اطاعت نرمی اور عاجزی
مِنَ	الرَّحْمَةِ	وَ	قُلْ
سے	رحمت	اور	کہو
رَّبِّ	ارْحَمْ	هُمَا	كَمَا
اے میرے رب	رحم فرما	ان پہ	جیسے کہ
رَبَّيَا	نِيْ	صَغِيْرًا	رَبِّ
پالا انہوں نے	مجھ کو	چھوٹا	پروردگار

Marfat.com

كُمْ	أَعْلَمُ	بِمَا	فِي
تمہارا	خوب جاننے والا ہے	جو کچھ	میں
نُفُوْسِ	كُمْ	اِنْ	تَكُوْنُوْا
دلوں	تمہارے	اگر	ہو تم
صٰلِحِيْنَ	فَ	اِنَّ	هٗ
نیکوکار	پس	بے شک	وہ
كَانَ	لِ	لْاَوَّابِيْنَ	غَفُوْرًا ○
ہے	لئے	رجوع کرنیوالے	بخشنے والا
وَ	اٰتِ	ذَا	الْقُرْبٰى
اور	دو	والا	قرابت
حَقَّ	هٗ	وَالْمِسْكِيْنَ	وَ
حق	اس کا	اور مسکین	اور
ابْنَ	السَّبِيْلِ	وَ	لَا
بیٹا	راستہ	اور	نہ

Marfat.com

تُبَذِّرْ	تَبْذِيرًا ○	إِنَّ	الْمُبَذِّرِيْنَ
فضول خرچی کرو	کسی قسم کی فضول خرچی	بیشک	فضول خرچی کرنیوالے
كَانُوْٓا	إِخْوَانَ	الشَّيٰطِيْنِ	وَ
ہیں	بھائی	شیطان	اور
كَانَ	الشَّيْطٰنُ	لِ	رَبِّ
ہے	شیطان	لئے	پروردگار
هٖ	كَفُوْرًا ○	وَ	إِمَّا
اس کا	نافرمان	اور	اگر
تُعْرِضَنَّ	عَنْ	هُمُ	ابْتِغَآءَ
منہ پھیرو تم	سے	اُن	تلاش کرتے ہوئے
رَحْمَةٍ	مِّنْ	رَّبِّ	كَ
رحمت	سے	رب	تمہارا
تَرْجُوْ	هَا	فَ	قُلْ
امید رکھتے ہوئے	اُس کی	پس	کہو

Marfat.com

لَّ	هُمْ	قَوْلًا	مَّيْسُوْرًا ۝
لئے	اُن	بات	نرم ۔
وَ	لَا	تَجْعَلْ	يَدَكَ
اور	نہ	رکھو تم	ہاتھ تمہارا
مَغْلُوْلَةً	اِلٰى	عُنُقِ	كَ
بندھا ہوا	طرف	گردن	تمہاری
وَ	لَا	تَبْسُطْ	هَا
اور	نہ	پھیلاؤ	اُس
كُلَّ	الْبَسْطِ	فَ	تَقْعُدَ
سب	پھیلانا	پس	بیٹھو گے تم
مَلُوْمًا	مَّحْسُوْرًا ۝	اِنَّ	رَبَّكَ
ملامت کئے ہوئے	حسرت زدہ	بے شک	رب تمہارا
يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِ	مَنْ
فراخ کرتا ہے	رزق	لئے	جس

Marfat.com

يَشَآءُ	وَ	يَقۡدِرُ ؕ	اِنَّهٗ
چاہتا ہے	اور	سمیٹتا ہے	بے شک
هٗ	كَانَ	بِ	عِبَادِ
وہ	ہے	سے	بندوں
هٖ	خَبِيۡرًا	بَصِيۡرًا ﴿۷﴾	وَ
اپنے	باخبر	دیکھنے والا	اور
لَا	تَقۡتُلُوۡۤا	اَوۡلَادَ	كُمۡ
نہ	قتل کرو	اولاد	اپنی
خَشۡيَةَ	اِمۡلَاقٍ ؕ	نَحۡنُ	نَرۡزُقُ
ڈر	تنگدستی	ہم	رزق دیتے ہیں
هُمۡ	وَ	اِيَّاكُمۡ ؕ	اِنَّ
اُن کو	اور	تم کو	بے شک
قَتۡلَ	هُمۡ	كَانَ	خِطۡاً
قتل کرنا	اُن کو	ہے	گناہ

Marfat.com

كَبِيْرًا ○	وَ	لَا	تَقْرَبُوا
بڑا	اور	نہ	قریب جاؤ
الزِّنٰىٓ	اِنَّ	هٗ	كَانَ
بدکاری	بے شک	وہ	ہے
فَاحِشَةً ط	وَسَآءَ	سَبِيْلًا ○	وَ
بے حیائی	اور برا ہے	راستہ	اور
لَا	تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِىْ
نہ	قتل کرو	جان	جس کا
حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ ط
احترام قائم کیا	اللہ تعالےٰ نے	مگر	حق یا قانون کے ساتھ
وَ	مَنْ	قُتِلَ	مَظْلُوْمًا
اور	جو	قتل کیا جائے	ظلم سے
فَ	قَدْ	جَعَلْنَا	لِ
پس	بے شک	مقرر کیا ہم نے	لئے

Marfat.com

وَلِیِّ	هٖ	سُلْطٰنًا	فَ
سرپرست	اُس کے	اختیار	پس
لَا	یُسْرِفْ	فِّیْ	الْقَتْلِ
نہ	زیادتی کرے	میں	قتل کرنے میں
اِنَّ	هٗ	كَانَ	مَنْصُوْرًا
بے شک	وہ	ہے	مدد کیا ہوا
وَ	لَا	تَقْرَبُوْا	مَالَ
اور	نہ	قریب جاؤ	مال
الْیَتِیْمِ	اِلَّا	بِالَّتِیْ	هِیَ
یتیم کے	مگر	ساتھ جو کہ	اُس
اَحْسَنُ	حَتّٰی	یَبْلُغَ	اَشُدَّ
بہتر ہو	یہاں تک کہ	پہنچے وہ	مضبوطی کی عمر
هٗ ص	وَ	اَوْفُوْا	بِالْعَهْدِ
اُس کی	اور	پورا کرو تم	وعدہ

Marfat.com

اِنَّ	الْعَهْدَ	كَانَ	مَسْئُوْلًا ○
بے شک	وعدہ	ہے	سوال کیا ہوا
وَ	اَوْفُوا	الْكَيْلَ	اِذَا
اور	پورا کرو تم	ماپ	جبکہ
كِلْتُمْ	وَزِنُوْا	بِ	الْقِسْطَاسِ
ماپو تم	اور تولو	ساتھ	ترازو
الْمُسْتَقِيْمِ ط	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	وَّاَحْسَنُ
سیدھا	یہ	بہتر	اور اچھا ہے
تَاْوِيْلًا ○	وَلَا	تَقْفُ	مَا
انجام	اور نہ	پیچھا کرو	اُس چیز کا
لَيْسَ	لَكَ	بِـ	ـهٖ
نہیں	تمہیں	کا	اُس
عِلْمٌ ط	اِنَّ	السَّمْعَ	وَ
علم	بے شک	کان	اور

Marfat.com

الْبَصَرَ	وَ	الْفُؤَادَ	كُلُّ
آنکھ	اور	دل	ہر ایک
أُولٰٓئِكَ	كَانَ	عَنْ	ـهُ
ان	ہے	سے	اُس
مَسْئُوْلًا ○	وَ	لَا	تَمْشِ
سوال کیا ہوا	اور	نہ	چلو تم
فِی	الْاَرْضِ	مَرَحًا	اِنَّ
میں	زمین	اتراتے ہوئے	بے شک
كَ	لَنْ	تَخْرِقَ	الْاَرْضَ
تو	ہرگز نہیں	چیر دو گے	زمین کو
وَ لَنْ	تَبْلُغَ	الْجِبَالَ	طُوْلًا ○
اور ہرگز نہیں	پہنچو گے تم	پہاڑوں کی	بلندی
كُلُّ	ذٰلِكَ	كَانَ	سَيِّئُهٗ
ہر	یہ	ہے	بُرائی

Marfat.com

ٗه	عِنْدَ	رَبِّ	كَ
اُس کی	نزدیک	پروردگار	تمہارے
مَكْرُوْهًا ○	ذٰلِكَ	مِمَّا (مِنْ مَا)	
ناپسندیدہ	یہ	سے	جو
اَوْحٰٓى	اِلَيْـ	ـكَ	رَبُّ
وحی کی	طرف	تمہارے	پروردگار
كَ	مِنَ	الْحِكْمَةِ ط	وَ
تمہارے	سے	حکمت	اور
لَا	تَجْعَلْ	مَعَ	اللّٰهِ
نہ	اختیار کرو	ساتھ	اللہ تعالےٰ
اِلٰهًا	اٰخَرَ	فَتُـ	ـلْقٰى
معبود	دوسرا	پس	گرائے جاؤ گے
فِىْ	جَهَنَّمَ	مَلُوْمًا	مَّدْحُوْرًا ○
میں	جہنم	ملامت کیا ہوا	راندہ ہوا

Marfat.com

تشریح

(۱) وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا:

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کا مضمون اسی ترتیب سے قرآنِ حکیم میں متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے۔ ہمارے اس نصاب میں بھی گذشتہ اسباق میں اس مضمون پر تشریحی نوٹ گزر چکے ہیں۔ اس سبق میں قرآنِ حکیم والدین سے نیک برتاؤ کے متعلق کچھ مزید تفصیل بیان فرماتا ہے۔ اور اسی کی طرف ان حواشی میں اشارے کئے جائیں گے۔

(ا) ان آیات میں والدین کے بڑھاپے کے ایام کا خاص ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اُن سے حُسنِ سلوک کی تاکید صرف اسی زمانے سے خاص ہے بلکہ بڑھاپے کا خاص ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ اس عمر میں مزاج کی نزاکت اور طبیعت کی کمزوری کی بنا پر والدین چھوٹی چھوٹی باتوں پر اڑ جاتے ہیں۔ اُن پر جذبات کا اثر گہرا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات وہ اولاد کی صحیح بات کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ چونکہ یہ مرحلہ زیادہ پُرخطر ہے اور اسی میں والدین کی ناراضگی کے زیادہ مواقع پیش آتے ہیں۔ اس لئے بڑھاپے کی عمر کا قرآن حکیم خاص طور پر ذکر فرماتا ہے۔

(ب) دوسری بات یہاں یہ فرمائی ہے۔ کہ والدین کو اُف کا کلمہ نہ کہو۔ عربی میں یہ کلمہ مخاطب کی کسی بات پر ناپسندیدگی اور رنجش کا اظہار کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ مثلاً زید کو اگر بکر کی کوئی بات ناگوار گزرے گی۔ تو وہ رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے۔ اُسے کہے گا۔ **اُفٍّ لَّکَ** (تم پر افسوس ہے) اس لحاظ سے ارشاد ربانی کا مطلب یہ ہوا۔ کہ اگر والدین کی کوئی بات تمہیں ناپسند معلوم ہو تو اپنی ناپسندیدگی کا اظہار اس طرح ہرگز نہ کرو۔ جسمیں نفرت کا کچھ پہلو شامل ہو۔ اور والدین کے دل کو دکھ پہنچ سکتا ہو۔

Marfat.com

(ج) تیسرا ارشاد یہ ہے۔ کہ انھیں جھڑکو نہیں (لَا تَنْهَرْهُمَا) یعنی کسی معاملے پر یا بسلسلۂ گفتگو کے دوران والدین کے ساتھ سخت کلامی سے پیش آنا جائز نہیں۔

(د) چوتھا حکم یہ دیا۔ کہ والدین سے نرمی اور محبت کی کریمانہ گفتگو کرو۔ کریمانہ گفتگو کا مفہوم یہ ہے کہ گفتگو میں لطف و مدارات کے ساتھ ساتھ اس اعزاز و احترام کا بھی خیال رکھا جائے۔ جو والدین کے شایانِ شان ہے۔

(۲) وَقُلْ رَّبِّ :

آخر میں حکم دیا کہ والدین کے لئے یوں دعا بھی کیا کرو۔ "اے میرے پروردگار ان پر رحم فرما جیسے انھوں نے بچپن کی ناتوانی میں مجھ پر رحمت اور شفقت کی" گویا یہ بات سمجھائی گئی کہ اطاعت اور حسنِ سلوک کی مسلسل کوششوں کے باوجود والدین کا حق خدمت کا حقہ' ادا نہیں ہو سکتا اس لئے اولاد کو چاہیئے کہ وہ فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ والدین کے حق میں دعا بھی مانگے۔ کہ اے خالق جو کچھ مجھ سے ممکن ہے وہ تو میں کرتا ہوں لیکن ماں باپ کے احسانات کا بدلہ چکانا میرے بس میں نہیں۔ تو میری طرف سے انہیں جزائے خیر عطا کر اور ان پر رحمتوں کی بارش برسا۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے لئے دعا کا یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیئے۔

(۳) وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا :

اس آیت میں پہلے یہ فرمایا ہے۔ قرابت داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حق ادا کرو۔ پھر یہ فرمایا کہ فضول خرچی نہ کرو۔ (لا تبذر)

مضمون کی اس ترتیب سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ حقوق اور ذمہ داریوں کو ادا کرنا اور ان کی طرف متوجہ رہنا فضول خرچی کی راہ سے بچا لیتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہ جو فضول خرچیوں میں لطف محسوس کرنے لگیں وہ حقوق اور فرائض کو مشکل ہی سے ادا کرتے ہیں نیز اسراف و تبذیر یعنی فضول خرچی کی تعریف بھی معلوم ہو گئی۔ لیعنی کہ حقوق اور ذمہ داری کے مقامات کی طرف سے غافل ہو جانا اور بے جا طریقوں سے

Marfat.com

دولت برباد کرنے رہنا تبذیر ہے۔ آگے دوسری آیت میں فرمایا ہے۔ فضول خرچی کرنیوالے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان پروردگار کا ناشکرگزار ہے۔ ذرا غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کتنے ناانصاف ہیں جو اہلِ حقوق کی حاجت مندی کا کچھ خیال نہیں کرتے مثلاً اُن کے والدین، بہن بھائی، بیوی بچے اور قرابت والے خواہ کتنے ہی ضرورت مند ہوں۔ فضول خرچ انسانوں کو اُن پہ کچھ رحم نہ آئے گا۔ اور وہ اپنی ہی عیش افروزیوں میں مگن رہیں گے۔ یہ شیطنیت نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی کو خدا کی ناشکرگذاری بھی کہا ہے۔ کیونکہ دولت خدا کی ایک نعمت ہے جو حقوق و فرائض ادا کرنے اور اطاعت و نیکی کو فروغ دینے کے لئے عطا ہوتی ہے۔ لہذا جو لوگ اِس نعمت کو صحیح مقام سے ہٹا کر غلط مقام پر ضائع کرتے ہیں نعمت خداوندی کے ساتھ ناشکرگزاری کا برتاؤ برتتے ہیں۔ اور سب سے بڑا ناشکرگزار شیطان ہے۔ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا۔

(۴) وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ :-

یہاں یہ فرمایا ہے کہ اگر اہلِ حقوق کے حق ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو انسان کو ایک طرف یہ نیّت رکھنی چاہیئے۔ کہ جب بھی رحمتِ خداوندی شاملِ حال ہو گی۔ تو سب حقوق و فرائض ادا کئے جائیں گے۔ اور دوسری طرف اُن حاجت مندوں کے ساتھ خوش کلامی اور خوش خلقی سے پیش آنا چاہیئے۔ جو اپنی حاجات کے سلسلے میں تمہارے پاس پہنچتے ہوں۔

(۵) وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ :

اِس آیت میں مال و دولت خرچ کرنے کے سلسلے میں میانہ روی کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا نہ اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لو اور نہ بالکل ہی کھلا چھوڑ دو۔ گردن کے ساتھ ہاتھ باندھ دینے سے محاورۂ عرب کے مطابق مُراد یہ ہے کہ بخل سے کام لیا جائے۔ یعنی جائز ضرورت پر بھی خرچ نہ کیا جائے۔ اور ہاتھ کھلا چھوڑ دینے سے اسراف و تبذیر مُراد ہے۔ یہ دونوں کنارے انتہا پسندی کے ہیں اور اعتدال

Marfat.com

کی راہ اِن دونوں کے درمیان ہے۔ جو شخص اعتدال سے ہٹے گا۔ اس کا انجام یوں بیان فرمایا ہے "پس تم بیٹھ رہو گے۔ ملامت کئے ہوئے اور حسرت زدہ ہو کر"۔ پہلی چیز یعنی کنجوسی کی راہ اختیار کرنے کا انجام ملامت ہے۔ ایسے شخص کی اپنے پرائے سب ہی مذمت کرتے ہیں۔ جو جائز ضروریات پر بھی خرچ کرنے سے بھاگتا ہو اور دوسری راہ یعنی فضول خرچی بالآخر حسرت و افسوس کے مقام پر لے آتی ہے۔ عیش کوشی کے نشے میں دولت کو دونوں ہاتھ لٹانے والے ایک نہ ایک دن حسرت اور بیچارگی کا تلخ پیالہ پیتے ہیں۔ جھوٹا نشہ اتر جاتا ہے۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں لیکن اس وقت کفِ افسوس ملنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

(۶) اِنَّ رَبَّكَ :

اوپر کی آیات میں مال خرچ کرنے کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔ اب آخر میں یہ بنیادی عقیدہ دہرایا جاتا ہے۔ کہ رزق کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ تنگدستی اور فراخ حالی اس کی قدرت اور مشیت پر موقوف ہے نیز وہ اپنے بندوں کے جملہ حالات کو جاننے والا ہے۔ یعنی رزق کی تقسیم میں علم و حکمت کا ایک نظام کام کر رہا ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ انسان کے اس زعم باطل کی تردید کرتا ہے۔ کہ مال و دولت کی یہ فراوانی اپنی قابلیت اور کوشش و کاوش سے پیدا کی ہوئی ہے اور اسی طرح تنگ حالی سے پیدا ہونے والی مایوسیوں کا بھی خاتمہ کرتا ہے۔ اور انسان کو تسلی دلاتا ہے کہ حالات کی باگ ڈور قادرِ مطلق کے ہاتھ میں ہے۔ اور اُس کا ہر کام نظامِ حکمت پر مبنی ہے۔

(۷) وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ :

خداوند کریم کا نظامِ رزق بیان کرنے کے بعد یہ ہدایت دی جاتی ہے۔ کہ تنگدستی کے اندیشے سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ قرآن فرماتا ہے کہ انسان کا یہ سمجھنا غلط ہے کہ اولاد کے ہونے سے اس کی روزی میں تنگی واقع ہو جائے گی۔ اللہ تعالےٰ تمہیں بھی رزق دیتا ہے اور تمہاری اولاد کو بھی۔ لہٰذا

Marfat.com

موہوم خطرے کی بنا پر قتلِ اولاد بہت بڑی غلطی ہے۔ اِنَّ قَتْلَھُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْرًا۔

(۸) وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنٰا :

قرآن حکیم جن مقامات پر بدکاری سے روکتا ہے۔ وہاں وہ یہی فرماتا ہے۔ کہ اِس کے قریب بھی نہ جاؤ۔ مطلب یہ ہے کہ اُن امور میں دلچسپی ہی نہ لو۔ جو بالآخر بُرائی کی طرف لے جاتے ہیں۔ گناہ سے بچنے کا طریقہ ہی یہ ہے۔ کہ انسان اُن ابتدائی مرحلوں ہی سے دُور بھاگے۔ جو بظاہر بڑے گناہ معلوم نہیں ہوتے لیکن آخر کار یہی معمولی امور بڑے گناہ کے لئے سیڑھی ثابت ہوتے ہیں۔ پھر قرآن حکیم نے بدکاری سے روکتے ہوئے دو چیزیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں بے حیائی ہے۔ اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً اور دوسری یہ کہ یہ بہت بُرا راستہ ہے۔ سَآءَ سَبِیْلًا۔

جب انسان میں بے حیائی کا عنصر غلبہ حاصل کرلے تو اُس کی اخلاقی صلاحتیں تباہ ہوجاتی ہیں نیکی کی محبّت کمزور پڑ جاتی ہے۔ اور طبیعت پاکیزگی کے نور سے محروم ہو جاتی ہے۔ بُرا راستہ ہونے سے مُراد یہ ہے۔ کہ یہ بدکاری ایک مفرد بُرائی نہیں ہوتی بلکہ اپنے ساتھ برائیوں کا ایک طویل سلسلہ بھی رکھتی ہے۔ اِس کے ارتکاب کے لئے جتنے راستے اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ وہ سب گناہ کی وادیوں میں سے ہو کر گزرتے ہیں اور انسان کی زندگی گناہوں کے چکر میں پھنس کر رہ جاتی ہے۔ آیات کے ربطِ مضمون کے سلسلے میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قتلِ اولاد اور بدکاری کے درمیان کچھ مناسبت ضرور ہے اور یہ مناسبت ہمارے اس دور میں پوری طرح عیاں ہوچکی ہے۔ آج ہر شخص جانتا ہے۔ کہ قتلِ اولاد کے مختلف نوعیتوں کے منصوبے جن اغراض کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ اُن میں سے ایک غرضِ فاسد یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ بدکاری کی راہ کی رکاوٹیں دور کی جائیں۔

(۹) وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ :

اس آیت میں عمومی طور پر قتل کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اور بتلایا

Marfat.com

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کا بڑا احترام رکھا ہے۔ چھٹے پارے کے رکوع نمبر ۵ میں قرآن حکیم فرماتا ہے۔ جس شخص نے کسی ایک بے گناہ انسان کو قتل کیا تو گویا اس نے ساری انسانیت کو ہی قتل کر ڈالا۔

(۱۰) وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ :

احترام جان کے بعد احترام مال کا مضمون چلتا ہے اور اس سلسلے میں یتیموں کے مال کی حفاظت کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ان کے مال میں ناجائز تصرف کرنے کے قریب تک نہ جاؤ۔ البتہ دیانتداری اور خیر خواہی سے یتیموں کے مال کی نگرانی کرنا اور اسے بڑھانے کی کوشش کرنا جائز اور پسندیدہ ہے۔ نیز فرمایا کہ جب تک یتیم بچے معاملات کو سمجھنے کے قابل نہ ہو جائیں اسوقت تک ان کا مال ان کے حوالے نہ کرو۔

(۱۱) وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ :

اس جگہ وعدے کو پورا کرنیکا حکم دیا ہے۔ دین اور دنیا کے معاملات کی بہتری کیلئے وعدے کی پابندی نہایت لازمی ہے انسان دوسرے انسان پر اعتماد کرتا ہے اور اس اعتماد پر نظم عالم قائم ہے۔ اگر لوگ وعدے توڑنے شروع کر دیں اور قول و قرار کی پابندی کا لحاظ نہ رکھا جائے تو یہ اعتماد ختم ہو جائے گا۔ نیز وعدے دو قسم کے ہیں۔ جن کی تفصیل اس نصاب کے سبق نمبر ۳ میں آیت وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ کے تحت گزر چکی ہے۔ البتہ یہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ وعدے کے بارے میں پرسش ہوگی۔ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا۔

(۱۲) وَأَوْفُوا الْكَيْلَ :

اس آیت میں تجارت اور کاروبار کے بارے میں ہدایات دی جا رہی ہیں۔ اس سلسلے

Marfat.com

میں مفصّل بیان کے لئے اِس نصاب کا سبق "اہلِ مدین والے" دیکھ لیجئے۔ جہاں حضرت شعیب علیہ السلام اور اُن کی قوم کا ذکر ہے۔

(۱۳) وَلَا تَقْفُ :

اِس آیت میں فرمایا ہے۔ جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اُس کے پیچھے نہ پڑو۔ کان، آنکھ اور دل سب کے بارے میں سوال ہوگا۔ یہاں ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ پوری تصدیق اور صحیح علم کے بغیر بات نہیں کرنی چاہیئے۔ اِس ہدایت سے ایک طرف بدگمانی کرنیوالے اکثر سُنی سنائی باتوں پر ہی دوسروں کو بدنام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اُنہیں یہ یاد نہیں رہتا کہ ایسی باتوں کے بارے میں اُنہیں ایک دن جوابدہ ہونا ہے۔ نیز یہ ہدایت علم اور تحقیق کے میدان میں ایک اصُول کی حیثیت رکھتی ہے۔ کہ جب تک کسی علمی بات کا صحیح اور مکمل علم حاصل نہ ہو۔ اُس وقت تک علم کا دعوےٰ نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسان کو ایسی چیزوں کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے۔ جن کا صحیح علم حاصل کرنا اس کے بس میں ہی نہ ہو۔ اِسی طرح محض وہم اور شک پر معاملات کا فیصلہ کر دینا بھی درست نہیں۔

(۱۴) وَلَا تَمْشِ :

یہاں ارشاد فرمایا زمین پر تکبّر سے نہ چلو۔ غرور و تکبّر انسان کی بہت بڑی گمراہی اور غلط فہمی ہے۔ اگر انسان صحیح غور و فکر سے کام لے تو اُسے معلوم ہوگا کہ اِس بندۂ ناتواں کو بڑائی زیب نہیں دیتی۔ تکبّر انسان کی ذہنی اور اخلاقی ترقی کے لئے بڑی رکاوٹ ثابت ہوتا ہے۔ علم کی دنیا میں ضروری ہے کہ ایک انسان دوسروں سے سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ لیکن تکبّر، نہ کامیاب شاگرد بننے دیتا ہے اور نہ کامل اُستاد۔ اِفادہ و اِستفادہ کے لئے طبیعت کی ملنساری اور اخلاق کی شگفتگی نہایت ضروری ہے۔ جو ایک متکبّر انسان کو نصیب نہیں ہوتی۔

Marfat.com

اسی طرح اخلاق کے اعتبار سے وہ شخص کبھی کمال پر نہیں پہنچ سکتا۔ جس نے تکبر کا پیراہن پہن رکھا ہو۔ اخلاق کی عمارت ہی محبت و شفقت کی نرمی پر کھڑی ہے۔ غرور و تکبّر کی تلخیاں، اخلاق کی شیرینی کو کھا جاتی ہیں۔ گویا اس مذموم صفت کے ہوتے ہوئے نہ علمی ترقی ممکن ہے اور نہ اخلاقی۔ اس لیے قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے۔ کہ غرور و تکبّر کی روش اختیار نہ کرو۔ لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا۔

(۱۵) ذٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ:

پچھلی آیات میں اخلاق حقوق معاملات اور علم و معرفت سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں اب اس سبق کے آخر میں یہ فرمایا ہے۔ کہ یہ تعلیم کسی انسان کی اپنی اختراع کردہ نہیں بلکہ نور و ہدایت کا یہ دریا وحی ربّانی کے سرچشمے سے پھوٹا ہے۔ اس لیے اس نظام فکر و عمل کا ایک ایک جزو ٹھیک حکمت کی بنیادوں پر قائم ہے۔ مسافر راستہ بھولے یا بھٹکے تو بات دوسری ہے۔ ورنہ یہ راستہ حقیقت کی منزل کے سوا اور کسی سمت جاتا ہی نہیں۔

○

Marfat.com

Marfat.com

آدابِ ملاقات

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اے اہلِ ایمان تم دوسروں کے گھروں میں اطلاع دینے اور سلام کہنے سے پہلے داخل نہیں ہو سکتے یہ چیز تمہارے لئے بہتر ہے ۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۔ پس اگر وہاں کوئی نہ ہو ، نہ پاؤ سو اس وقت تک داخل نہ ہو ۔ جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے اور اگر تمھیں واپس لوٹنے کے لئے کہا جائے تو لوٹ جاؤ ۔ یہ تمہارے لئے پاکیزگی کی بات ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو جاننے والا ہے ۔ البتہ ایسے مقامات پر (بے اجازت) جانے میں کچھ حرج نہیں جن میں کسی کی خاص رہائش نہ ہو اور جو تمہارے سب کے فائدے کے لئے ہوں ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہے ۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

یہ سبق سورۂ نور اٹھارویں پارے کے دسویں رکوع سے شروع ہوتا ہے

يَاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا
اے	وہ لوگ جو کہ	ایمان لائے	نہ
تَدْخُلُوْا	بُيُوْتًا	غَيْرَ	بُيُوْتِ
داخل ہو تم	گھروں	سوا	گھروں
كُمْ	حَتّٰى	تَسْتَاْنِسُوْا	وَ
تمہارے	یہانتک کہ	اطلاع دو	اور
تُسَلِّمُوْا	عَلٰٓى	اَهْلِهَاؕ	ذٰلِكُمْ
سلام کہو	پر	گھر والوں	یہ
خَيْرٌ	لَّكُمْ جـ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ۝
بہتر	تمہارے لیے	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو
فَ	اِنْ	لَّمْ	تَجِدُوْا
پس	اگر	نہ	پاؤ تم

Marfat.com

فِيْ	هَا	اَحَدًا	فَ
میں	اُس	کوئی	پس
لَا	تَدْخُلُوْ	هَا	حَتّٰى
نہ	داخل ہو تم	اُس	یہانتک کہ
يُؤْذَنَ	لَكُمْ ج	وَ	اِنْ
اجازت دیجائے	لئے تمہارے	اور	اگر
قِيْلَ	لَكُمُ	ارْجِعُوْا	فَ
کہا جائے	لئے تم	لوٹ جاؤ	پس
ارْجِعُوْا	هُوَ	اَزْكٰى	لَكُمْ ط
لوٹ جاؤ	وہ	پاکیزہ ہے	لئے تم
وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
اور	اللہ تعالیٰ کو	جو	عمل کرتے ہو
عَلِيْمٌ ○	لَيْسَ	عَلَيْ	ـكُمْ
جاننے والا	نہیں	پر	تم

Marfat.com

جُنَاحٌ	اَنْ	تَدْخُلُوْا	بُيُوْتًا
حرج	یہ کہ	داخل ہو تم	گھروں
غَيْرَ	مَسْكُوْنَةٍ	فِيْ	ـهَا
نہ	سکونت والے	میں	اُس
مَتَاعٌ	لَّكُمْ ط	وَ	اللّٰهُ
سامان	لئے تم	اور	اللہ تعالیٰ
يَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ	وَ
جانتا ہے	جو	ظاہر کرتے ہو تم	اور
	مَا	تَكْتُمُوْنَ ○	
	جو	چھپاتے ہو تم	

Marfat.com

عورت کیلئے آدابِ حجاب

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

آپ اہلِ ایمان سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو باقابو رکھا کریں اور اپنے کردار کی حفاظت کریں یہی ان کے لئے پاکیزگی کی راہ ہے۔ بے شک اللہ اُن کے اعمال سے باخبر ہے۔ مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو باقابو رکھیں، اپنے کردار کی حفاظت کریں اور اپنی زیبائش کی نمائش نہ کریں سوا ظاہری مقامات کے اور اپنی اوڑھنیاں گریبانوں کے اوپر اوڑھیں۔

مومن عورتیں اپنی زیبائش ظاہر نہ کریں مگر ان لوگوں کے سامنے اپنے شوہر[۱]، اپنے باپ[۲]، شوہروں[۳] کے باپ۔ (یعنی سسر)، اپنے بیٹے۔ شوہروں کے بیٹے (بھتیجے) بہنوں کے بیٹے (بھانجے)، اپنی عورتیں۔ اپنے غلام۔ اپنے وہ خدّام جو صنفی خواہش نہ رکھتے ہوں۔ اور ایسے بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں پر مطلع نہ ہوں۔ نیز عورتیں اپنے پاؤں اس طرح مار کر نہ چلیں کہ اُن کی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے۔ اور تم سب اللہ کے حضور میں توبہ و انابت کرتے رہو۔ تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ جو تم میں سے بیوگان ہوں۔ اُن کا اور اسی طرح اپنے نیک غلاموں اور کنیزوں کا نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ تنگدست ہیں تو اللہ تعالیٰ اُنھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ وسیع خزانوں کا مالک اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

○

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق سورۂ نور اٹھارویں پارے کے دسویں رکوع میں ملے گا)

قُلْ	لِّ	لْمُؤْمِنِيْنَ	يَغُضُّوْا
کہہ دیجئے	لئے	اہل ایمان	پست رکھیں
مِنْ اَبْصَارِ	هِمْ	وَ	يَحْفَظُوْا
نگاہیں	اپنی	اور	محفوظ رکھیں
فُرُوْجَ	هُمْ ط	ذٰلِكَ	اَزْكٰى
شرمگاہیں	اپنی	یہ	انتہائی پاکیزگی کی بات
لَهُمْ ط	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِيْرٌ
اُن کے لئے	بے شک	اللہ تعالیٰ	باخبر
بِ	مَا	يَصْنَعُوْنَ ۝	وَ قُلْ
سے	جو	وہ کرتے ہیں	اور کہہ دیجئے
لِّلْمُؤْمِنٰتِ	يَغْضُضْنَ	مِنْ	اَبْصَارِ
مومن عورتوں کو	پست رکھیں	سے	نگاہیں

Marfat.com

هِنَّ	وَ	يَحْفَظْنَ	فُرُوْجَ
اپنی	اور	حفاظت کریں	شرمگاہیں
هُنَّ	وَ	لَا	يُبْدِيْنَ
اپنی	اور	نہ	ظاہر کریں
زِيْنَتَ	هُنَّ	اِلَّا	مَا
زیبائش	اپنی	مگر	جو
ظَهَرَ	مِنْهَا	وَلْ	يَضْرِبْنَ
ظاہر ہوئی	اُس سے	اور چاہیئے	اوڑھیں
بِخُمُرِهِنَّ	عَلٰى	جُيُوْبِهِنَّ	وَ
اوڑھنیاں اپنی	پر	اپنی گریبانوں	اور
لَا	يُبْدِيْنَ	زِيْنَتَ	هُنَّ
نہ	ظاہر کریں	زیبائش	اپنی
اِلَّا	لِ	بُعُوْلَتِ	هِنَّ
مگر	لئے	شوہروں	اپنے

اَوْ	اٰبَآءِ	هِنَّ	اَوْ
یا	باپوں	اپنے	یا
اٰبَآءِ	بُعُوْلَتِ	هِنَّ	اَوْ
باپوں	شوہروں	اپنے	یا
اَبْنَآءِ	هِنَّ	اَوْ	اَبْنَآءِ
بیٹوں	اپنے	یا	بیٹے
بُعُوْلَتِ	هِنَّ	اَوْ	اِخْوَانِ
شوہروں	اپنے	یا	بھائیوں
هِنَّ	اَوْ	بَنِیْٓ	اِخْوَانِ
اپنے	یا	بیٹے	بھائیوں
هِنَّ	اَوْ	بَنِیْٓ	اَخَوٰتِ
اپنے	یا	بیٹوں	بہنیں
هِنَّ	اَوْ	نِسَآءِ	هِنَّ
اپنی	یا	عورتیں	اپنی

Marfat.com

أَوْ	مَا	مَلَكَتْ	أَيْمَانُ
یا	جو	مالک ہوں	دائیں ہاتھ
هُنَّ	أَوِ	التّٰبِعِيْنَ	غَيْرِ
ان کے	یا	خادم	نہ
أُولِي	الْإِرْبَةِ	مِنَ	الرِّجَالِ
والے	شہوت	سے	مردوں
أَوِ	الطِّفْلِ	الَّذِيْنَ	لَمْ
یا	بچے	وہ جو کہ	نہ
يَظْهَرُوْا	عَلٰى	عَوْرٰتِ	النِّسَآءِ ص
مطلع ہوئے ہوں	پر	پوشیدہ باتوں	عورتوں
وَلَا	يَضْرِبْنَ	بِ	أَرْجُلِهِنَّ
اور نہ	ماریں	کو	پاؤں اپنے
لِ	يُعْلَمَ	مَا	يُخْفِيْنَ
تاکہ	جانا جائے	جو	چھپاتی ہوں

Marfat.com

مِنْ	زِيْنَتِ	هِنَّ ط	وَ
سے	زیبائش	اپنی	اور
تُوْبُوْا	اِلَى	اللّٰهِ	جَمِيْعًا
توبہ کرو تم	طرف	اللہ کے	سب کے سب
اَيُّهَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۝
اے	ایمان والو	تاکہ تم	فلاح پاؤ
وَ	اَنْكِحُوا	الْاَيَامٰى	مِنْ
اور	نکاح کردو	بیوگان	سے
كُمْ	وَ	الصّٰلِحِيْنَ	مِنْ
تم	اور	نکوکار	سے
عِبَادِ	كُمْ	وَ	اِمَآئِ
غلام	اپنے	اور	کنیزیں
كُمْ	اِنْ	يَكُوْنُوْا	فُقَرَآءَ
اپنی	اگر	ہوں وہ	تنگدست

Marfat.com

يُغْنِ	هِمُ	اللّٰهُ	مِنْ
غنی کردے گا	اُن کو	اللہ تعالیٰ	سے
فَضْلِ	هٖ	وَاللّٰهُ	وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
فضل	فضل اپنے	اور اللہ تعالے	وسعت والا ۔ جاننے والا

Marfat.com

تشریح

۱۔ لاتدخلوا بیوتاً

سورۂ نور کی ان آیات میں مسلمانوں کی معاشرت، خاص کر گھروں میں آنے جانے سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ ان ہدایات کے ضمن میں خواتین کے پردے کے کچھ احکام بھی بیان ہو گئے ہیں۔ تاہم پردے کے مزید احکام اسی سورۂ نور کے آخری حصے میں مذکور ہیں۔ سورۂ احزاب کے یہ تین مقامات بھی ان احکام کے لئے پیش نظر رہنے چاہیئے۔

ا:۔ سورۂ احزاب آیت ۳۲، ۳۳

ب۔ سورۂ احزاب آیات ۵۳ تا ۵۵

ج۔ سورۂ احزاب آیت ۵۹

سورۂ نور کے اس مقام پر پہلی آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ کسی دوسرے کے گھر میں جانے سے پہلے اطلاع اور اجازت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی سلام کرنے کا حکم بھی دیا۔ سلام اسلامی تہذیب کے آداب ملاقات میں داخل ہے اور دروازے پر سلام کہنے سے اطلاع اور اجازت کی بہترین صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسری آیت میں فرمایا ہے۔ کہ اگر صاحب خانہ گھر میں موجود نہ ہو۔ تو تم گھر کے اندر نہیں جا سکتے۔ سوا اس کے کہ تمہیں صاف الفاظ میں گھر والوں کی طرف سے اجازت ملے۔ اور اگر واپس پلٹنے کے لئے کہہ دیا جائے۔ تو برا منائے بغیر واپس چلے جانا چاہیئے۔ تیسری آیت میں ایسے مقامات کا ذکر کیا ہے۔ جن میں گھریلو قسم کی رہائش نہ ہو۔ یعنی جہاں مستورات نہ رہتی ہوں۔ ایسی جگہوں میں جانے کے لئے اجازت کی ضرورت

Marfat.com

نہیں۔ مثلاً کھلی مردانہ بیٹھک ہو۔ ہوٹل ہو یا لائبریری وغیرہ۔

(۲) قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا

اِس آیت میں مردوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی نگاہوں پر کنٹرول رکھیں۔ قرآن نے غضِّ بصر کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

"غضّ" کے معنی پست کرنا اور کسی چیز کی شدّت اور تیزی کو ختم کرنا ہے۔ مراد اِس سے یہ ہے۔ کہ عورتوں سے سامنا ہونے کی صورت میں مرد اپنی نگاہوں کو تاکنے اور نظر بازی کرنے سے روکیں۔ یعنی نظریں بچا جائیں۔ - - - - - - - - - - - - اتفاقی اور بے ارادہ نظر پڑ جائے تو اُسے معاف کیا ہے۔ البتہ یہ حکم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو نظر بچاؤ۔ اور اگر نظر پڑ ہی جائے تو اُسے پھیر لو۔ حدیث میں ہے۔

لَا تُتْبِعُ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَ لَكَ الْأُخْرٰى

(ابوداؤد)

پہلی نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو۔ کیونکہ پہلی اتفاقی تو معافی میں ہے لیکن دوسری کی معافی ہرگز نہیں۔

(۳) وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ۔

دوسرا حکم مردوں کو یہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنے چلن کی حفاظت کریں یعنی اپنے آپ کو بدکاری سے محفوظ رکھیں ترتیب یہ رکھی ہے کہ پہلے نگاہوں کو بچانے کا حکم دیا ہے اور اُس کے بعد عفت اور پاکدامنی کا ذکر کیا ہے۔ اِس ترتیب میں اشارہ یہ ہے اگر انسان اپنی نظر کو بے راہ روی سے بچا لینے کا خوگر ہو جائے تو وہ یقیناً کردار کی پاکیزگی برقرار رکھ سکتا ہے۔ گناہ کا پہلا دروازہ آوارگیٔ نگہ ہی سے کھلتا ہے اِس لئے سب سے پہلے اِسی کی طرف توجّہ دلائی ہے۔

Marfat.com

(۴) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ:

خواتین کو وہ دو حکم بھی دیئے ہیں۔ جو مردوں کے لئے اُوپر گزر چکے ہیں یعنی ضبطِ نگاہ اور پاکیزگی کردار کی تاکید اور اس کے علاوہ یہ ہدایات عورتوں کے لئے خاص طور پر ارشاد فرمائی ہیں۔

ا:۔ وہ اپنی زینت (زیبائش و آرائش) دکھاتی نہ پھریں۔ سوا ظاہری حصّے کے۔

ب:۔ اپنی اوڑھنیاں گریبانوں کے اُوپر سے اوڑھیں۔

ج:۔ وہ مردوں کے سامنے اظہارِ زینت نہ کریں۔ ماسوا ان اشخاص کے جو مستثنیٰ ہیں۔

(وہ بارہ اشخاص جن کا ذکر آیات سابقہ کے بامحاورہ ترجمے میں پیچھے گزر چکا ہے دیکھئے صفحہ ۲۰۵)۔

یہاں پہلی بات قابلِ توجہ یہ ہے کہ شریعت شرم و حیا اور ستر و حجاب کے سلسلے میں مردوں کی نسبت عورتوں پر ذمہ داری زیادہ ڈالتی ہے۔ چنانچہ نظریں بچانے اور چلن کی حفاظت کرنے کا حکم دونوں کے لئے مشترک ہے۔ لیکن عورتوں کے لئے مزید حکم زیبائش چھپانے کا بھی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے کیا مُراد ہے۔ بعض لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان الفاظ کا سہارا لے کر ہر طرح کا اظہارِ زینت اور عورتوں کا بن ٹھن کر باہر نکلنا سب کچھ جائز کر دیا جائے بلکہ اس کے حق میں اسلام کی تائید بھی حاصل کر لی جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اُن کی یہ تمنّا قرآن اور حدیث کی پیروی کرنے کی شکل میں پوری نہیں ہو سکتی۔ شریعت کو چھوڑ کر کوئی دوسری تہذیب اختیار کر لیں تو الگ بات ہے۔ قرآن حکیم کے احکام حضور کی احادیث اور قرنِ اوّل کے مسلمانوں کے تعامل سے یہ بات بالکل روشن ہے کہ شریعتِ اسلامی عورتوں کی بے حجابی اور مردوں اور عورتوں کے فتنہ انگیز اختلاط کی ہرگز اجازت نہیں دیتی۔

(۵) اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا:

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے "مگر وہ جو ظاہر ہو۔ یعنی پردے میں سے مستثنیٰ وہ چیز ہے جو ظاہر ہو۔ اس کی مراد مفسرین کے اقوال کی روشنی میں یہ معلوم ہوتی ہے کہ پردہ کرنے کے باوجود جو چیزیں ظاہر ہو جاتی ہوں یا ظاہر

رہتی ہوں۔ اُن کی معافی ہے۔ مثلاً پردے کے لباس میں ملبوس ہونے کے بعد بھی عورت کی رفتار چال ڈھال اور اسی طرح جسم کی ساخت اور خود وہ لباس جس میں جسم کو چھپایا جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں تو لامحالہ نگاہوں کا مرکز بن سکتی ہیں۔ اور اِن کی معافی کا مطلب یہ ہے کہ عورت شریعت کے احکام کے مطابق پردہ کر لینے کے بعد ان ظاہری چیزوں کے بارے میں ماخوذ نہیں یعنی عورت کے شرعی پردے میں ملبوس ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص عورت کے کپڑوں کو اور اُس کی چال وغیرہ کو گھور گھور کر دیکھتا ہے اور اِن ظاہری چیزوں کو ہی نظر بازی کا نشانہ بناتا ہے۔ تو اس کی ذمہ داری عورت پر نہیں۔ اسی طرح اِس استثنا میں وہ اعضاء بھی شامل سمجھے گئے ہیں۔ جو پردے کے لباس میں سے بھی کسی وقت خود بخود کھل جاتے ہیں۔ مثلاً ہاتھ اور چہرے کا وہ حصّہ جس میں آنکھیں ہیں۔ اِن کے بارے میں شریعت تو یہی پسند کرتی ہے کہ انہیں بھی چھپائے رکھا جائے۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ ضرورت کے لئے ہاتھ اور آنکھیں کھل جانے کا موقع پیش آسکتا ہے۔ اس لئے شریعت نے اِنہیں سخت پابندی کے ماتحت نہیں رکھا گویا پردے کے عام حکم میں تو یہ چیزیں شامل ہی ہیں۔ لیکن ضرورت کے موقع پر مستثنےٰ ہیں بہرکیف اِس کا وہ مطلب کسی صورت نہیں نکالا جا سکتا جو مغربی تہذیب کے دِل دادہ لوگ نکالنا چاہتے ہیں۔

(۶) اَوْ نِسَآئِهِنَّ :

(یا اپنی خواتین) یعنی وہ عورتیں جو اپنی ہم قوم ہوں اور اسلامی روایات کی حامل ہوں۔ ایسی عورتوں سے مسلمان عورتوں کو پردہ نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن جو عورتیں اس کے برعکس بے حیائی اور بے حجابی میں باک نہ محسوس کرتی ہوں۔ اُن کے آگے مسلمانوں عورتوں کے لئے اظہارِ زینت کی اجازت نہیں۔ گویا شریعت یہ چاہتی ہے کہ بے پردہ عورتوں کے ساتھ مسلم خواتین کا کھُلم کھُلا میل جول نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے زمانے میں کسی مفتوحہ علاقے سے یہ اطلاع آئی کہ وہاں عیسائی عورتیں بڑے بڑے حماموں میں اکٹھی ہو کر نہاتی ہیں اور بعض مسلمان عورتیں بھی اُن کے ساتھ شامل ہونے لگی ہیں۔ اِس پر حضرت عمرؓ نے اپنے گماشتوں کو بڑی سختی سے لکھا کہ مسلم خواتین کو عیسائی عورتوں کی تقلید اور ان کے ساتھ اختلاط سے منع کر دیا جائے۔

Marfat.com

(۷) مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ :

اِس سے مُراد ہے کہ عورتوں کے لئے اپنے غلاموں اور کنیزوں سے پردہ ضروری نہیں، یہ ایک معاشرتی مجبوری تھی۔ غلاموں نے اپنے مالکوں کے ساتھ گھروں میں مل جُل کر رہنا ہوتا تھا۔ اور شریعت کا حکم یہ تھا کہ غلاموں سے ایسا سلوک کرو جیسا گھر کے افراد سے چنانچہ مسلمانوں کے خاندانوں میں غلاموں کے لئے نہ صرف خوراک اور لباس بلکہ تعلیم و تربیت اور ترقی کی سہولتیں بھی مہیا تھیں۔ اِس لئے اپنے غلاموں سے پردہ کرنا غیر ضروری قرار دیا۔ یہاں یہ خیال رہے کہ اب غلامی کا وجود ختم ہو چکا ہے اور یہ اِسلام کے لائے ہوئے نظام کی برکت سے ہوا۔

(۸) اَوِ التَّابِعِيْنَ :

یعنی گھروں میں کام کاج کرنے والے خادم۔ اِن کے ساتھ قید یہ لگائی ہے۔ کہ وہ گھر کی عورتوں سے شہوانی توقعات وابستہ رکھنے والے نہ ہوں۔

توقعات وابستہ نہ رکھنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اُن میں یہ مادہ ہی موجود نہ ہو۔ مثلاً ضعیف العمر ہو چکے ہوں۔ یا پیدائشی طور پر ہی صنفی میلان سے خالی ہوں۔ اور دوسری صورت یہ ہے۔ کہ کسی گھرانے میں کوئی خادم بچپن سے ہی کام کرتا چلا آیا ہو۔ اور وہ گھر والوں کو صحیح معنوں میں اپنا محسن تصوّر کرتا ہو اور اِس لئے یہ اِمکان نہ ہو کہ وہ گھر کی خواتین کے بارے میں کوئی غلط خیال اپنے دِل میں پیدا کر سکے گا۔ بہر کیف یہ اجازت اُسی وقت تک ہے۔ جب تک اُس کی پاک نگاہی کا یقین رہے۔ بصورتِ دیگر گھر کے نگران کا فرض ہوگا کہ وہ اس اجازت کو ختم کردے۔ کیونکہ یہ اجازت غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ کی شرط کے ساتھ مشروط ہے اور مفسرین کی اقوال کی روشنی میں اِس کا مفہوم اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔

(۹) اَوِ الطِّفْلِ :

یعنی چھوٹے بچے۔ اِن کے ساتھ قید یہ لگائی ہے۔ کہ بچے اُس عمر کے ہوں

Marfat.com

کہ وہ عورتوں کی پوشیدہ باتوں کا شعور نہ رکھتے ہوں۔ گویا ان میں ابھی صنفی احساسات بیدار نہ ہوئے ہوں۔

(۱۰) وَلَا يَضْرِبْنَ :

اور وہ عورتیں اپنے پاؤں زور سے مار کر نہ چلیں اس میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ پردے کا لباس پہننے کے ساتھ عورت کی یہ کوشش بھی ہونی چاہیئے۔ کہ اس کی زینت کا اظہار نہ ہو۔ یعنی پردہ داری کا احساس اپنے طور پر پیدا ہوچکا ہو۔ اگر یہ چیز نہ ہو۔ تو پردے کا رسمی لباس پہننے کے باوجود فتنہ گری کے کرتب دکھائے جا سکتے ہیں۔

(۱۱) وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا :

چونکہ ان احکام کی مکمل پابندی اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب کہ انسان کے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا ہوچکا ہو۔ اور یہ توجہ الی اللہ ہی سے پیدا ہو سکتا ہے اس لئے ان ہدایات کے آخر میں فرمایا کہ تم اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اور اسی کے حضور میں توبہ و انابت پیش کرو۔

Marfat.com

Marfat.com

مسلمان عورتوں
کی
معاشرت کا نقشہ

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اے نبی کے گھر کی خواتین تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم نے تقوای برقرار رکھنا ہے تو لچک کر گفتگو نہ کرو۔ کہیں دل کے کھوٹ والا کوئی شخص کچھ طمع وابستہ کر بیٹھے چنانچہ تم سیدھے طریقے سے گفتگو کرو اور تم اپنے گھروں میں قرار پذیر رہو۔ پہلی جہالت کے زمانے کا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو۔ نماز قائم رکھو۔ زکوٰۃ دیتی رہو۔ اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے نبی کے گھر والو۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے آلودگی دور کر دینا اور تمہیں کامل پاکیزگی عطا کرنا چاہتا ہے سو تم اُن آیات الٰہی اور حکمت کی باتوں کا تذکرہ کرتی رہو۔ جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت ہوتی ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ پوشیدگیوں کو جاننے والا اور ہر شی کی خبر رکھنے والا ہے۔

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق سورۂ احزاب بائیسویں پارے کے شروع میں ملے گا)

يٰا	نِسَآءَ	النَّبِيِّ	لَسْتُنَّ
اے	بیویو	نبی کی	تم نہیں ہو
كَ	اَحَدٍ	مِّنَ	النِّسَآءِ
طرح	کسی	سے	عورتوں
اِنِ	اتَّقَيْتُنَّ	فَ	لَا
اگر	پرہیزگاری چاہتی ہو	پس	نہ
تَخْضَعْنَ	بِا	لْقَوْلِ	فَ
لچک پیدا کرو	میں	بات	پس
يَطْمَعَ	الَّذِىْ	فِىْ	قَلْبِ
طمع لگا بیٹھے	وہ جو کہ	میں	دل
هٖ	مَرَضٌ	وَّ	قُلْنَ
اس کے	بیماری	اور	کہو تم

Marfat.com

قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا ۝	وَ	قَرْنَ
بات	بھلی	اور	قرار پذیر رہو
فِیْ	بُیُوْتِ	كُنَّ	وَ
میں	گھروں	اپنے	اور
لَا	تَبَرَّجْنَ	تَبَرُّجَ	الْجَاهِلِيَّةِ
نہ	بناؤ سنگار کرتی پھرو	سنگار	جاہلیت
الْاُوْلٰى	وَ	اَقِمْنَ	الصَّلٰوةَ
پہلی	اور	قائم رکھو	نماز کو
وَ	اٰتِیْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ
اور	ادا کرتی رہو	زکوٰۃ	اور
اَطِعْنَ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَ
اطاعت کرو	اللہ تعالےٰ کی	اور	رسول
ـهٗ ط	اِنَّمَا	یُرِیْدُ	اللّٰهُ
اس کے	بے شک	چاہتا ہے	اللہ تعالیٰ

لِ	يُذْهِبَ	عَنْ	كُمُ
کہ	دور کر دے	سے	تم
الرِّجْسَ	اَهْلَ	الْبَيْتِ	وَ
آلودگی	والے	گھر	اور
يُطَهِّرَ	كُمْ	تَطْهِيْرًا ۝	وَ
پاکیزہ بنا دے	تم کو	جیسا پاکیزگی کا حق ہے	اور
اذْكُرْنَ	مَا	يُتْلٰى	فِيْ
تذکرہ کرتی رہو	اُس کا	تلاوت کی جاتی ہے	میں
بُيُوْتِ	كُنَّ	مِنْ	اٰيٰتِ
گھروں	تمہارے	سے	آیات
اللّٰهِ	وَ	الْحِكْمَةِ ط	اِنَّ
اللہ کی	اور	حکمت	بے شک
اللّٰهَ	كَانَ	لَطِيْفًا	خَبِيْرًا ۝
اللہ تعالیٰ	ہے	باریک بین	باخبر

Marfat.com

تشریح

(۱) یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ:

اگرچہ ان آیات میں خطاب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کے گھرانے کی خواتین کو ہے لیکن جو احکام یہاں بیان ہوئے ہیں۔ وہ امّت کی تمام عورتوں کے لئے فرض ہیں۔ مثلاً یہاں فرمایا ہے کہ تم لچک کر گفتگو نہ کرو۔ تو کیا صرف ازواجِ مطہرات ہی کے لئے اسی ہدایت کو خاص سمجھا جائے اور ان کے علاوہ مسلمانوں کی عورتیں اس ہدایت پر پابندی نہ کریں؟ اور اسی طرح یہاں پر فرمایا گیا ہے۔ کہ تم نماز ادا کرتی رہو۔ زکوٰۃ دیتی رہو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ تو کیا یہ احکام صرف حضور کی پاک بیبیوں کے لئے ہی ہیں۔ اور امت کی عورتوں سے نماز۔ زکوٰۃ اور اطاعت خدا و رسول کا کوئی مطالبہ نہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ احکام ازواج مطہرات کے ساتھ خاص تھے جیسا کہ مغربی تہذیب کے دلدادہ اور عورتوں کی نام نہاد آزادی کے علمبردار کہتے ہیں۔ اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے۔ کہ جب یہ احکام تمام مسلم خواتین کے لئے عام تھے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ صرف حضور کے گھر کی بیبیوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اس وقت تک عربوں کی سوسائٹی میں عورتوں کے بارے میں اعلیٰ اصول و قواعد کی کوئی پابندی نہ تھی۔ عورتیں سرِعام بناؤ سنگار دکھاتی پھرتیں اور اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہ کرتی تھیں غلط قسم کی آزادی اور لاپرواہی کے اس ماحول میں اسلامی احکام پر عمل درآمد کرنا کچھ آسان کام نہ تھا۔ لہذا اس مشکل پروگرام کی ابتدا کرنے کے لئے خاندانِ نبوی کی خواتین کو چنا گیا۔ تاکہ دنیا دیکھ لے کہ عمل کی ابتدا خود ہادی کے اپنے گھر سے ہوئی ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ایسے مشکل کام کا آغاز وہی پاک بیبیاں کر سکتی تھیں جنہوں نے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے گھر میں تربیت پائی تھی اور اسلام کی روح کو صحیح طور پر سمجھا تھا۔ اس کے ساتھ قرآنی منشا یہ بھی تھا کہ جونہی خاندانِ نبوی ان ہدایات پر عمل کر کے اِسلامی معاشرت کا نمونہ اُمّت کے سامنے پیش کریگا تو تمام امت کی خواتین اِس پاکیزہ نمونے کی تقلید کے لئے اپنے دِلوں میں زبردست جذبۂ اطاعت موجزن پائیں گی اور اس طرح تمام مسلمان عورتیں فخر کے ساتھ اسلامی معاشرت کی ہدایات پر عمل پیرا ہو سکیں گی۔ نیز اِن احکام کے سلسلے میں پوری تشریح و توضیح کے لئے ایک ایسے عملی نمونے کی ضرورت تھی۔ جو اِن احکام کی غرض و غائت کو صحیح طور پر سمجھ کر اُن کے ایک ایک جز کی ایسی عملی وضاحت کر دے کہ جس کے بعد عمل کرنے والوں کے لئے کوئی اِبہام دا اُلجھن، باقی نہ رہے اور کجی چاہنے والوں کے لئے تاویلاتِ فاسدہ کا کوئی دروازہ کھُلا نہ رہے۔ چنانچہ اِسی پاکیزہ عملی نمونے کی برکت سے یہ احکام اِسلامی معاشرے میں داخل ہوئے۔ مسلمان عورتوں نے پورے شرحِ صدر کے ساتھ اِن ہدایات کی اتباع کر کے دِکھائی۔ اور دنیا میں اِسلامی معاشرت کا پاکیزہ حصار تعمیر کیا۔

(۲) فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ :

لچک کر گفتگو نہ کرو۔ یعنی ایسی گفتگو جس میں عمداً آواز سُریلی کی جائے یا بات کی ادائیگی میں ناز و ادا دکھائے جائیں۔ اور یا مطلب اور مضمون کے لحاظ سے ہی بات اپنے اندر کچھ خاص قسم کی دعوت رکھتی ہو۔ گفتگو کی یہ سب صورتیں فتنہ گری کی صورتیں ہیں اور مذکورہ حکمِ ربّانی کے پیشِ نظر مسلم خواتین کو ایسی ہر قسم کی گفتگو سے مکمل احتراز لازم ہے۔ اگر کہیں مردوں سے بات چیت کی ضرورت پیش آ جائے تو صاف سیدھے انداز میں مختصر بات کر دی جائے۔ یہی ایک مسلمان عورت کا طریقہ ہو سکتا ہے۔ گفتگو کے بارے میں عورتوں کو یہ تاکید اس لئے کی گئی ہے۔ کہ عورت کی گفتگو میں ذرا سی لوچ بھی محسوس ہو۔ تو مرد کے دل میں ناپسندیدہ خیالات پیدا ہو سکتے ہیں لیکن اگر عورت کی گفتگو دلیرانہ اور ناز و ادا سے پاک ہو تو فتنے کا امکان باقی نہیں رہتا۔

Marfat.com

(۳) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ :

"اور اپنے گھروں میں قرار پذیر رہو" یہاں صاف الفاظ میں بتایا ہے۔ کہ مسلمان عورت کا دائرہ کار اور مقام قرار اُس کے گھر کا ماحول ہے یعنی اس کا فریضۂ حیات یہ ہے۔ کہ وہ گھر کی مملکت کو اپنے ہاتھ میں لے اور اُسے اپنے جمال و کمال سے امن و قرار کا گہوارہ بنا کر دکھائے اور یہ کام اُن ہی عورتوں سے سرانجام پا سکتا ہے۔ جن کی دلچسپیوں کا مرکز کلب نہ ہو بلکہ اپنا گھر ہو۔

(۴) وَلَا تَبَرَّجْنَ :

(اور بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو)

زمانۂ جاہلیت میں عورتیں بناؤ سنگار کرکے اور عریانی کا لباس پہن کر محفلوں اور بازاروں میں جلوہ نمائی کرتی پھرتی تھیں۔ جب عورتوں میں یہ بگاڑ پیدا ہو جائے تو ایک طرف قوم میں جنسی ہیجانات کا ایک طوفان عظیم اُٹھتا ہے۔ اور دوسری طرف عورتوں کا زینت محفل بننے کا یہ شوق خاندانی زندگی کو ویران کرکے رکھ دیتا ہے۔

ع گھر تو ہے اُجڑا ہُوا، لیکن کلب آباد ہے

اسی لئے شریعتِ اسلامی نے مسلم خواتین کو ایسے تباہ کن رُجحانات سے روکا ہے مگر موجودہ دور میں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جیسی جاہلیت، اسلام سے پیشتر دنیا پر مسلّط تھی، ویسی ہی جاہلیت کی گرفت میں دنیا بھر مبتلا ہو چکی ہے۔ اور سب سے بڑھکر تکلیف دہ امر یہ ہے، کہ خود اسلامی دنیا میں، اسلامی معاشرت کے اصول و آداب کی طرف سے سخت غفلت برتی جا رہی ہے۔

(۵) وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ :

(نماز قائم کرو)

بیرونِ خانہ بناؤ سنگار اور عریانی و فحاشی کے گمراہ کن رجحانات سے منع کرنے کے بعد بتلایا یا

Marfat.com

کہ مسلم خواتین پر اپنے گھروں میں ایک پاکیزہ ماحول پیدا کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس پاکیزہ اور تعمیری ماحول کی بنیادیں نماز، زکوٰۃ اور خدا و رسول کی اطاعت پر رکھی گئی ہیں۔ نماز اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر و عبادت کا کامل ترین مرقع ہے۔ جب گھروں میں مسلم خواتین نماز اور ذکر و عبادت کی پابند ہوں گی۔ تو بچوں کو ماں کی آغوش سے ہی پاکیزہ تربیت نصیب ہوگی۔ زکوٰۃ سے قرابت داروں کی خبرگیری اور امداد کا جذبہ اُبھرتا ہے۔ جس سے خاندانوں کی باہمی محبت اور ہمدردی کے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ تیسری چیز اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت زندگی کے تمام مسائل کو محیط ہے۔ گویا گھروں میں اللہ اور اللہ کے رسول کے احکام کی فرمانبرداری کا نقشہ پیدا کرنا خواتین کا کام ہے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ اگر مائیں احکام شریعت کی اطاعت کرنے والی ہوں تو بچے یقیناً اسلام کے فرمانبردار اور فدا کار سپاہی بن کر اٹھیں گے۔

(٦) لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ:

اللہ تعالیٰ تم سے آلودگی دور کرنا چاہتا ہے۔ یہاں جیساکہ اوپر بیان ہو چکا براہ راست خطاب حضور کی ازواج مطہرات اور اہل بیت سے ہے۔ اور آلودگی کے دور کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ زمانہ جاہلیت سے معاشرے میں جو قباحتیں اور آلائشیں پائی جا رہی تھیں وہ خاندان نبوی سے دور ہی کر دی جائیں۔ یعنی ایک ایسا نظام عمل عطا کیا جائے کہ جس کی برکت سے اخلاق و معاشرت کی بیماریاں اس خاندان کے قریب نہ آئیں۔ بعض لوگوں کو آلودگی دور کرنے کے الفاظ سے شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا اُس مقدس گھرانے میں کوئی آلودگی پائی جاتی تھی۔ جس کے دور کرنے کا ذکر ہے۔ لیکن آلودگی دور کرنے کے لئے یہ ہمیشہ ضروری نہیں ہوتا کہ کسی شخص یا کسی جگہ میں آلودگی موجود ہو بلکہ اس کی ضرورت یوں بھی ہوتی ہے۔ کہ آلودگی ماحول میں ہو۔ اور اُس ماحول کی آلودگی کو کسی شخص یا کسی مقام سے دور کر دیا جائے۔ اس آیت کریمہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اگر مسلم خواتین قرآن حکیم کی ہدایات پر عمل کریں گی تو انہیں بھی پاکیزگی اور

Marfat.com

طہارت کا مقام برتر مزید عطا ہوگا۔

۷۔ وَاذْكُرْنَ: اور ذکر کرو۔

اب آخر میں یہ فرمایا ہے کہ پاکیزگی کے اس ماحول کو برقرار رکھنے کے لئے تمہیں چاہیئے کہ اپنے گھروں میں کلام اللہ کی آیات اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا چرچا کرتی رہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کو کتاب وسنت کی ابتدائی تعلیم سے آگاہ کرنا اور گھروں میں درس و تعلیم کا بندوبست کرنا خواتین کی ذمہ داریوں میں سے ہے۔ لہذا لازم ہے کہ پہلے اُن کے اندر کتاب وسنت کو پڑھنے اور سمجھنے کی ضروری قابلیت موجود ہو۔ آیات اللہ سے مراد قرآن حکیم ہے اور الحکمت سے مراد بعض مفسرین کے نزدیک سنت نبوی اور بعض کے نزدیک وہ نورِ بصیرت ہے جو انبیاء کی تعلیم سے اہل ایمان کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

مُسلم خاتون

گھر سے باہر

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور تمام اہلِ ایمان کی عورتوں کو حکم دے دیں کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر لٹکا لیا کریں۔ اِس طریقے سے وہ پہچانی جائیں گی۔ پس اُنہیں ایذا نہ پہنچائی جائے گی۔ اللہ تعالے مغفرت کرنیوالا اور رحم فرمانے والا ہے۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق سورۂ احزاب، بائیسویں پارے کے پانچویں رکوع پر ملے گا)

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّ
اے	نبی صلی اللہ علیہ وسلم	فرما دیجئے	کو

اَزْوَاجِكَ	وَبَنٰتِكَ	وَ	نِسَآءِ
بیویاں۔ آپ کی	اور بیٹیاں۔ آپ کی	اور	عورتیں

الْمُؤْمِنِيْنَ	يُدْنِيْنَ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ
اہل ایمان	لٹکا لیا کریں	پر اُن	سے

جَلَابِيْبِ	هِنَّ ط	ذٰلِكَ	اَدْنٰٓى	اَنْ
چادریں	اُن کی	یہ	قریب ہے	کہ

يُعْرَفْنَ	فَ	لَا	يُؤْذَيْنَ ط	وَ
پہچانی جائیں	پس	نہیں	ایذا دی جائیں	اور

كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
ہے	اللہ تعالیٰ	بخشنے والا	رحم فرمانے والا

Marfat.com

تشریح

---

۱) وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ :

اس آیت میں پردے کا حکم سناتے ہوئے حضور کی ازواج اور بیٹیوں کے علاوہ سب اہل ایمان کی عورتوں کو بھی صراحت کیساتھ مخاطب کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پردے کے احکام امت کی ساری خواتین کے لئے ہیں۔

۲) يُدْنِيْنَ :

یہ لفظ بنا ہے "دنو" سے جس کے معنی قرب کے ہیں گویا لفظی ترجمہ ہوا کہ وہ قریب کرلیں یعنی اوڑھنیوں یا چادروں کو اپنے جسم سے قریب رکھا کریں۔ مطلب یہ ہے کہ اوڑھنی جسم پہ لپٹی ہوئی ہو اور جسم اس کے اندر ڈھکا ہوا ہو۔ لہذا اوڑھنی یا نقاب کا منشا قرآن حکیم کے نزدیک یہ ہے کہ اس سے جہاں تک ہوسکے جسم کو چھپانے کا کام لیا جائے۔ نہ کہ محض زیب و زینت کا۔

۳) جَلَابِيْبِهِنَّ :

جمع ہے جلباب کی۔ جلباب کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے وہ کپڑا مراد لیا جاتا تھا۔ جو عورتیں اپنے سینے۔ سر اور بالوں وغیرہ کو ڈھانپنے کے لئے استعمال کرتی تھیں۔ اس وقت کے رواج میں اس مقصد کے لئے عام طور پر ایک بڑی چادر استعمال کی جاتی تھی۔ آج کل اس کی جگہ برقعہ نے لے لی ہے۔ تاہم اصل حکم قرآن حکیم سے پوری وضاحت کیساتھ

Marfat.com

ثابت ہوتا ہے جلباب کا تعین کوئی مقصدی بحث نہیں ہے۔ اس سے برقعہ یا نقاب مراد نہ لیں تو چادر مراد لے لیں۔ بہرکیف پردہ کرنے کا حکم بدستور ثابت رہتا ہے۔ شریعت کا مقصد ہے۔ محاسن جسم کو چھپانا۔ چاہے یہ مقصد برقعہ سے پورا کیا جائے یا چادر سے۔

(۴) اَنْ یُّعْرَفْنَ :

اگرچہ ان الفاظ سے اُس وقت کی سوسائٹی کی ایک خاص کیفیت کی طرف اشارہ ہے تاہم اس کا عام مفہوم موجودہ حالات پر بھی صادق آتا ہے اُس وقت کے ماحول میں چونکہ کنیزیں بے پردہ ہوتی تھیں اور شریف زادیوں سے باپردہ ہونے کی توقع کی جاتی تھی، اسی لئے مسلمانوں عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ پردہ اختیار کریں۔ اس سے ایک یہ مشکل بھی دور ہو گئی کہ شریر لوگوں کے چھیڑنے اور ستانے سے عورتیں محفوظ ہو گئیں۔ کیونکہ پردے کی پابندی کے احکام سے پہلے شریر لوگ عورتوں کو چھیڑنے اور باز پرس ہونے پر یہ کہہ دیتے کہ ہم نے اُس عورت کو لونڈی سمجھا تھا۔ اور اس طرح جرم کی نوعیت کو کم کرنے اور بات کو ٹال لینے کی کوشش کرتے۔ اب جبکہ پردے کی پابندی لازمی کر دی گئی تو شریروں کے لئے عذر کا یہ موقع بھی باقی نہ رہا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ پردہ عورت کی شرافت و نجابت کی علامت ہے۔ بعض لوگ ان الفاظ سے یہ گنجائش نکال لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ پردے کے یہ احکام اُس ابتدائی زمانے کے ساتھ ہی خاص تھے۔ جبکہ شرارت پسند لوگ عام تھے۔ کنیزیں بھی بکثرت تھیں اور ویسے بھی عام عورتوں کا اخلاقی معیار کچھ ایسا بلند نہ تھا۔ اس لئے مسلمان عورتوں کو پردے کی پابندی کا حکم دیا گیا۔ لہٰذا مذکورہ بالا حالات کی اصلاح کے بعد پردے کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن اُن کا یہ خیال بے بنیاد ہے۔ اگر پردے کے احکام محض عارضی نوعیت کے ہوتے تو خود حضور کی زندگی کے آخری سالوں میں ان احکام کو منسوخ ہو جانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اُس وقت تک معاشرے میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو چکا تھا۔ نیکی۔ خوفِ خداوندی یا خداترسی اور طہارت و دیانت کا وہ نقشہ قائم ہو گیا تھا جس کی مثال کسی دوسرے دور میں نہیں ملتی۔ اس کے باوجود اس معاشرے میں پردے کے پورے کے پورے احکام پر کامل پابندی کیساتھ عمل کیا جاتا رہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پردے کے احکام مستقل اور دوامی نوعیت کے ہیں، نہ کہ عارضی اور وقتی۔

Marfat.com

اولوالعزم انسانوں کا راستہ

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اور اُس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے۔ جو اللہ کی طرف بُلاتا ہو۔ خود نیک عمل کرتا ہو۔ اور کہتا ہو کہ میں اللہ کے آگے جھکنے والوں میں سے ہوں۔ نیکی اور بدی کبھی یکساں نہیں ہو سکتیں۔ تم جواب میں وہ معاملہ کرو جو سب سے بہتر ہے۔ پھر تو تمہارا دشمن بھی یوں ہو جائے گا۔ گویا کہ بڑے قرب والا دوست ہو۔ یہ مقام اہل صبر ہی کو ملتا ہے۔ اور اِس مقام کو بڑے نصیب والے پاتے ہیں اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ لاحق ہو۔ تو فوراً اللہ کی پناہ چاہو۔ بے شک وہی سب کی سُننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

Marfat.com

سبق کے الفاظ اور ہر لفظ کا ترجمہ

(یہ سبق سورۂ حم السجدۃ، چوبیسویں پارے کے اُنیسویں رکوع پر ملے گا)

وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	قَوْلًا
اور	کون	زیادہ بہتر	بات
مِمَّنْ	دَعَآ	اِلَى	اللّٰهِ
اس شخص سے جو	دعوت دے	طرف	اللہ تعالےٰ
وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	وَ
اور	عمل کرے	نیک	اور
قَالَ	اِنَّ	نِیْ	مِنَ
کہے	بے شک	میں	سے
الْمُسْلِمِيْنَ ○	وَ	لَا	تَسْتَوِى
اطاعت شعار بندوں	اور	نہیں	برابر ہوتی
الْحَسَنَةُ	وَ	لَا	السَّيِّئَةُ
نیکی	اور	نہ	بُرائی

Marfat.com

اِدْفَعْ	بِ	اَلَّتِیْ	ھِیَ
جواب دو	ساتھ	اُس	وہ
اَحْسَنُ	فَ	اِذَا	الَّذِیْ
بہتر	پس	تو	وہ جو کہ
بَیْنَ	كَ	وَ	بَیْنَ
درمیان	تیرے	اور	درمیان
هٗ	عَدَاوَةٌ	كَاَنَّ	هٗ
اُس	دُشمنی	گویا کہ	وہ
وَلِیٌّ	حَمِیْمٌ ○	وَ	مَا
دوست	قرب والا	اور	نہیں
یُلَقّٰ	ھَا	اِلَّا	الَّذِیْنَ
ملتی	یہ	مگر	وہ جو کہ
صَبَرُوْا	وَ	مَا	یُلَقّٰ
صبر والے	اور	نہیں	ملتی

ـهَا	اِلَّا	ذُوْ	حَظٍّ
یہ	مگر	والے	حصہ
عَظِيْمٍ ○	وَ	اِمَّا	يَنْزَغَنَّ
بڑا	اور	اگر	پہنچے
كَ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	نَزْغٌ
تجھے	سے	شیطان	مس
فَ	اسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ ط	اِنَّ
پس	پناہ چاہو تم	اللہ تعالیٰ	بے شک
ـهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ○
وہ	وہ	سننے والا	جاننے والا

◎

Marfat.com

تشریح

(۱) دعا إلى الله :

اللہ کی طرف بُلانے کا مفہوم یہ ہے کہ لوگوں کو اُس راستے کی طرف بُلایا جائے، جو بندوں کے لئے خود خالق نے پسند فرمایا ہے۔ اِسی راستے کو شریعت کہا جاتا ہے۔ شریعت الٰہی کے اصل داعی انبیاء کرام ہیں اور اُن کی اتباع سے ایسے اُمتی بھی دعوت و تبلیغ کا منصب پا سکتے ہیں جو فکری اور عملی دونوں حیثیتوں سے انبیاء کے نقشِ قدم پر ہوں۔ جہاں تک نبوت کا تعلق ہے۔ سو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم پر ختم ہو چکی ہے۔ مگر دین کی دعوت اور پیغامِ محمدیؐ کی تبلیغ کا منصب اُمتیوں کے لئے ہمیشہ تک کے لئے کھُلا ہے۔ لیکن اُس کے لئے اتباع لازم ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ سب سے بہتر بات اُسی داعی کی ہے جو اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بُلاتا ہو۔ اِس آیت سے منصبِ تبلیغ کی عظمت و اہمیّت بھی معلوم ہوتی ہے۔

(۲) عَمِلَ صَالِحًا :

داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے عمل کی پاکیزگی سے بھی اپنی دعوت کو مؤثر بنائے۔ محض زبانی پکار سے دنیا میں کوئی انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسلام کی کامیابی کا راز ہی یہ تھا کہ ابتدا میں اسے جو داعی نصیب ہوئے وہ اپنے عمل کے لحاظ سے اسلام کی مجسّم تصویر تھے۔ افکار و نظریات تو آج بھی ہیں لیکن انتظار اس وقت کی ہے۔ جب ہماری ملّت اِنہیں اپنے کردار کے سانچے میں ڈھال کر پیش کرے اور دنیا کی عملی راہنمائی کرے۔

(۳) **إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ :** دعوت کا کام کرنے والوں کا ایک امتحان یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کامیابی

Marfat.com

اور مقبولیت کے موقعہ پر کام کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں یا کہ اُسی ہستی کی طرف جس کا حقیقت میں یہ کام ہے ؟ قرآن یہ فرماتا ہے کہ داعی ساتھ ساتھ اعلان کرتا رہے کہ میں بھی اُس آقائے حقیقی کے آگے ایک سر جھکانے والا بندہ ہوں۔ میری حیثیت حاکم کی نہیں محکوم کی ہے۔ فرمانروا کی نہیں فرمان پذیر کی ہے۔ چنانچہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو اسی حیثیت میں پیش کیا۔ اکثر و بیشتر آپ بات کا آغاز یوں کرتے : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ؟

قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ دین کی دعوت پیش کرنے والے اپنے آپ کو بالاتر مخلوق کی حیثیت میں پیش کریں اور محض اپنی ذات کو عقیدتوں کا مرکز بنائیں۔ مسلمانوں سے پہلے جن قوموں نے اپنے مذہب کو بگاڑا۔ اُن کی ایک گمراہی یہ بھی تھی۔ کہ مذہبی رہنما تقریباً معبود بنتے چلے گئے اور اُن کی حیثیت پیغام رساں کی نہ رہی بلکہ وہ پیغام ساز بن گئے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ پہلی قوموں کے طرزِ عمل سے عبرت حاصل کریں۔ اور شخصیت پرستی سے احتیاط کریں۔

(۴) وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ :

یہاں اُن اخلاقِ عالیہ کا ذکر کیا ہے۔ جو دین کی دعوت پیش کرنے والے میں پائے جانے چاہیئے۔ بنیادی طور پر یہ بات سمجھائی ہے کہ نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں یعنی نیکی بہر حال نیکی ہے۔ اور بدی بہر حال بدی ہے۔ گویا نیکی کو پسند کرنے کی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ کہ اگر تمہارے ساتھ بُرا سلوک بھی کیا جائے تو بھی تم اُس کے جواب میں اچھائی ہی کا رُخ اختیار کرو۔ یعنی دین کی دعوت پیش کرنے والے میں ایسے کریمانہ اخلاق پائے جانے چاہیئے کہ وہ لوگوں کی دشمنی کا جواب محبّت سے دیتا ہو۔ تلخی کے بدلے میں شیرینی بکھیرتا ہو۔ اور پتھر کھا کر پھول برساتا ہو۔ اِس طرزِ عمل کا نتیجہ یہ بتایا ہے کہ وہ وقت ضرور آئے گا۔ جب کہ تمہارے بدترین دشمن تمہارے قریبی دوست بن چکے ہوں گے۔

Marfat.com

(۵) وَمَا يُلَقّٰهَا :

قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسا عظیم کردار ہر انسان کو میسر نہیں ہوتا۔ یہ صرف انہیں ملتا ہے جن میں صبر کی صفت ہوتی ہے۔ اور یہ انہیں ملتا ہے۔ جو توفیق ربانی کا حصّہ وافر رکھنے والے ہوں صبر سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ مشکلات پر اور ناگوار باتوں پر گھبرا جانے والے نہ ہوں جو شخص ناگوار چیزوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اُس میں ایسا کردار کہاں سے پیدا ہوگا کہ وہ دوسروں کی طرف سے بدسلوکی دیکھے اور اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔ ہاں جس میں صبر اور برداشت کی عادت ہوگی وہ کردار کی بلندیوں پر پہنچ سکتا ہے۔ اور جس شخص میں یہ وصف موجود ہو۔ یقیناً تائیدِ ربانی اُس کے شاملِ حال ہوگی۔ دوسری جگہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ بے شک اللہ تعالٰے اہلِ صبر کے ساتھ ہے۔ اسلام میں صبر کا مفہوم کردار کی عظمت اور پختگی ہے۔ نہ کہ کمزوری اور عجز و مسکنت۔ گویا یہ "صبر" فقرِ اسلامی کی ایک شان ہے۔ ؎

اِک فقر سکھاتا ہے صیّاد کو نخچیری
اِک فقر سے کھلتے ہیں اسرارِ جہانگیری

(۶) وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ :

دین کی دعوت اور دعوت پیش کرنے والے کے لئے جو آداب و اخلاق ضروری ہیں اور داعی دین کا جیسا کردار عظیم ہونا چاہیئے اُس کے بیان کے بعد اب یہ بتایا ہے کہ اس راستے میں شیطان کی طرف سے سخت ٹھوکریں لگتی ہیں۔ اُن سے محفوظ رہنے کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ لاحق ہو تو فوراً اللہ تعالٰے کی پناہ چاہنے لگو جب انسان خالق کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اُسی وقت شیطان کو دل پر حملہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور جونہی بندے نے اپنا تعلق اللہ تعالٰے سے درست کر لیا۔ شیطان پیچھے ہٹ گیا۔ پناہ چاہنے

کا مفہوم یہی ہے کہ انسان اپنی غفلت پر نادم ہو کر خدا کی طرف لوٹے اور یادِ الٰہی کے حصارِ حفاظت میں داخل ہو جائے۔ یہی فلسفہ ہے۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کا آخر میں فرمایا ہے کہ وہ اللہ سب کی سُننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ گویا غفلت بندے ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ ورنہ بندہ جب بھی اپنے خالق کی طرف لوٹے گا تو اُسے سمیع و علیم پائے گا۔

Marfat.com

جب
مُسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں

اخوّتِ اسلامی
مساواتِ اِنسانی

Marfat.com

Marfat.com

آنے والے سبق کا سلیس ترجمہ

اگر اہلِ ایمان کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن کے درمیان صلح کرا دو۔ لیکن اگر ایک گروہ دوسرے کے خلاف زیادتی کرتا رہے تو زیادتی کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرو۔ تاوقتیکہ وہ اللہ کے احکام کے آگے جھک جائیں۔ اگر جھک جائیں تو پھر دونوں گروہوں کے درمیان کمال عدل کے ساتھ صلح کرا دو۔ اور انصاف سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ بلا شبہ سب مومن بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پہ رحم کیا جائے۔ اے اہلِ ایمان تمہارا کوئی گروہ کسی دوسرے گروہ کا تمسخر نہ اڑائے ممکن ہے وہ لوگ جن کا تمسخر اُڑایا جاتا ہے تمسخر کرنے والوں سے بہتر ہوں۔ اور نہ ہی عورتیں عورتوں کا تمسخر اُڑائیں۔ ممکن ہے۔ تمسخر کی جانے والی عورتیں تمسخر کرنے والیوں سے بہتر ہوں۔ نیز اپنے بھائیوں پر عیب نہ لگاؤ اور نہ بُرے نام سے پکارو یہ بات بہت بُری ہے کہ ایمان لانے کے بعد بھی نافرمانی باقی رہے۔ اور جو توبہ نہ کرینگے۔ وہ یقیناً ظالم ہوں گے۔ اے اہلِ ایمان زیادہ گمان کرنے سے بھی بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور (دوسروں کے عیب) نہ کُریدتے پھرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کر سکتا ہے۔ نہیں بلکہ تم اِسے ناپسند کرو گے۔ سو اللہ سے ڈرو وہی ہے توبہ قبول کرنیوالا اور رحمتیں فرمانے والا۔ اے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخوں اور قبیلوں میں اِس لئے رکھا تاکہ تم باہمی پہچان کر سکو اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک زیادہ معزز وہی ہوگا جو زیادہ متقی ہوگا۔

Marfat.com

تشریح

(یہ سبق سورہ حجرات، چھبیسویں پارے کے تیرھویں رکوع کے آخر سے شروع ہوتا ہے)

وَ	اِنْ	طَآئِفَتٰنِ	مِنَ
اور	اگر	دو گروہ	سے
الْمُؤْمِنِيْنَ	اقْتَتَلُوْا	فَ	اَصْلِحُوْا
اہل ایمان	آپس میں لڑ پڑیں	پس	تم صلح کرا دو
بَيْنَ	هُمَا	فَ	اِنْ
درمیان	اُن دونوں	پس	اگر
بَغَتْ	اِحْدٰ	هُمَا	عَلَى
زیادتی کرے	ایک گروہ	دونوں	پر
الْاُخْرٰى	فَ	قَاتِلُوْا	الَّتِيْ
دوسرے	پس	لڑو تم	اُس سے جو
تَبْغِيْ	حَتّٰى	تَفِيْءَ	اِلٰٓى
زیادتی کر رہا ہو	یہاں تک کہ	لوٹے وہ	طرف

Marfat.com

اَمْرِ	اللّٰهِ	فَ	اِنْ
حکم	اللہ تعالیٰ	پس	اگر
فَآءَتْ	فَ	اَصْلِحُوْا	بَيْنَ
لوٹ پڑے	پس	صلح کرادو	درمیان
هُمَا	بِا	لْعَدْلِ	وَ
اُن دونوں	ساتھ	انصاف	اور
اَقْسِطُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ
انصاف کرو	بے شک	اللہ تعالےٰ	پسند فرماتا ہے
الْمُقْسِطِيْنَ	اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	اِخْوَةٌ
انصاف کرنے والوں کو	بے شک	اہل ایمان	بھائی ہیں
فَ	اَصْلِحُوْا	بَيْنَ	اَخَوَيْ
پس	صلح کرادو	درمیان	دونوں بھائیوں
كُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
اپنے	اور	ڈرو تم	اللہ تعالےٰ سے

Marfat.com

لَعَلَّ	كُمْ	تُرْحَمُوْنَ ۝	يٰٓاَيُّهَا
تاکہ	تم	رحم کیے جاؤ	اے
الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا	يَسْخَرْ
وہ لوگ جو کہ	ایمان لائے	نہ	تمسخر کرے
قَوْمٌ	مِّنْ	قَوْمٍ	عَسٰٓى
ایک گروہ	سے	گروہ	قریب ہے
اَنْ	يَّكُوْنُوْا	خَيْرًا	مِّنْ
یہ کہ	ہوں وہ	بہتر	سے
هُمْ	وَلَا	نِسَآءٌ	مِّنْ
اُن	اور نہ	عورتیں	سے
نِّسَآءٍ	عَسٰٓى	اَنْ	يَّكُنَّ
عورتیں	قریب ہے	یہ کہ	ہوں وہ عورتیں
خَيْرًا	مِّنْ	هُنَّ ج	وَ
بہتر	سے	اُن	اور

Marfat.com

لَا	تَلْمِزُوْٓا	اَنْفُسَكُمْ	وَ
نہ	عیب لگاؤ	اپنے آپ کو	اور
لَا	تَنَابَزُوْا	بِالْاَلْقَابِ ط	بِئْسَ
نہ	برے طریقہ سے پکارو	نام	بری ہے
الِاسْمُ	الْفُسُوْقُ	بَعْدَ	الْاِیْمَانِ ج
بات	فسق میں پڑنا	بعد	ایمان
وَ	مَنْ	لَّمْ	یَتُبْ
اور	جو	نہ	توبہ کرے گا
فَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ۝
پس	وہی لوگ	وہ	ظلم کرنے والے
یٰٓاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	اجْتَنِبُوْا
اے	وہ لوگ جو کہ	ایمان لائے	بچو تم
كَثِیْرًا	مِّنَ	الظَّنِّ ز	اِنَّ
اکثر	سے	گمان	بے شک

Marfat.com

بَعْضَ	الظَّنِّ	اِثْمٌ	وَّ
بعض	گمان	گناہ	اور
لَا	تَجَسَّسُوْا	وَ	لَا
نہ	تجسس کرو	اور	نہ
يَغْتَبْ	بَّعْضُ	كُمْ	بَعْضًا ؕ
غیبت کرے	بعض	تمہارے	بعض
اَيُحِبُّ	اَحَدُ	كُمْ	اَنْ
کیا پسند کرتا ہے	کوئی	تمہارا	یہ کہ
يَّاْكُلَ	لَحْمَ	اَخِيْهِ	مَيْتًا
کھائے وہ	گوشت	بھائی اس کا	مُردہ
فَ	كَرِهْتُمُوْهُ ؕ	وَ	اتَّقُوا
پس	ناگوار سمجھو گے اُسے	اور	ڈرو تم
اللّٰهَ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ
اللہ تعالےٰ سے	بے شک	اللہ تعالےٰ	توبہ قبول کرنے والا

Marfat.com

رَّحِیْمٌ ۝	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنَّا
رحمت فرمانے والا	اے	انسانو	بے شک ہم نے
خَلَقْنٰ	كُمْ	مِّنْ	ذَكَرٍ
پیدا کیا	تم کو	سے	مرد
وَّ	اُنْثٰى	وَ	جَعَلْنٰ
اور	عورت	اور	بنایا ہم نے
كُمْ	شُعُوْبًا	وَّ	قَبَآئِلَ
تم کو	گروہ	اور	قبیلے
لِ	تَعَارَفُوْا	اِنَّ	اَكْرَمَ
تاکہ	پہچان کر سکو	بے شک	معزز
كُمْ	عِنْدَ	اللّٰهِ	اَتْقٰىكُمْ
تم سے	پاس	اللہ تعالے	پرہیزگار تم ہیں سے
اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ	خَبِیْرٌ ۝
بے شک	اللہ تعالے	جاننے والا	خبر رکھنے والا

Marfat.com

تشریح

---

(۱) فَاَصْلِحُوْا :

امر کا صیغہ ہے۔ یعنی لڑنے والے مسلمانوں میں صلح کرانا مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ جس وقت بھی مسلمانوں کی کوئی دو جماعتیں آپس میں آمادہ فساد ہوں تو باقی قوم کو خاموش تماشائی بن کر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ بلکہ جھگڑے کو دور کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان دو ناراض بھائیوں کی صلح کرانے کو ایک بہت بڑی عبادت سمجھتے رہتے ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اب یہ جذبہ کمزور ہوتا جا رہا ہے اور لڑائی کا خاتمہ کرنے کی بجائے لوگ اُسے ایک تماشا سمجھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ مگر یہ قرآن کے صریح احکام کی خلاف ورزی ہے۔

(۲) فَاِنْ بَغَتْ :

دو لڑنے والے گروہ اگر مصالحانہ کوشش کے پیشِ نظر لڑائی بند کردیں اور اصلاحِ احوال کرلیں تو بہت بہتر ہے۔ لیکن اگر کوئی ایک گروہ یا دونوں گروہ لڑائی ترک کرنے پر آمادہ نہ ہوں اور مصالحت کی پُرامن کوشش ناکام ہو جائے تو پھر اس فساد کو ختم کرنے کے لئے طاقت کے استعمال کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ خونریزی کے سلسلے کو ہر حالت میں ختم کرنا ضروری ہے۔ قرآن حکیم نے فرمایا ہے (اگر ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرتا رہے تو تم زیادتی کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرو) اس فرمان کی روشنی میں مندرجہ ذیل چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔

۱۔ اگر طاقت استعمال کئے بغیر مصالحت ممکن ہو تو طاقت کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔

Marfat.com

۲۔ اگر طاقت استعمال کئے بغیر اصلاحِ احوال ممکن نہ ہو تو طاقت کا استعمال ضرور کیا جائے گا۔

۳۔ طاقت استعمال کرنے کی نوبت آئے تو پھر یہ دیکھنا ہو گا کہ دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے۔ اور زیادتی کرنیوالا کون۔ اگر کوئی ایک گروہ زیادتی کا مرتکب پایا جائے تو طاقت کا استعمال اسی کے خلاف کیا جائے گا۔

۴۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر دونوں گروہ محض ناانصافی اور زیادتی کی بنا پر ہی برسرِ پیکار ہوں تو پھر دونوں کی فساد آمیزی کو طاقت سے کچل دیا جائے گا۔ آخر میں یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ طاقت کا استعمال اُس وقت تک ہے۔ جب تک وہ اللہ کے احکام کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اگر وہ رجوع کر لیں تو پھر قوم کو طاقت کے استعمال سے رجوع کرنا ہو گا۔

(۳) فَاِنْ فَآءَتْ

"پس اگر وہ گروہ رجوع کرے" تو تم دونوں کے درمیان کمالِ عدل سے صلح کرا دو۔ بظاہر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب زیادتی کرنے والا گروہ اپنی زیادتی سے باز آ جائے تو پھر صلح کرانے کا کیا مطلب؟ لیکن اصل بات یہ ہے کہ محض وقتی طور پہ لڑائی کا رُک جانا کافی نہیں۔ بلکہ اُن اُسباب کا دُور کرنا لازمی ہے۔ جن کی بنا پر فتنہ کھڑا ہوا تھا۔ فریقین کے مطالبات۔ شکایات اور حق تلفیوں کی پوری روئداد سننی چاہیئے اور پھر دونوں کا حق و انصاف کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیئے۔ جب تک یہ کام نہیں ہو گا فتنے کی جڑ نہیں کٹے گی۔

(۴) لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ :

اب اُن چیزوں سے منع کیا ہے جو ناراضگی اور لڑائی کا باعث بنا کرتی ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے تمسخر سے روکا ہے۔ تمسخر کا مفہوم یہ ہے۔ کہ کسی کا مذاق اڑایا جائے اور اُسے حقیر کیا جائے۔ اِس تمسخر سے دِلوں میں نفرت اور عداوت کی تخم ریزی ہوتی ہے اور دِل ایک دوسرے سے کٹ جاتے ہیں۔ تمسخر کا سبب یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے کو کسی دوسرے سے بہت بہتر اور برتر سمجھتا ہے اور پھر اُسی چیز کا اظہار

Marfat.com

دوسرے کو ستانے اور اُسے بے حیثیت قرار دینے والی گفتگو کرتا ہے۔ قرآن حکیم نے اس کا علاج یوں کیا ہے کہ تمسخر کرنے والوں کو احساس دلایا ہے۔ کہ جن کا تم تمسخر اڑاتے ہو۔ تمہیں کیا خبر ہے۔ کہ وہ تم سے کہیں بہتر ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلامی ہدایات اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ کوئی شخص اپنی بلندی اور فضیلت کی ڈھینگیں مارتا پھرے۔ اسلام میں فضیلت کا مدار آخرت کی کامیابی پر ہے۔ اس لئے کوئی مسلمان آخرت سے پہلے یہ فیصلہ کیسے کر سکتا ہے۔ کہ کون برتر ہے اور کون کم تر۔ (فرونتر) لہٰذا ایک مسلمان کے لئے کسی دوسرے مسلمان کا تمسخر اڑانے کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

(۵) وَلَا نِسَآءٌ :

عورتوں کو علیحدہ جملہ بول کر گویا خاص ہدایت کی ہے۔ کہ وہ تمسخر کرنے سے بچیں۔ کیونکہ عورتوں میں یہ کمزوری زیادہ پائی جاتی ہے۔ کہ جہاں وہ مل کر بیٹھتی ہیں۔ وہاں اکثر طعن و تشنیع اور تمسخر کی باتیں کرتی ہیں اس لئے انھیں خصوصی طور پر ہدایت فرمائی ہے۔

(۶) وَلَا تَلْمِزُوْا :

یہاں یہ فرمایا کہ اپنے بھائیوں پر عیب نہ لگاؤ یعنی دوسروں کے متعلق بے سروپا اور بے بنیاد باتیں نہ کرتے پھرو۔

(۷) وَلَا تَنَابَزُوْا :

اور بُرے ناموں سے نہ پکارو۔ بُرے نام سے پکارنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کسی شخص کے اچھے بھلے نام کو حقارت کے انداز میں لگاڑ دیا جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ کسی کو ستانے یا اُس کی تحقیر کرنے کے لئے کوئی نیا نام رکھ دیا جائے جو اُس شخص کو ناپسندیدہ ہو۔ افسوس ہے کہ یہ دونوں چیزیں ہمارے موجودہ رواج کا جزو بنی ہوئی ہیں۔ مگر قرآن حکیم نے مسلمانوں کو اس سے صاف الفاظ میں منع کیا ہے۔

Marfat.com

(۸) اِجْتَنِبُوْا :

یہاں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اپنے آپ کو زیادہ گمان سازی سے بچاؤ جو شخص ہر ایک کے متعلق خواہ مخواہ اچھے بُرے گمان قائم کرتے رہتے ہیں وہ بالآخر بدگمانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس دولت دیکھ کر اس سوچ میں پڑ جانا کہ پتہ نہیں کہ اس نے یہ دولت کہاں سے سمیٹی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص اس قسم کی سوچ میں پڑے گا۔ وہ بغیر کسی ثبوت کے بھی یہ خیال کرنے لگ جائے گا کہ اس نے حرام کمائی سے ہی سب کچھ اکٹھا کیا ہوگا۔

(۹) وَلَا تَجَسَّسُوْا :

اور تجسس نہ کرو۔ یعنی اس ٹوہ میں رہنا کہ دوسرے کی کوئی کمزوری نکالی جائے اور پکڑی جائے یہ شریعت میں منع ہے۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے۔ کہ جو شخص کسی کے گھر میں جھانکتا ہے۔ کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ میں جہنم کی آگ کی سلائیاں پھیرے ایک دوسری حدیث میں فرمایا ہے جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُس کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنے بھائیوں کی پردہ دری نہ کرے۔

(۱۰) وَلَا يَغْتَبْ :

یہاں غیبت سے منع فرمایا ہے۔ غیبت یہ ہے کہ کسی شخص کے پس پُشت اُس کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اُسے ناپسندیدہ ہو اور شاید اُس کے مُنہ پر وہ بات کہنے کی جرأت نہ کی جا سکتی ہو۔ ایک دفعہ حضور سے پوچھا گیا کہ کیا کسی کا وہ نقص بھی اُس کے پس پشت نہیں بیان کیا جا سکتا جو اس میں واقعی پایا جاتا ہو تو حضور نے فرمایا یہی تو غیبت ہے۔ اور اگر ایسی بات کہے گا جو دوسرے میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ بہتان ہوگا۔ غیبت کی تشریح کے سلسلے میں یہ حدیث پیشِ نظر رہنی چاہیئے۔ کیونکہ اکثر لوگ اس

Marfat.com

غلط فہمی میں رہتے ہیں۔ کہ ہم تو فلاں شخص کی وہی کمزوریاں اس کی غیر حاضری میں بیان کرتے ہیں جو اُس میں واقعی پائی جاتی ہیں۔ گویا وہ اسے غیبت نہیں سمجھتے۔ لیکن حدیث شریف نے بتا دیا کہ اسی صورت کا نام غیبت ہے۔ باقی رہا کسی جھوٹی بات کا کسی کی طرف منسوب کر دینا تو یہ غیبت سے بھی زیادہ بڑا جرم ہے۔ اور اس کا نام بہتان یعنی الزام تراشی ہے۔ البتہ علمی اور دینی یا ملی ضرورت کے پیش نظر بعض صورتوں میں کسی کی غیر موجودگی میں اس کے بعض کمزور پہلو بیان کرنا غیبت کے شمار میں نہیں آتا۔ مثلاً محدثین کرام کو نقدِ حدیث کے سلسلے میں کئی راویوں کے متعلق اُن کے نقائص اُن کی عدم موجودگی میں بتانے ہی پڑتے تھے اسی طرح کسی شخص کی شر انگیزی سے بچانے کے لئے دوسروں کو اُس کے شر انگیز ارادوں سے مطلع کر دینا چاہیئے یہ بھی غیبت میں شمار نہیں ہوتا۔

غیبت کی مثال: قرآن حکیم نے اس جرم کی کیفیت بیان کرنے کے لئے مثال یہ دی ہے۔ کہ غیبت کرنا اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ جس طرح میّت میں مدافعت کی طاقت نہیں ہوتی یعنی اگر کوئی مردہ جسم پر حملہ کر دے یا اُس کا گوشت کاٹنے لگے تو وہ مردہ جسم اُسے روک نہیں سکتا۔ بالکل اُسی طرح جب کسی شخص کی غیر حاضری میں اُس کی عزت پر حملہ کیا جاتا ہے۔ تو حملہ آور کو روکنے کے لئے وہ مظلوم شخص وہاں موجود نہیں ہوتا اور اس کی عزت اُس حملہ آور کے سامنے اُسی مردہ جسم کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں مدافعت کی سکت نہیں ہوتی۔ چنانچہ قرآن حکیم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے لئے تیار ہے یعنی اس میں اور غیبت میں کوئی فرق نہیں۔ آخر میں کہا وَاتَّقُوا اللّٰهَ خدا کا خوف پیدا کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور پھر دیکھو کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تمہاری طرف توجہ فرماتا ہے اور کس طرح اُس کی رحمتیں تم پر نازل ہوتی ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۱۱۱ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ:

(اے انسانو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا)

اس آیت کریمہ میں وحدتِ انسانی کی بنیاد بیان کی ہے۔ کہ ساری انسانیت ابتداً ایک ہی سرچشمہ سے پھوٹی ہے۔ اس لئے قرآنِ حکیم کا مساواتِ انسانی کا یہ اصول اعلان کرتا ہے کہ نسب اور رنگ

Marfat.com

کے لحاظ سے انسان کی تفریق و تقسیم اسلام میں مسلّم نہیں۔ اسلام کی نگاہ میں کالا اور گورا۔ حبشی اور امریکی ایک جیسے انسان ہیں یعنی کالا ہونے کی وجہ سے ایک شخص چھوٹا انسان نہیں ہوتا اور سفید رنگ ہونے کی بنا پر کوئی شخص بڑا انسان نہیں ہوتا۔ انسانی بلندی کا مدار سیرت کی صلاحیت اور کردار کی پاکیزگی پر ہے۔ اس اصول کو حدیث میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا بِیْضَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَبْیَضَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی:

ترجمہ:۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت نہیں اسی طرح کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی برتری نہیں ہاں مگر تقویٰ کی رو سے اور فتح مکہ کے خطبے میں ارشاد ہوا۔

اَیُّھَا النَّاسُ کُلُّکُمْ مِنْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ، لَا فَخْرَ لِلْاَنْسَابِ:

ترجمہ:۔ اے انسانو! تم سب آدم سے ہو اور آدمی مٹی سے تھے پس حسب و نسب کی بنا پر کوئی فخر نہیں۔ دیکھیئے نسب کی تمیز کو اسلام کس طرح مٹاتا ہے۔ لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ اُس نے فرمایا ہے۔ جو خود عربی ہے بلکہ عرب کے اعلیٰ ترین قبیلے قریش کا فرزند عظیم ہے۔ مگر چونکہ آپؐ آخری ہادیؐ تھے۔ اس لئے انسانی مساوات کا یہ اصول پوری وضاحت کے ساتھ آپ ہی نے بیان کرنا تھا۔ ؎

مذہب او قاطع ملک و نسب
از قریش و منکر از فضل عرب

ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بھی اسی اصول کی تائید فرمائی چنانچہ حبشہ کے حضرت بلالؓ مسجد نبوی کے مؤذن بنائے گئے۔ حضرت صدیق اکبرؓ ان کو سیّدنا (ہمارے سردار) کہتے۔ فارس کے حضرت سلمانؓ کے حق میں حضرت علیؓ نے فرمایا۔ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ سلمان ہم اہل بیت میں سے ہیں۔ اور صہیب رومی کو خلیفہ دوم نے اپنی جگہ نماز کا امام بنایا۔ اسی طرح حضورؐ نے اپنی پھوپھی کی بیٹی کا نکاح حضرت زیدؓ سے کیا۔ حضرت زید غلاموں میں سے تھے۔ اور ان ہی زید کے بیٹے اسامہؓ کو شام کے اُس لشکر کا امیر بنایا گیا۔ جس کی صفوں میں حضرت ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق اور ابو عبیدہ بن جراح جیسے عظیم صحابہ موجود تھے۔ یہ ہے مساوات انسانی کا عملی نمونہ۔

Marfat.com

خود رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلام کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیا کرتے ۔

در نگاہِ او یکے بالا و پست ٭ با غلامِ خویش بریک خواں نشست

(۱۲) شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ :

یہاں یہ فرمایا ہے۔ کہ ہم نے تمہیں شاخوں اور قبیلوں میں محض اس لئے بانٹا کہ تم اپنا اپنا تعارف برقرار رکھ سکو۔ یعنی خاندان اور قبیلے کی حکمت بس یہی ہے۔ کہ اُس کی نسبت سے ایک انسان آسانی کے ساتھ اپنا تعارف کرا سکے۔ لہٰذا اِس چیز کو تعارف کی حد سے آگے بڑھانا احکامِ قرآنی کے خلاف ہوگا۔

(۱۳) اِنَّ اَکْرَمَکُمْ :

بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے معزز وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔

یہاں اِس اصُول کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ دوسری قوموں میں انسانی برتری کا مدار حسب و نسب کی بلندی ہے۔ مگر اُس کے مقابلے میں اسلام صرف سیرت و کردار کی پاکیزگی کو وجہِ برتری قرار دیتا ہے۔ اِن دونوں نظریوں میں فرق یہ ہے۔ کہ پہلے نظریئے کی رُو سے ایک ادنیٰ قومیّت رکھنے والا انسان ہمیشہ پست اور فرد تر ہی سمجھا جائے گا۔ چاہے اس کی صلاحیتیں کیسی ہی عظیم ترین کیوں نہ ہوں۔ اور اُس کے مقابلے میں ایک سفید جلد والے کو بلندی اور عظمت کا مالک تصوّر کیا جائے گا۔ خواہ وہ سیرت کے لحاظ سے انتہائی گھٹیا ہی کیوں نہ ہو۔ مگر دوسرے نظریئے کے پیشِ نظر ایک کالا انسان اپنے تقوٰی۔ حُسنِ عمل اور حُسنِ سیرت کی بنا پر سفید فاموں کا سردار بن جاتا ہے۔ اور عظمتِ انسانی کے دروازے عمل کرنے والے انسان کے لئے کھلے رہتے ہیں۔ یہ پھر اُس کی اپنی صلاحیت ہے کہ وہ اپنے کردار کو کہاں تک حسین بناتا ہے اور عظمت کے مقامات کہاں تک حاصل کرتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کی رفتارِ ترقی کو یہ کہہ کر نہیں روک

Marfat.com

سکتی کہ جاؤ تم تو ایک غلام زادے ہو۔ نہیں بلکہ ایک غلام زادہ پاکیزگی عمل کی بنا پر سرداروں کا سردار بن سکتا ہے۔

(۱۴) اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ :

(بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے اور سب کی خبر رکھنے والا ہے)

خاتمۂ کلام پر اللہ تعالیٰ کے علیم و خبیر ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی وہ انسانوں کی سیرت اور صلاحیت قول اور عمل ارادے اور مساعی سب کچھ جانتا ہے۔ لہٰذا محض رنگ یا نسل کی خصوصیت سے کوئی شخص حقیقی عظمت یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت ہرگز نہیں پا سکتا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

Marfat.com

Marfat.com

اِشاریہ

Marfat.com

Marfat.com

اِشاریہ

ا

آخرت ۲۵ ، ۲۶ ، ۳۰ ، ۳۷ ، ۴۱
۷۶
(ریاکار ، آخرت پہ ایمان نہیں رکھتے)
۵۳ ، ۵۴ ، ۵۵ ، ۸۰
آدابِ ملاقات ۱۹۰ ، ۱۹۹ ، ۲۱۲
آسمانی کتابیں ـــــ دیکھئے : کتب الٰہی
آیاتِ الٰہی (آیات الٰہی کے سودے نہ چکاؤ)
۴ ، ۶
ابراہیم علیہ السلام ۱۰
ابن بطوطہ ۳۱
اچھی بات ۱۳ ، ۱۵ ، ۲۰ ، ۲۳۹
(حاجتمندوں کے ساتھ خوش کلامی اور خوش خلقی
سے پیش آنا چاہیئے) ۱۹۰
احسان (والدین کے ساتھ احسان) ۱۴
احکامِ الٰہی کا تمسخر ۱۳۷ ، ۱۳۹
(احکام الٰہی کا تمسخر اڑانے والوں کے ساتھ مت بیٹھو)
۱۳۹ ، ۱۴۰ ، ۱۴۱ ، ۱۴۲
اخلاص ۳۰
اخلاق (اخلاق عالیہ) ۲۴۴
اخوتِ اسلامی ۲۴۷ ، ۲۴۹
اُدھار ۸۱ ، ۸۳ ، ۸۴
(اُدھار کا لین دین) ۸۱ ، ۸۴ ، ۹۳
(اُدھار کا لین دین قلمبند کیا جائے) ۸۳ ، ۸۴ ، ۹۳
اسحٰقؑ ۱۰
اسرائیل ـــــ دیکھئے : یعقوبؑ
نیز دیکھئے بنی اسرائیل
اسمٰعیلؑ ۱۰
اطاعت ۱۲۳
(مرکزِ اطاعت) ۱۲۳
(اللہ کی اطاعت ـ رسول کی اطاعت ـ اہل امر
کی اطاعت) ۱۲۵ ، ۱۲۷ ، ۱۳۰

Marfat.com

(اہل امر کی اطاعت، مشروط ہے) ۱۳۰

اعمال ۳۱

اللہ (اللہ ہی سے ڈرو) ۵ ، ۷

(اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو) ۱۳، ۱۴

۱۱۱ ، ۱۳۵ ، ۱۵۵ ، ۱۶۶ ، ۱۷۶

(اللہ پر ایمان) ۳۰

(اللہ کی راہ میں دینا) ۵۹ ، ۶۳

(اللہ کی راہ میں دینا ــ پوشیدہ یا علانیہ)
۶۵

(رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) ۱۹۱

امانت ۱۲۳ ، ۱۲۵ ، ۱۲۶ ، ۱۲۹ ، ۱۶۸

(ادائے امانت) ۱۲۳ ، ۱۲۵ ، ۱۲۶

(امانتیں، اُن کے اہل کے سپرد کی جائیں)
۱۲۵ ، ۱۲۶

(ہر ذمہ داری کا کام امانت ہے) ۱۲۹

امپیریلزم ۴۸

امداد

(امداد کے واقعی مستحق لوگ) ۵۹ ، ۶۱
۶۲ ، ۶۵

(تنگ دست کو قرضہ معاف کر دینا بہتر ہے)
۷۵ ، ۸۰

انبیاء ۲۵ ، ۲۷

(انبیاء پر ایمان) ۳۰

اہلِ کتاب ۲۹

اوس ۲۱

اولوالعزم انسانوں کا راستہ ۲۳۷

ایمان ۳۰

بخل ۱۹۰ ، ۱۹۱

بدکاری ۱۷۵ ، ۱۹۲

(بدکاری سے بچنے کے لئے آوارہ نگاہی سے بچو)
۲۱۳

بدگمانی ۲۴۹ ، ۲۵۹

بُرے نام نہ نکالو ۲۵۸

بلالؓ ۳۲

بنو قریظہ ۲۱

بنو نضیر ۲۱

بنی اسرائیل ۳ ، ۴ ، ۵ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۳

(بنی اسرائیل کو کونسی نعمت عطا ہوئی تھی؟) ۱۰

(بنی اسرائیل، آیاتِ الٰہی (احکام الٰہی) کو چھپانے
یا تبدیل کرنے کی جرأت کیونکر کرتے تھے؟) ۱۲

(بنی اسرائیل نے اللہ کے ساتھ کیا عہد کیا؟) ۱۳

(بنی اسرائیل قرآن کی ہدایت پر عمل کرتے، تو عرب میں

Marfat.com

ان کی طاقت تباہ نہ ہوتی، ۲۲

بیت اللہ — دیکھئے کعبہ

بیت المقدس ۲۹

البیرونی ۳۱

پردہ ۱۹۹، ۲۰۳، ۲۰۵، ۲۱۴، ۲۱۵

۲۱۶، ۲۱۷، ۲۲۱، ۲۲۵، ۲۲۳

۲۳۵، ۲۳۶

تعصّب ۳۳

(تعصّب کی مذمت) ۲۱

تقشف — دیکھئے: تعصّب

تکبّر ۱۱۱، ۱۹۴

(تکبّر اور فخر جتانے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا)

۱۱۱،

(تکبّر کی چال نہ چلو) ۱۹۴

تمسخر ۲۴۹، ۲۵۷

توبہ ۱۵۵

توحید ۳۰، ۱۵۰

تورات ۲۱

ثمود ۱۵۶

جب مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں

۲۴۷، ۲۴۹، ۲۵۷

جنگ — دیکھئے: خطرات

جوا ۳۷، ۴۰، ۴۵

حُسنِ گفتگو — دیکھئے: اچھی بات

حق (حق میں باطل کی آمیزش نہ کرو)، ۴

(حق نہ چھپاؤ)، ۴

حقوق العباد ۲۱، ۳۱، ۳۳

حقوق اللہ ۲۱، ۳۱، ۳۳

خزرج ۲۱

خشوع — دیکھئے: نماز

خطرات

(خطرات کے موقع پر طرزِ عمل؟) ۳۵

خمر — دیکھئے: شراب

خودکشی ۹۷، ۹۹، ۱۰۴

(خودکشی کی ممانعت) ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۴،

۱۰۵،

خونِ مسلم ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۶

داستانِ بنی اسرائیل — دیکھئے بنی اسرائیل

دین

(دین کا شعور، پوری قوم میں پھیلانا چاہیے)، ۱۲

(دینی رہنماؤں کیلئے ایک سبق)، ۲

ذی القربیٰ — دیکھئے قرابتدار

Marfat.com

رکوع ——— دیکھئے : نماز

رہن ۸۳ ، ۹۱ ، ۹۲

(رہن سے نفع حاصل کرنا منع ہے ، ۹۴

ریا ۵۱ ، ۵۴

(ریا کارانہ اعمال بے حقیقت ہیں ، ۵۴ ، ۵۵

(ریا کار، آخرت پر ایمان نہیں رکھتا) ۵۳ ، ۵۷

زکوٰۃ ۴ ، ۷ ، ۱۳ ، ۱۵ ، ۲۵ ، ۲۸

۳۳ ، ۶۶ ، ۷۳ ، ۷۹ ، ۲۲۱

زنا ——— دیکھئے : بدکاری

ساتھی ۱۱۱

(ہم پہلو ساتھی کے ساتھ اچھا سلوک کرو) ۱۱۱

سائل ۲۵ ، ۲۷ ، ۳۱

سچے لوگ کون ہیں ؟ ۲۸ ، ۳۵

سعدی شیرازی ۳۱

سلام

(سلام کہنا) ۲۱۲

سود ۶۷ ، ۶۹ ، ۷۷ ، ۷۸ ، ۷۹ ، ۹۴

۹۵

(سود — خدا اور رسول کے خلاف جنگ،

۶۷ ، ۶۹

(سود خوار کی کیفیت) ۶۹ ، ۷۰ ، ۷۴ ، ۷۷

(سود اور بیع میں فرق ، ۶۹ ، ۷۱

(سود کو بے برکت کیا جاتا ہے) ۶۹ ، ۷۲ ، ۷۷

(سود سے اقتصادی نظام میں ناہمواری) ۷۸

(سود کو رواج دینے والے اسلام کے نظام زندگی کو

مسمار کرتے ہیں) ۷۹

(رہن سے نفع اٹھانا سود ہے) ۹۴ ، ۹۵

سوشلزم ۴۸

شادی ——— دیکھئے : نکاح

شخصیت پرستی ۲۴۴

شراب ۳۷ ، ۴۰ ، ۴۵

شرک ——— دیکھئے : اللہ

شعیبؑ ۱۵۵ ، ۱۵۶ ، ۱۶۶ ، ۱۶۸ ، ۱۶۹

۱۷۰ ، ۱۷۱

شہادت ——— دیکھئے : گواہی

صالحؑ ۱۵۵ ، ۱۷۰

صبر ۲۵ ، ۲۸ ، ۳۴ ، ۲۴۵

(صبر کے ذریعے مدد الٰہی) ۴ ، ۸

(صبر سے عظیم کردار کی تعمیر ہوتی ہے) ۲۴۵

صحابہؓ

(صحابہؓ ، غلاموں کو آزاد کرتے) ۳۲

Marfat.com

صدقہ

(سائل کے ساتھ خوش کلامی سے پیش آنا بھی صدقہ ہے، ۳۲

(صدقہ کو ضائع کرنے والی چیزیں) ۵۳، ۵۴، ۵۷

(صدقات کے حقیقی مستحق) ۶۱، ۶۲، ۶۵

(اختیاری صدقات) ۶۶

صدیق اکبرؓ ۳۲

صراط مستقیم کیا ہے ۱۴۳، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲

صلح

(دو مسلمان گروہ لڑ پڑیں، تو صلح کراؤ) ۲۴۹، ۲۵۶، ۲۵۷

عدل ۱۲۵، ۱۲۹، ۱۴۵، ۲۴۹

(فیصلے عدل کے ساتھ کرو) ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۹

(مسلمان اور عدل) ۱۲۹

(عدلیہ اور انتظامیہ کی علیحدگی) ۱۲۹

(انصاف کی بات کہو) ۱۴۵، ۱۵۱

علیؓ ۱۲۹

عمرؓ ۱۲۹

عہدِ الٰہی (اللہ اپنے عہد کو پورا کرتا ہے، جب بندے اپنے عہد کو پورا کریں) ۴، ۵، ۱۳

(نیک لوگ عہد کو پورا کرتے ہیں) ۲۵، ۲۷

(وعدے کا پورا کرنا) ۳۳، ۱۹۳

(اللہ کا عہد پورا کرو) ۱۴۵

عورت کے لئے آدابِ حجاب ۲۰۳

عیب جوئی ۲۴۹، ۲۵۸، ۲۵۹

غضِ بصر — دیکھئے: نگاہ

غلام ۲۵، ۲۷، ۳۲

(غلاموں، مملوکوں (ماتحتوں) کے ساتھ اچھا برتاؤ) ۱۱۱

(غلاموں کے نکاح کر دیا کرو) ۲۰۵

(غلاموں سے پردہ) ۲۱۶

غلامی — دیکھئے: غلام

غیبت ۲۴۹، ۲۵۹

فرشتے — دیکھئے: ملائکہ

فضول خرچی ۱۷۵، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱

فقرِ اسلامی ۲۴۵

قبلہ

(تبدیلیٔ قبلہ) ۲۹

قتل ۱۳، ۱۵، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۵، ۱۷۵

(اپنی اولاد کو قتل نہ کرو) ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۰۵، ۱۹۱

Marfat.com

قرآن
(پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے)
۱۱ ، ۴
(اپنے دشمنوں کو بھی بہتری کا مشورہ دیتا ہے)
۲۲
(قرآن کن کا رہنما ہے) ۳۵ ، ۳۶
قرابتدار
۱۳ ، ۱۴ ، ۲۰ ، ۲۵ ، ۲۷
۳۱ ، ۱۱۱ ، ۱۷۵
قرض — دیکھیے: اُدھار
قمار — دیکھیے: جوّا
کتب الٰہی ۲۵ ، ۲۷
(کتب الٰہی پر ایمان) ۳۰
کعبہ ۲۹
کمیونزم ۴۸
کنجوسی — دیکھیے: بخل
گداگری — دیکھیے: سائل
گواہی ۸۳ ، ۸۷ ، ۸۸ ، ۹۵
(اُدھار کی تحریر اور اس پر گواہی) ۸۳ ، ۸۷
(دو عورتوں کی گواہی، ایک مرد کے قائمقام ہے)
۸۳ ، ۸۷ ، ۹۴
(گواہ، گواہی کے ادا کرنے سے انکار نہ کریں)
۸۳ ، ۸۸
(گواہ اور تحریر کنندہ کو ضرر نہ پہنچایا جائے) ، ۸۹
(گواہی ہرگز نہ چھپاؤ) ۹۱ ، ۹۵
لوطؑ ۱۵۵ ، ۱۶۰
مال
(اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا)
۲۵ ، ۲۷
متقی ۲۸ ، ۳۵
مدین والے
۱۵۳ ، ۱۵۵ ، ۱۵۶ ، ۱۶۶
مدینہ منورہ ۲۹
مسافر ۲۵ ، ۲۷ ، ۳۱ ، ۱۱۱ ، ۱۷۵
مساوات انسانی
۲۴۷ ، ۲۴۹ ، ۲۶۰ ، ۲۶۱ ، ۲۶۲
مسکین ۱۳ ، ۱۵ ، ۲۵ ، ۲۷
۱۱۱ ، ۱۷۵
مسلمان
(اگر مسلمان بھیانک پستی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں
تو انہیں کیا کرنا چاہیئے) ۳
(مسلمان، بنی اسرائیل کے واقعات سے سبق لیں) ۱۱ ، ۲۲

Marfat.com

(مسلمانوں کا اقتصادی نظام) ۷۹
مسلمان عورتوں کی معاشرت کا نقشہ
۲۱۹ ، ۲۲۵ ، ۲۲۶ ، ۲۲۷
مسلم خاتون ـــــ گھر سے باہر
۲۳۱
معاشرت ۹۳ ، ۱۰۹ ، ۱۱۱
(امور معاشرت میں مرد اور عورت کی ذمہ داریاں)
۹۳ ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۴
(مرد اور عورت) ۱۰۹ ، ۱۱۱
(میاں بیوی کی ناراضگی دور کرنے کیلئے ثالثی)
۱۱۱ ، ۱۱۴
(مرد عورتوں کے نگران اور ذمہ دار ہیں) ۱۱۲
(عورتوں کی پسندیدہ صفات) ۱۱۲
(مسلمان عورتوں کی معاشرت کا نقشہ) ۲۱۹
ملائکہ ۲۵ ، ۲۷
(ملائکہ پر ایمان) ۳۰
ملکیت
۱۰۷
(اسلام میں ، ملکیت کے جائز اضافے کی اجازت دی گئی ہے) ۱۰۷
موسیٰ (ع) ۱۰

میسر ـــــ دیکھئے : جوا
ناپ تول ۱۴۵ ، ۱۵۵ ، ۱۶۰ ، ۱۶۷
۱۹۳ ، ۱۹۴
(مدین والے ناپ تول میں کمی کرتے تھے) ۱۶۶
ناجائز کمائی
۹۷ ، ۹۹ ، ۱۰۴
نعمت
(نعمت خداوندی کو یاد کرو) ۵
نکاح
(غیر مسلموں سے نکاح)
۳۷ ، ۴۲ ، ۴۳ ، ۴۴
نگاہ
(مسلمان مرد اور عورتیں نگاہ با قابو رکھیں)
۲۰۵
غضِ بصر کا مفہوم ۲۱۳
نماز
۴ ، ۷ ، ۱۳ ، ۱۵ ، ۲۱ ، ۲۵ ، ۲۷
۲۹ ، ۳۳ ، ۶۶ ، ۷۳ ، ۷۹
۱۵۵ ، ۲۲۱
(نماز کے ذریعے مدد الٰہی)
۸ ،

Marfat.com

درکوع ۷

(خشوع کرنے والوں کے لئے نماز آسان ہے)

۸ ،

(نوافل گھر میں پڑھے جائیں) ۶۶

نوحؑ ۱۵۵ ، ۱۷۰

نیکی

(نیکی کیا ہے؟)

۲۳ ، ۲۵ ، ۳۰ ، ۶۹ ،

ہمسایہ ۱۱۱ ، ۱۲۱

(ہمسایہ دُور کا اور نزدیک کا) ۱۱۱ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱

ہُودؑ ۱۵۵ ، ۱۷۰

والدین ۱۳ ، ۱۴ ، ۲۰ ، ۱۱۱ ، ۱۴۵

۱۵۰ ، ۱۷۳ ، ۱۷۵ ، ۱۸۸ ، ۱۸۹

وحی الٰہی ۳۰

وسوسہ شیطانی کا مقابلہ

۲۴۵

وعدہ —— دیکھئے: عہد الٰہی

یتیم ۱۳ ، ۱۴ ، ۲۵ ، ۲۷ ، ۳۷

۴۱ ، ۴۸ ، ۱۱۱ ، ۱۴۵ ، ۱۷۵

۱۹۳ ،

یعقوبؑ ۱۰

یورپ

(یورپ کی اسلام کے خلاف تنگ نظری)

۳۳

یہودی قوم ——

دیکھئے: بنی اسرائیل۔

Marfat.com

مولانا قاضی عبدالنبی کوکبؔ (ایم۔اے) کی دیگر تالیفات

یادِ شہید:

"...... مولانا قاضی عبدالنبی کوکبؔ نے اپنی اس مختصر تالیف میں ان واقعات کا پس منظر بیان کیا ہے جو شہادت سیدنا حسینؑ پر منتج ہوئے۔ جابجا مستند حوالے دیئے گئے ہیں، اور بعض ایسی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کر دیا گیا ہے جو اس ضمن میں بعض مورخین کے بیان سے پیدا ہوگئی ہیں۔ آخر میں، آپ نے قرآن پاک کے حوالے، اور حضرت علیؓ اور امام مظلوم کے ارشادات کی روشنی میں یہ بتایا ہے۔ کہ شہداؑ کی یاد منانے کا صحیح طریقہ کیا ہے"۔

نوائے وقت ۔ ۱۴۔ جولائی ۱۹۵۹ء

"...... مصنف نے امام حسین علیہ السلام کے سوانح حیات اور سانحۂ کربلا کی مختصر تاریخ، مستند حوالوں کی مدد سے مرتب کی ہے۔ اور آخر میں اس سانحۂ عظیم کے اسباب و محرکات پر بحث کی ہے، اور مختلف مکاتب فکر کے اعتراضات کے جواب دیئے ہیں۔ مصنف نے واقعات کی صحت اور دلائل میں توازن برقرار رکھا ہے اور اپنے آپ کو کہیں بھی افراط و تفریط یا جذباتیت کا شکار نہیں ہونے دیا۔ اس اعتبار سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ کتابت و طباعت گوارا ہے"۔

"امروز" ۱۹۔ جولائی ۱۹۵۹ء

...... کتاب کا موضوع واقعہ کربلا ہے ...... لیکن اس واقعہ پر جب قلم اٹھایا گیا ہے "تو لکھنے والا حق میں یا خلاف، تعصب اور جذباتیت کا شکار ہوگیا ہے" ...... زیر نظر کتاب اس لحاظ سے قابل قدر ہے۔ کہ یہاں مناظرہ کی روایت سے انحراف کرکے اسلامی تاریخ کے ایک واقعہ کو اپنے سیاق و سباق کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مصنف نے تین مقاصد پیشِ نظر رکھے ہیں: یہ کہ امام حسینؑ کی سیرت و حیات پیش کی جائے۔ کربلا کی تاریخ بیان کی جائے اور ان اعتراضات و شکوک پر غور کیا جائے، جو اس واقعہ کے ضمن میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ مصنف اپنی کوشش میں

Marfat.com

ناکام نہیں رہا ہے۔ امام حسینؑ کے بچپن اور جوانی کے حالات سے ایک عام ناواقفیت پائی جاتی ہے۔ اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے، کہ ان واقعات کو جمع کرکے امام کی حیات و سیرت کا ایک خاکہ ترتیب دیا جائے۔ آپ کی زندگی کے چھوٹے چھوٹے واقعات پیش کرکے مصنف نے نہایت خوبصورتی سے یہ واضح کیا ہے، کہ وہ کس طرح اس مخصوص کردار کی غمازی کرتے ہیں۔ جس کا نقطۂ عروج واقعہ کربلا ہے.......

"آفاق" ۲۰- جولائی ۱۹۵۹ء

صفحات : ۱۱۲ ، مجلد گرد پوش ایک روپیہ ۵۰ پیسے ، غیر مجلد ایک روپیہ

شاہِ جیلان

جس میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے حالاتِ زندگی، کارنامہائے حیات اور ان کی عظیم الشان دینی خدمات پر نہایت جامع اور پراز معلومات تبصرہ کیا گیا ہے۔

قیمت صرف ۵۰ پیسے

اردو میں نماز پڑھنے کا مسئلہ

بعض "روشن خیال" حضرات کے اس نظریئے کا علمی جائزہ، کہ نمازوں میں عربی قرأت کے بجائے، اردو ترجمہ پڑھنا چاہیئے۔

قیمت صرف ۲۵ پیسے

ملنے کے پتے

- شوکت برادرز اردو بازار لاہور • نوری کتب خانہ بازار داتا دربار لاہور
- شمس الدین تاجر کتب مسلم مسجد لاہور
- مکتبہ انبار الاسلام ۱۹ چیمبرلین روڈ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

۱۶۶
۱۶۶
۱۶۶
۱۶۶
۱۶۶

۸۳۰
۳۲۲

۱۱۶۶
۱۶۶
۱۶۶

۳۳۲

۸۳۰
۷

۵۸۱۰

Marfat.com

زندگی کی راہیں قرآن میں

130

133

مجلس صداقت اسلام ★ لاہور

Marfat.com